قواعد الصَّرف

حصہ اوّل و دوم

ملک سیف الرّحمٰن

published by

NAZARAT ISHA'AT RABWAH PAKISTAN

Printed by

ZIA-UL-ISLAM PRESS RABWAH

پیش لفظ

یہ رسالہ بڑی حد تک علمِ صرف کا خلاصہ ہے اور ایسے طالب علموں کے لئے زیادہ مفید ہے جو استاد سے یہ مضمون پڑھنے کے بعد اس کو بالاختصار اپنے ذہن میں محفوظ کرنا چاہتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ اختصار کی وجہ سے مضمون کا کوئی پہلو کسی طالب علم کو مشکل لگے۔ ایسی صورت میں کسی عربی دان استاد سے اس حصہ کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

رسالہ کے صفحہ نمبر ۱۷ پر جو گردانیں لکھی گئی ہیں ان میں بعض صیغوں پر حاشیے دے کر لکھا گیا ہے۔ ''دیکھیں قاعدہ نمبر'' اس کا مطلب یہ ہے کہ اس صیغہ میں مذکورہ قاعدہ کے مطابق تبدیلی ہوئی ہے۔ اس لئے آپ قاعدہ دیکھ کر معلوم کریں کہ یہ قاعدہ کیا ہے اور اس کے مطابق اس صیغہ میں کیا تبدیلی ہوئی ہے۔

صرف کے مضمون کو سمجھنے کے لئے کم از کم ایک باب کا اچھی طرح زبانی یاد ہونا ضروری ہے۔ ایک باب ثلاثی مجرد کا یاد کیا جائے اور ایک باب ثلاثی مزید کا تو زیادہ مفید رہے گا۔

خاکسار

مؤلف

ملک سیف الرحمٰن

فہرست مضامین قواعدُ الصَّرف

قواعد الصَّرف

حصّہ اوّل

ملک سیف الرّحمٰن

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَ نُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

قواعد الصَّرف

ابتدائی باتیں

﴿۱﴾ **علم صرف کے موجد** علّامہ معاذ بن مسلم الھرّاء ہیں۔ یہ بہت بڑے ادیب اور امامِ لُغت تھے۔کوفہ میں پیدا ہوئے۔ ۱۸۷ھ میں وفات پائی۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس علم کے موجد حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ تھے۔

﴿۲﴾ **علم صرف کی تعریف** صرف وہ علم ہے جس میں عربی کلمات کے بننے اور ان میں تغیر وتبدل کے قواعد بیان کئے جاتے ہیں۔

﴿۳﴾ **حروف ہجاء** وہ مفرد آوازیں جو منہ کے مختلف حصوں سے نکلتی ہیں اور جن سے عربی لفظ ترکیب پاتا ہے۔ان کو حروفِ ہجاء[۱] یعنی جوڑ کے حروف کہتے ہیں۔ جیسے ا۔ب۔ت ان کا نام حروفِ مبانی بھی ہے۔

﴿۴﴾ **حرکات** حرکات تین ہیں۔فتحہ① ۔کسرہ②۔ضمّہ③ ۔عربی زبان میں زبر کو فتحہ ۔ زیر کو کسرہ اور پیش کو ضمّہ کہا جاتا ہے ۔ جس حرف پر فتحہ ہوا سے مفتوح ۔ جس پر کسرہ ہو اسے مکسور اور جس پر ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

جس حرف پر کوئی حرکت ہو اسے متحرک کہیں گے۔ جس حرف پر کوئی حرکت نہ ہو اسے ساکن کہتے ہیں۔سکون کی علامت یہ ہے (ء) مثلاً عَـلِيْـمٌ میں ع مفتوح ہے ل مکسور ہے ی ساکن ہے

---

[۱] صَوْتٌ يَعْتَمِدُ عَلٰى بَعْضِ الْمَخَارِجِ ۔

اور م مضموم ہے گویا اس کلمہ میں تین حرف متحرک ہیں اور ایک حرف ی ساکن ہے۔

﴿۵﴾ **نون تنوین** جس حرف پر دو حرکتیں یعنی دو زبر یا دو زیر یا دو پیش ہوں تو دوسری حرکت تنوین کی علامت ہوتی ہے۔ تنوین کلمہ کے آخر میں ایک ساکن نون ہے جو پڑھنے میں تو آتا ہے۔ لیکن نون کی شکل میں اسے لکھا نہیں جاتا۔ جیسے کِتَابٌ میں ب پر دوسرا پیش نونِ تنوین ہے۔ (اس کا تلفّظ کِتَابُنْ ہے) اسی طرح کِتَابًا اور کِتَابٍ میں دوسری حرکت نونِ تنوین ہے۔

﴿۶﴾ **لفظ** وہ آواز جو مختلف حروفِ ہجاء پر مشتمل ہو اسے لفظ[۱] کہتے ہیں۔ جیسے نَصْرٌ۔ نَصَرَ۔ یَنْصُرُ۔ اُنْصُرْ۔ وغیرہ۔ سب لفظ ہیں۔

﴿۷﴾ **کلمہ کی تعریف** اکیلے با معنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ کلمہ کی تین قسمیں ہیں۔ اسم، فعل اور حرف۔ جیسے زَیْدٌ۔ نَصَرَ۔ فِيْ۔ اصطلاحی طور پر ان تین قسموں کو سہ اقسام کہتے ہیں یعنی کلمہ کی ابتدائی تین قسمیں۔

(الف) **اسم کی تعریف** اسم وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی دینے میں اکیلا کافی ہو۔ اور تینوں زمانوں ماضی، حال، مستقبل میں سے کوئی زمانہ اس کے معنے کا جز نہ ہو۔ جیسے کِتَابٌ۔ عِلْمٌ۔

(ب) **فعل کی تعریف** فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنے دینے میں اکیلا کافی ہو۔ اور تینوں زمانوں میں سے کوئی زمانہ اس کے معنے کا جز ہو اور زمانہ کا یہ مفہوم اس کی شکل اور بناوٹ سے ظاہر ہو۔ جیسے نَصَرَ۔ یَنْصُرُ۔

(ج) **حرف کی تعریف** حرف وہ با معنی کلمہ ہے جس کا مفہوم کسی دوسرے کلمہ سے ملائے بغیر سمجھ میں نہ آئے۔ جیسے مِنْ اور فِيْ۔ کلمے کی اس تیسری قسم کو حروفِ معانی بھی کہتے ہیں۔

﴿۸﴾ **معرب اور مبنی** مختلف جملوں اور مختلف حالتوں میں استعمال کے وقت آخر میں تبدیلی کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ معرب① اور مبنی②۔

معرب۔ وہ اسم ہے جس کا آخر مختلف جملوں اور مختلف حالتوں میں استعمال ہونے کی وجہ سے

---

[۱] صَوْتٌ یَشْتَمِلُ عَلٰی بَعْضِ الْحُرُوْفِ۔

بدل جائے۔اس تبدیلی کو اعـراب کہتے ہیں۔اس کی علامت کبھی حرکت ہوتی ہے کبھی حرف۔یعنی حرفِ علّت یا نون۔جیسے اَرْسَلَ زَیْدٌ۔اَرْسَلْتُ زَیْدًا۔اَرْسَلْتُ اِلٰی زَیْدٍ۔ان مثالوں میں زید کی دال کی حرکت تینوں حالتوں میں بدل گئی ہے۔اس لئے یہ معرب ہے۔اور علامتِ اعراب پہلی مثال میں ضمہ دوسری میں فتحہ اور تیسری میں کسرہ ہے۔

مبنی۔ وہ اسم ہے جس کا آخر مختلف جملوں اور مختلف حالتوں میں استعمال ہونے کے باوجود نہ بدلے۔جیسے اَرْسَلَ هٰـؤُلَآءِ۔اَرْسَلْتُ هٰـؤُلَآءِ۔اَرْسَلْتُ اِلٰی هٰـؤُلَآءِ۔ان تینوں جملوں میں هٰـؤُلَآءِ کے آخر میں زیر ہے جس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔اس لئے هٰـؤُلَآءِ اسم مبنی ہے۔

کلمے کی تین قسموں میں سے حرف سب مبنی ہیں۔فعل اکثر مبنی ہیں۔صرف مضارع معرب ہے۔اسم اکثر معرب ہیں اس کی صرف چند قسمیں مبنی ہیں۔جیسے اسم ضمیر۔اسم اشارہ وغیرہ۔

﴿۹﴾ <u>اشتقاق کی بناء پر اسم معرب کی قسمیں</u> اشتقاق یعنی بناوٹ کے لحاظ سے اسم معرب کی تین قسمیں ہیں۔مصدر۔مشتق اور جامد۔

مصدر۔ وہ اسم ہے جس سے دوسرے اسم اور فعل بنائے جائیں۔اردو میں ترجمہ کریں تو اس کے آخر میں "نا" آئے۔جیسے نَصْرٌ (مدد کرنا) عِلْمٌ (جاننا) ہر مصدر اپنے مادہ کے تمام صیغوں کا ماخذ اور منبع ہوتا ہے۔

اسم مشتق۔ وہ اسم ہے جو مصدر سے نکلے اس کی سات قسمیں ہیں۔(۱) اسم فاعل جیسے عَالِمٌ۔ (۲) اسم مفعول جیسے مَعْلُوْمٌ (۳) اسم تفضیل جیسے اَعْلَمُ (۴) صفت مشبہ جیسے عَلِیْمٌ (۵) مبالغہ جیسے عَلَّامَةٌ (ان پانچ کو اسمائے صفات بھی کہتے ہیں) (۶) اسم آلہ جیسے مِعْلَمٌ (۷) اسم ظرف جیسے مَعْلَمٌ۔ یہ سب اسماء مصدر "عِلْمٌ" سے نکلے ہیں۔

اسم جامد۔ وہ اسم ہے جو نہ کسی سے نکلے اور نہ اس سے کوئی کلمہ نکلے یعنی نہ وہ اسم مشتق ہو اور نہ مصدر جیسے زَیْدٌ۔بَکْرٌ۔دَارٌ۔

﴿۱۰﴾ وزن کرنے کے معنے　وزن کرنے کے معنے یہ ہیں کہ ف ع ل (فعل) کو علی الترتیب کسی کلمہ کے حروف اصلی کے مقابل رکھا جائے۔ جو حرف ف کے مقابل میں آئے اسے فاء کلمہ جو حرف ع کے مقابل میں آئے اسے عین کلمہ اور جو حرف ل کے مقابل میں آئے اسے لام کلمہ کہیں گے۔ جیسے عِلْمٌ کا وزن فِعْلٌ ہے۔ کِتَابٌ کا وزن فِعَالٌ اور زَمَانٌ کا وزن فَعَالٌ ہے۔ ف ع ل کو وزن یا میزان کہتے ہیں۔ اور جس کلمہ کا وزن کیا جائے اسے موزون کہتے ہیں۔ مثلاً مذکورہ مثال میں کِتَابٌ موزون ہے اور فِعَالٌ وزن یا میزان ہے۔

﴿۱۱﴾ حروف اصلی وزائد　ہر کلمہ کے حروف اصلی معین اور مخصوص ہیں اور وزن میں ف ع ل کے مقابلہ میں آتے ہیں اور اس کلمہ کی تمام گردانوں میں پائے جاتے ہیں۔ (ہاں تعلیل وغیرہ کی صورت میں کوئی حرف[۱] گر سکتا ہے۔ جیسے عِلْمٌ بروزن فِعْلٌ میں ع ل م حروف اصلی ہیں۔

زائد۔ وہ حرف ہے جو اصلی کے علاوہ ہو۔ اور ف ع ل میں سے کوئی حرف اس کے مقابلہ میں نہ رکھا جائے۔ بلکہ بعینہٖ جس طرح موزون میں ہے اسی طرح وزن میں بھی آ جائے جیسے سَلَاحٌ بروزن فَعَالٌ میں الف اور عَلِيْمٌ بروزن فَعِيْلٌ میں ی حرفِ زائد ہے۔

﴿۱۲﴾ اقسام اسم بلحاظ تعداد حروف　حروف اصلی کی تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین بنیادی قسمیں ہیں۔ (۱) ثُلاثی (۲) رُباعی (۳) خُماسی۔

ثلاثی۔ وہ اسم ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں جیسے شَمْسٌ۔ بَکْرٌ۔ عِلْمٌ۔

رباعی۔ وہ اسم ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں۔ جیسے جَعْفَرٌ۔ ثَعْلَبٌ۔ دِرْهَمٌ۔

خماسی۔ وہ اسم ہے جس میں پانچ حرف اصلی ہوں جیسے سَفَرْجَلٌ۔ قُذَعْمِلٌ۔

﴿۱۳﴾ مجرد اور مزید　حروفِ اصلی اور زائد کے لحاظ سے ان تینوں قسموں میں سے ہر ایک

---

[۱] جیسے قُلْ جس کی ابتدائی شکل اُقْوُلْ بروزن اُفْعُلْ تھی اس میں واو جو اصلی حرف ہے اور عین کلمہ ہے تعلیل کی وجہ سے گر گیا ہے۔ دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶ و ۳۳ و ۹۔

کی پھر دو۔ دو قسمیں ہیں۔(۱) مجرد (۲) مزید۔

مجرد۔ وہ اسم ہے جس میں سب حروف اصلی ہوں زائد کوئی نہ ہو۔ جیسے عِلْمٌ بروزن فِعْلٌ یہ ثلاثی مجرد ہے۔ جَعْفَرٌ بروزن فَعْلَلٌ یہ رباعی مجرد ہے اس کے وزن میں دو لام آتے ہیں۔ سَفَرْجَلٌ بروزن فَعَلَّلٌ یہ خماسی مجرد ہے اس کے وزن میں تین لام آتے ہیں۔

مزید۔ وہ اسم ہے جس میں اصلی حروف کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو جو وزن میں ف ع ل کے مقابلہ میں نہ آئے۔ جیسے حِصَانٌ[۱] بروزن فِعَالٌ اس میں الف زائد ہے اور ح ص ن حروفِ اصلی ہیں۔ یہ ثلاثی مزید ہے۔ غَضَنْفَرٌ[۲] بروزن فَعَنْلَلٌ اس میں ن زائد ہے اور غ ض ف ر حروفِ اصلی ہیں۔ یہ رباعی مزید ہے۔ خَنْدَرِيْسٌ[۳] بروزن فَعْلَلِيْلٌ اس میں ی زائد ہے خ ن د س حروفِ اصلی ہیں۔ یہ خماسی مزید ہے۔

اس طرح حروف کی تعداد کے لحاظ سے اسم کی کل چھ قسمیں ہوئیں۔

(۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید (۳) رباعی مجرد (۴) رباعی مزید (۵) خماسی مجرد (۶) خماسی مزید۔

اصطلاحی طور پر ان چھ قسموں کو شش اقسام کہتے ہیں۔

﴿۱۴﴾ فعل ثلاثی ورباعی حروف کی تعداد کے اعتبار سے فعل کی صرف چار قسمیں ہیں۔

(۱) ثلاثی مجرد (۲) ثلاثی مزید (۳) رباعی مجرد (۴) رباعی مزید۔

ثلاثی مجرد۔ وہ فعل ہے جس میں تین حرف اصلی ہوں جیسے کَرُمَ بروزن فَعُلَ۔ نَصَرَ بروزن فَعَلَ۔

ثلاثی مزید۔ وہ فعل ہے جس میں تین اصلی حروف کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو۔ جیسے اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ۔ اس میں ہمزہ زائد ہے۔

---

۱ گھوڑا ۲ شیر ۳ شراب ۔

رباعی مجرد۔ وہ فعل ہے جس میں چار حرف اصلی ہوں جیسے دَحْرَجَ[1] اور حَصْحَصَ[2] بروزن فَعْلَلَ۔

رباعی مزید۔ وہ فعل ہے جس میں چار اصلی حروف کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو مثلاً تَدَحْرَجَ[3] بروزن تَفَعْلَلَ اس میں ت زائد ہے۔

نوٹ۔ فعل اور اس کے تمام مشتقات مجرد اور مزید کہلانے میں اپنے ماضی کے پہلے صیغہ کے تابع ہیں۔ مثلاً نَصَرَ ثلاثی مجرد ہے کیونکہ اس میں تین حرف ہیں اور تینوں اصلی ہیں اس لئے اس کے تمام مشتقات جیسے یَنْصُرُ ۔ نَاصِرٌ ۔ مَنْصُوْرٌ وغیرہ کو بھی ثلاثی مجرد کہا جائے گا۔ باوجود اس بات کے کہ یَنْصُرُ میں ی ۔ نَاصِرٌ میں الف اور مَنْصُوْرٌ میں م اور و زائد حروف ہیں۔

اور اَکْرَمَ بروزن اَفْعَلَ ثلاثی مزید ہے کیونکہ اس میں الف زائد ہے اور ک ر م حروف اصلی ہیں۔ اس لئے اس کے باقی تمام مشتقات مثلاً یُکْرِمُ ۔ مُکْرِمٌ ۔ مُکْرَمٌ ۔ وغیرہ کو بھی ثلاثی مزید کہا جائے گا۔

دَحْرَجَ بروزن فَعْلَلَ رباعی مجرد ہے۔ کیونکہ اس میں چار حرف ہیں اور چاروں اصلی ہیں اس لئے اس کے تمام مشتقات جیسے یُدَحْرِجُ ۔ مُدَحْرِجٌ بھی رباعی مجرد کہلائیں گے۔

تَدَحْرَجَ بروزن تَفَعْلَلَ رباعی مزید ہے کیونکہ اس میں ت زائد ہے اس لئے اس کے باقی مشتقات جیسے یَتَدَحْرَجُ ۔ مُتَدَحْرِجٌ بھی رُباعی مزید ہوں گے۔

﴿۱۵﴾ **حروف زائدہ** اصلی حروف کے علاوہ جو حروف کسی کلمہ میں کسی وجہ سے زائد کئے جاتے ہیں اور جن کو حروف زائدہ کہتے ہیں۔ وہ یہ دس حرف ہیں۔ س ۔ ء ۔ ل ۔ ت ۔ م ۔ و ۔ ن ۔ ی ۔ ھ ۔ الف ۔ ان دس حروف کا مجموعہ یہ جملہ بنتا ہے۔ ''سَأَلْتُمُوْنِیْهَا'' یعنی جب بھی کوئی حرف زائد ہوگا تو انہیں حروف میں سے ہوگا۔ مثلاً کَرُمَ سے اَکْرَمَ ۔ رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ ۔ عِدٌّ سے

---

[1] اس نے لڑھکایا۔ [2] وہ کھل گیا یا ظاہر ہوگیا۔ [3] لڑھک گیا۔

عِدَةٌ۔اِقَامٌ سے اِقَامَۃٌ۔قِ سے قِہٗ۔میں (ا۔ی۔ۃ۔ہ زائد حروف ہیں اور وہ سب مذکورہ دس حروف میں شامل ہیں۔

﴿۱۶﴾ **متجانس** ایک طرح کے دو حرفوں کو ہم جنس یا متجانسین کہتے ہیں۔جیسے مَدَدٌ میں دو دال۔ سَبَبٌ میں دو باء متجانسین ہیں۔

﴿۱۷﴾ **الحاق** اس کے معنے یہ ہیں کہ ثلاثی میں کوئی حرف صرف اس لئے بڑھایا جائے تاکہ اس کی شکل کسی کلمہ رباعی یا خماسی کی طرح ہو جائے۔یہ زیادتی لفظی مشابہت اور ضرورتِ شعری کی وجہ سے کی جاتی ہے۔جیسے جَلَبَ میں ایک باء بڑھا کر جَلْبَبَ (ملحق بہ دَحْرَجَ) پڑھنا۔قَعَسَ (سینہ آگے کو نکالا اور زور لگایا) اس میں نون اور س زیادہ کر کے اِقْعَنْسَسَ (ملحق بہ اِحْرَنْجَمَ) پڑھنا۔

کَثَرَ میں واؤ زیادہ کر کے کَوْثَرٌ (ملحق بہ جَعْفَرٌ) پڑھنا۔

﴿۱۸﴾ **حروفِ علّت** ا۔و۔ی کو حروفِ علّت کہتے ہیں۔اگر واؤ ساکن سے پہلے ضمہ۔ ی ساکن سے پہلے کسرہ۔اور الف سے پہلے فتحہ ہو تو اس وقت انہیں حروفِ مدّہ بھی کہتے ہیں۔جیسے قُوْ۔ نِیْ۔ مَا میں و۔ی اور ا۔ اگر واؤ یا ی ساکن سے پہلے فتحہ ہو تو اس وقت یہ دو حرف حروفِ لِین بھی کہلاتے ہیں جیسے اَوْ۔اَیْ میں واو اور ی حروفِ لِین ہیں۔ان تین حروف کے سوا باقی تمام حروفِ ہجاء حروفِ صحیح کہلاتے ہیں۔

﴿۱۹﴾ **ہفت اقسام**

حروف کی اقسام کے اعتبار سے تمام اسماءِ ظاہر اور افعال کی سات قسمیں ہیں۔

(۱) صحیح[۱] وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں نہ ہمزہ ہو اور نہ حرف علت (یعنی ا۔و۔ی) ہو اور نہ متجانسین یعنی دو ہم جنس حرف ہوں۔جیسے عَلِمَ۔

---

۱ نمبر ا بعض صرفیوں نے صحت و علّت کے اعتبار سے کلمے کی تین بنیادی اقسام بیان کی ہیں۔(۱) سالم جس کے حروف اصلیہ میں حرفِ علّت۔ہمزہ اور ایک ہی جنس کے دو حروف نہ ہوں جیسے نَصَرَ۔ضَرَبَ۔عَلِمَ وغیرہ۔

(۲) **مھموز**۔ وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں ہمزہ شامل ہو۔اگر شروع میں ہمزہ ہوتو اسے مھموز الفاء کہتے ہیں۔جیسے اَمَرَ بروزن فَعَلَ۔اوراگر درمیان میں ہوتو اسے مھموز العین کہتے ہیں جیسے سَأَلَ بَروزن فَعَلَ۔اورآخر میں ہوتو اسے مھموز اللّام کہتے ہیں جیسے قَرَأَ بَروزن فَعَلَ۔

(۳) **مضاعف**۔وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں دوحرف ایک جیسے ہوں۔اگر یہ دوہم جنس حرف اکٹھے ہوں تو اسے مضاعف ثلاثی کہتے ہیں جیسے مَــدَدٌ اور دَدَنٌ (عادت) اوراگر فاءکلمہ اور پہلا لام کلمہ ہم جنس ہوں اوراسی طرح عین کلمہ اوردوسرالام کلمہ بھی ہم جنس حروف ہوں تو اُسے مضاعف رُباعی کہتے ہیں۔جیسے زَلْزَلَ بَروزن فَعْلَلَ اس میں ز ز اور ل ل ہم جنس ہیں۔مضاعف کو مضعّف بھی کہتے ہیں۔

(۴) **مثال**۔ وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے پہلا حرف یعنی فاءکلمہ حرفِ علّت ہواس کو مُعْتَلُّ الْفَاء بھی کہتے ہیں۔جیسے وَعَدَ بَروزن فَعَلَ۔یہ مثال واوی ہے۔یَسَرَ بَروزن فَعَلَ۔یہ مثال یائی ہے۔

(۵) **اجوف**۔ وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے درمیانہ حرف یعنی عین کلمہ حرفِ عِلّت ہو۔اسے مُعْتَلُّ الْعَیْن بھی کہتے ہیں۔جیسے سَوِدَ (سیاہ ہوا) بَروزن فَعِلَ۔یہ اجوف واوی ہے۔بَیِضَ (سفید ہوا) بَروزن فَعِلَ یہ اجوف یائی ہے۔

سابقہ حاشیہ ۔ (۲) صحیح [۱] جس کے حروف اصلیہ میں حرفِ عِلّت تو نہ ہومگر۔الف۔ہمزہ موجود ہو جیسے قَرَأَ۔سَأَلَ۔أَكَلَ وغیرہ (صحیح مہموز)۔ب۔ایک جنس کے دوحروف ہوں جیسے فَرَّ۔زَلْزَلَ (صحیح مضاعف)۔

(۳) معتل۔جس کے حروف اصلیہ میں کوئی حرفِ علت ہوجیسے وَعَدَ۔قَالَ۔رَضِیَ وغیرہ آگے معتل کی چارقسمیں ہیں۔مثال۔اجوف۔ناقص اورلفیف۔نمبر۲۔بعض نے صحیح کے بارہ میں لکھا ہے کہ جس کے حروف اصلیہ میں حرفِ عِلّت نہ ہو وبس۔اس لحاظ سے سالم بھی صحیح ہی کی ایک قسم بن جائے گی۔(صحیح سالم)

---

[۱] حاشیہ درحاشیہ۔نحویوں کے نزدیک صحیح وہ ہے جس کے آخر میں حرفِ عِلّت نہ ہواس تعریف کے لحاظ سے زَیْدٌ صحیح ہوگا وَعْدٌ بھی صحیح ہوگا لیکن دَعْوٌ صحیح نہ ہوگا۔

(۶) ناقص ۔ وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے آخری حرف یعنی لام کلمہ حرفِ علّت ہو۔ جیسے رَخُوَ (نرم ہوگیا) بروزن فَعُلَ یہ ناقص وادی ہے۔اور خَشِیَ بروزن فَعِلَ۔ یہ ناقص یائی ہے۔

(۷) لفیف ۔ وہ کلمہ ہے جس کے اصلی حروف میں سے دو حرف حرفِ علّت ہوں اس کی دو قسمیں ہیں۔لفیف مقرون اور لفیف مفروق۔

(ا) **لفیف مقرون**۔ جس کے آخری دو حرف یعنی عین اور لام کلمے حروفِ علّت ہوں جیسے قَوِیَ بروزن فَعِلَ۔

(ب) **لفیف مفروق**۔جس کا پہلا حرف اور آخری حرف یعنی فاء اور لام کلمے حروفِ علّت ہوں جیسے وَلِیَ بروزن فَعِلَ۔

اصطلاحی طور پر ان سات قسموں کو ہفت اقسام کہتے ہیں۔ ؎

صحیح است ومثال است ومضاعف　　لفیف و ناقص و مہموز و اجوف

﴿۲۰﴾ فعل کی تین بنیادی قسمیں

فعل کی تین قسمیں ہیں۔(۱) ماضی (۲) مضارع اور (۳) امر۔

فعل کی باقی قسمیں یا تو ماضی کی فرع ہیں یا مضارع کی۔ جیسے فعل جحد۔فعل نفی بہ لن وغیرہ مضارع سے متعلق اور اس کی فرع ہیں۔

فعل ماضی ۔ وہ فعل ہے جو کسی ایسے کام کو بتائے جو گزرے ہوئے زمانہ میں ہوا ہو جیسے نَصَرَ (اس نے مدد کی) اَکْرَمَ (اس نے عزت کی)

فعل مضارع ۔ وہ فعل ہے جو کسی ایسے کام کو بتائے جو اب کیا جا رہا ہو یا آئندہ کیا جائے گا۔ جیسے یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)۔یُکْرِمُ (وہ عزت کرتا ہے یا کرے گا)۔

فعل امر ۔ وہ فعل ہے جس میں کسی کو کام کرنے کے لئے کہا گیا ہو۔جیسے اُنْصُرْ (تو مدد کر) اَکْرِمْ (تو عزت کر) اس فعل کا تعلق زمانہ مستقبل سے ہے۔

ان میں سے ہر ایک کی دو قسمیں ہیں۔معروف[1] اور مجہول[2]۔

معروف ۔ وہ فعل ہے جس کا فاعل مذکور ہو جیسے نَصَرَزَیْدٌ (زید نے مدد کی) یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا) اُنْصُرْ (تو مدد کر) ان ہر سہ افعال میں مدد کرنے والے کا ذکر ہے۔

مجہول۔وہ فعل ہے جس میں فاعل مذکور نہ ہو بلکہ اس میں صرف مفعول کا ذکر ہو جیسے نُصِرَ وہ فعل ہے جس میں فاعل مذکور نہ ہو بلکہ اس میں صرف مفعول کا ذکر ہو جیسے نُصِرَ (اس کی مدد کی گئی) یُنْصَرُ (اس کی مدد کی جائے گی) لِتُنْصَرْ (تمہاری مدد کی جائے) ان افعال میں مدد کرنے والے کا ذکر نہیں۔

نوٹ۔عام طور پر فعل مجہول صرف متعدّی فعلوں سے آتا ہے۔متعدّی وہ فعل ہے جسے فاعل کے علاوہ مفعول کی بھی ضرورت ہو جیسے ضَرَبَ زَیْدٌ بَکْرًا۔

لازم۔وہ فعل ہے جو صرف فاعل کے ملنے سے پوری بات ادا کردے۔اس کا مفعول نہیں آتا۔جیسے مَرِضَ (وہ بیمار ہو گیا)۔

﴿۲۱﴾ واحد۔تثنیہ۔جمع

واحد ۔ وہ کلمہ ہے جو ایک فرد کو بتائے اسے مفرد بھی کہتے ہیں۔جیسے نَاصِرٌ (مدد کرنے والا) رَجُلٌ۔آدمی۔

تثنیہ (یا مثنّٰی) ۔ وہ کلمہ ہے جو دو افراد کو بتائے یہ مفرد میں (۔نون یا ی۔نون۔بڑھانے سے بنتا ہے۔جیسے نَاصِرٌ سے نَاصِرَانِ[1]۔نَاصِرَیْنِ ۔

جمع ۔ وہ کلمہ ہے جو دو سے زائد افراد کو بتائے یہ مفرد میں و یا ی یا الف ت بڑھانے یا اور کوئی تبدیلی کرنے سے بنتا ہے۔جیسے نَاصِرُوْنَ ۔[2] نَاصِرِیْنَ۔نَاصِرَاتٌ۔اَنْصَارٌ۔

---

۱ ، ۲ نَاصِرَانِ۔نَاصِرُوْنَ وغیرہ میں ن اس نون تنوین کا قائم مقام ہے جو ان الفاظ کے واحد کے صیغے (نَاصِرٌ) میں ہے۔وہ نون تثنیہ یا جمع کی علامت نہیں۔

نوٹ۔ انگریزی میں اس تخصیص یعنی وحدت اور جمع کو number کہتے ہیں۔

﴿۲۲﴾ مذکر و مؤنث

مذکر۔ وہ کلمہ ہے جو نر کو بتائے۔ جیسے مُسْلِمٌ۔ رَجُلٌ۔ اور

مؤنث۔ وہ کلمہ ہے جو مادہ کو بتائے جیسے مُسْلِمَةٌ۔ اِمْرَأَةٌ۔

نوٹ۔ انگریزی میں تذکیر و تانیث کی تمیز کو Gender کہتے ہیں۔

﴿۲۳﴾ متکلّم۔ مخاطب اور غائب

متکلم۔ جو بات کر رہا ہو۔ جیسے اَنَا۔

مخاطب۔ جس سے بات کی جا رہی ہو۔ جیسے اَنْتَ۔ اسے حاضر بھی کہتے ہیں۔

غائب۔ جس کے متعلق بات کی جارہی ہو جیسے ھُوَ۔

نوٹ۔ انگریزی میں اس طریق تقسیم کو Person کہتے ہیں۔

﴿۲۴﴾ اسم ظاہر و ضمیر

اِظہار اور اِضمَار کے لحاظ سے اسم کی دو قسمیں ہیں۔ ظاہر اور ضمیر۔

اسم ظاہر۔ وہ کلمہ ہے جو کسی کام، چیز، جگہ یا شخص کا نام ہو جیسے ضَرْبٌ۔ کِتابٌ۔ مَکَّۃُ۔ زَیْدٌ۔

اسم ضمیر۔ وہ چھوٹا سا کلمہ ہے جو متکلّم یا مخاطب یا غائب کی جگہ بولا جائے۔ جیسے اَنَا۔ اَنْتَ۔ ھُوَ۔

﴿۲۵﴾ اسمائے ضمیر کی تفصیل

اسم ضمیر کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) مرفوع (۲) منصوب (۳) مجرور۔

ضمیر مرفوع ۔ فاعل کو ظاہر کرتی ہے اور اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مَرْفُوْع مُنْفَصِلٌ (۲) مرفوع مُتَّصِلٌ ۔

ضمیر مرفوع منفصل ۔ وہ ضمیر ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے متصل (جڑی ہوئی) نہ ہو۔

ضمائر مرفوع منفصل یہ ہیں۔ ھُوَ۔ ھُمَا۔ ھُمْ۔ ھِیَ۔ ھُمَا۔ ھُنَّ۔ اَنْتَ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُمْ۔ اَنْتِ۔ اَنْتُمَا۔ اَنْتُنَّ۔ اَنَا۔ نَحْنُ۔

ضمیر مرفوع مُتَّصِل ۔ وہ ضمیر ہے جو فعل کے آخر میں متصل ہوکر (یعنی جڑ کر) آتی ہے۔ جیسے عَلِمَا میں الف ۔عَلِمُوْا میں واؤ، عَلِمْنَ میں نون، عَلِمْتَ میں تاء، ضمائر مرفوع متصل ہیں۔ انہیں ضمائر مرفوع متصل بارز بھی کہتے ہیں۔بارز کے معنے ظاہر اور نظر آنے والی چیز کے ہوتے ہیں۔اور جو ضمیر لفظ میں ظاہر نہ ہو وہ مستتر کہلاتی ہے۔جیسے ضَرَبَ اور یَضْرِبُ میں ھُوَ۔

ضمیر مَنْصُوْب مفعول کو ظاہر کرتی ہے اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مُنْفَصِل اور (۲) مُتَّصِل۔

ضمائر منصوب مُنْفَصِل بھی فعل یا اسم سے الگ مستقل صورت میں آتی ہیں۔اور وہ یہ ہیں ۔اِیَّاہُ۔ اِیَّاھُمَا ۔اِیَّاھُم۔اِیَّاھَا۔ اِیَّاھُمَا ۔اِیَّاھُنَّ۔ اِیَّاکَ۔ اِیَّاکُمَا ۔ اِیَّاکُمْ۔ اِیَّاکِ۔اِیَّاکُمَا۔اِیَّاکُنَّ۔اِیَّایَ۔اِیَّانَا جیسے اِیَّاکَ نَعْبُدُ میں اِیَّاکَ ضمیر منصوب منفصل ہے۔

ضمیر منصوب مُتَّصِل ۔یہ دوسرے کلمہ کے ساتھ مُتَّصِل ہوکر آتی ہے۔جیسے نَصَرَہٗ (اس نے اس کی مدد کی) نَصَرَھُمَا (اس نے دو کی مدد کی) نَصَرَھُمْ۔ نَصَرَھَا۔ نَصَرَھُمَا۔ نَصَرَھُنَّ۔ نَصَرَکَ۔ نَصَرَکُمَا۔ نَصَرَکُمْ۔ نَصَرَکِ۔ نَصَرَکُمَا۔ نَصَرَکُنَّ۔ نَصَرَنِیْ۔ نَصَرَنَا۔

ضمیر مجرور مُتَّصِل ۔یہ مضاف الیہ کو ظاہر کرتی ہے۔اور اسم کے ساتھ یا حرف جارہ کے ساتھ جڑ کر آتی ہے۔جیسے کِتَابُہٗ (اس کی کتاب) کِتَابُھُمَا (ان دو کی کتاب) کِتَابُھُمْ۔ کِتَابُھَا ۔کِتَابُھُما۔ کِتَابُھُنَّ ۔ کِتَابُکَ ۔کِتَابُکُمَا۔ کِتَابُکُمْ. کِتَابُکِ ۔کِتَابُکُمَا۔ کِتَابُکُنَّ ۔کِتَابِیْ۔کِتَابُنَا۔لَہٗ ۔بِھِمَا۔فِیْھِمْ وغیرہ۔

﴿۲۶﴾ کلمہ کی بنا اور اس کے اندرونی تغیّرات اس رسالہ کے شروع میں مختصراً بتایا جاچکا ہے کہ علم الصّرف کا مقصد یہ معلوم کرنا ہے کہ ایک مادہ (مصدر) سے مختلف کلمات کس طرح بنتے ہیں۔دوسرے یہ کہ کسی کلمہ میں اندرونی طور پر کیا کیا تبدیلیاں ہوسکتی ہیں۔اس بناوٹ اور تبدیلیوں کی

مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

بناء یا اشتقاق۔تحریک۔اسکان۔زیادت۔حذف یا اسقاط۔ادغام۔ابدال۔اعلال یا تعلیل۔وقف۔

بناء۔ یعنی ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ بنانا۔مثلاً ماہرین صرف نے یہ اصول مقرر کیا ہے کہ ماضی معروف کا پہلا صیغہ مصدر سے بنتا ہے۔جیسے نَصَرَ۔نَصْرٌ سے بنا ہے۔اس پہلے صیغہ (نَصَرَ) واحد (مفرد) سے دوسرے صیغے بنتے ہیں۔

ہر تثنیہ یا جمع اپنے مفرد سے بنتی ہے جیسے نَصَرَا۔نَصَرُوْا۔نَصَرَ سے بنے ہیں۔

ماضی مجہول کا پہلا صیغہ ماضی معروف کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے۔جیسے نُصِرَ۔نَصَرَ سے بنا ہے۔

مضارع معروف کا پہلا صیغہ ماضی معروف کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے۔جیسے یَنْصُرُ، نَصَرَ سے بنا ہے۔

مضارع مجہول کا پہلا صیغہ مضارع معروف کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے۔جیسے یُنْصَرُ، یَنْصُرُ سے بنا ہے۔

امر حاضر معروف فعل مضارع معروف کے مخاطب کے صیغوں سے بنتا ہے۔جیسے اُنْصُرْ، تَنْصُرُ سے بنا ہے۔

اسم فاعل کا پہلا صیغہ مضارع معروف کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے۔جیسے نَاصِرٌ،یَنْصُرُ سے بنا ہے۔

اسم مفعول کا پہلا صیغہ مضارع مجہول کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے جیسے مَنْصُوْرٌ، یُنْصَرُ سے بنا ہے۔

اسم تفضیل۔صفت مشبّہ۔اسم ظرف۔اسم آلہ میں سے ہر ایک کے پہلے صیغے مضارع معروف کے پہلے صیغہ سے بنتے ہیں[1]۔

---

[1] ابنیہ یا بناء۔کی تفصیلی بحث کے لئے رسالہ عُقْدَۃُ اللآلِیْ المعروف بہ قانونچہ کھیوالی کا باب الاوّل فی ابنیۃ الکلمۃ صفحہ ٦ قابل مطالعہ ہے۔

تحریک ۔ یعنی کسی ساکن حرف کو قاعدہ کے مطابق حرکت دینا جیسے قُفْلٌ سے قُفُلٌ ۔[۱] قُلْ سے قُلِ الْحَقُّ۔خُذْ سے خُذِ الْعَفْوَ ۔[۲]

اسکان ۔ یعنی کسی متحرک حرف کو قاعدہ کے مطابق ساکن کرنا یعنی اس کی حرکت کو گرا دینا۔ جیسے شَهِدَ سے شَهْدَ ۔ فَخِذٌ سے فَخْذٌ۔ يَقُوْلُ سے يَقُوْلُ ۔[۳]

زیادۃ ۔ یعنی قاعدہ کے مطابق کسی کلمہ میں اصلی حروف کے علاوہ کوئی حرف زیادہ کرنا جیسے كَرُمَ سے اَكْرَمَ ۔ قَلَبَ سے اِنْقَلَبَ ۔يَنْصُرُ سے يَنْصُرَانِ ۔اِقَامٌ سے اِقَامَةٌ ۔[۴]

زیادت کا تعلق عام طور پر بنا سے ہے۔فقرہ نمبر ۱۵ کے تحت ''حروفِ زائدہ'' کی بحث بھی دیکھیں۔

حذف ۔یعنی قاعدہ کے ماتحت کلمہ کا کوئی حرف گرا دینا جیسے يَنْصُرَانِ سے لَمْ يَنْصُرَا[۵] يَدْعُوْ سے لَمْ يَدْعُ۔[۶] وِعْدٌ سے عِدَةٌ ۔[۷] يَوْعِدُ سے يَعِدُ ۔[۸] اُنْصُرُوْنَّ سے اُنْصُرُنَّ ۔[۹]

اِدْغَام ۔ یعنی دو ہم جنس حرفوں میں سے پہلے حرف ساکن کو اور اگر وہ ساکن نہ ہو تو اسے ساکن بنا کر دوسرے حرف کے ساتھ ملا کر پڑھنا جیسے مَدْدٌ سے مَدٌّ ۔يَمْدُدُ سے يَمُدُّ ۔[۱۰]

ان مثالوں میں پہلی دال کو دوسری دال میں ادغام کیا گیا ہے۔جن دو حرفوں میں ادغام ہوا ہو ان میں سے پہلے حرف کو مُدْغَمْ اور دوسرے حرف کو مُدْغَمْ فِيْهِ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثالوں میں پہلی دال مُدْغَمْ ہے اور دوسری دال مُدْغَمْ فِيْهِ ۔

ابدال ۔ یعنی قاعدہ کے ماتحت ایک حرف کے بدلہ میں دوسرا حرف لانا یا یوں کہہ سکتے ہیں کہ ایک حرف کا دوسرے حرف سے بدل جانا جیسے اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ ۔مُزْتَجِرٌ سے مُزْدَجِرٌ۔[۱۱] مِنْ لَدُنَّا سے مِنْ لَّدُنَّا ۔[۱۲] اِوْتَفَقَ سے اِتَّفَقَ ۔[۱۳]

---

۱ دیکھیں قاعدہ نمبر ۷ ۲ قاعدہ نمبر ۳۳ ۳ تحریک اور اسکان دونوں کی مثال ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶
۴ قاعدہ نمبر ۲۵ ۵ دیکھیں قاعدہ نمبر ۴ ۶ قاعدہ نمبر ۵۰ ۷ قاعدہ نمبر ۲۴ ۸ قاعدہ نمبر ۲۸
۹ قاعدہ نمبر ۳۳ ۱۰ قاعدہ نمبر ۶۸، ۶۹ ۱۱ قاعدہ نمبر ۱۳ ۱۲ قاعدہ نمبر ۵ ۱۳ قاعدہ نمبر ۲۳

اعلال ۔ قاعدہ کے ماتحت حرفِ عِلّت میں جو تبدیلی کی جاتی ہے اسے اعلال یا تعلیل کہتے ہیں۔ جیسے قَوَلَ سے قالَ[۱] اُقْوُلُ سے قُلْ[۲] وِعْدٌ سے عِدةٌ[۳] قُوِلَ سے قِیلَ[۴] مِوْعَادٌ سے مِیْعادٌ[۵]

وقف ۔کوئی عبارت پڑھتے پڑھتے تھوڑی دیر کے لئے ٹھہر جانے کو وقف کہتے ہیں۔وقف کے معنی ہیں ٹھہرنا۔جیسے کَانَ اللّٰهُ عَلِیمًا حَکِیمًا پر ٹھہرنا۔اسی وجہ سے حَکِیمًا نون کی بجائے حَکِیمَا الف کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔کیونکہ وقف کی وجہ سے نون تنوین الف بن جاتا ہے[۶]

﴿۲۷﴾ **گردان یا تصریف** ایک مصدر سے جو مختلف کلمے ماضی، مضارع، اسم، فاعل وغیرہ نکلتے ہیں۔ان کو واحد۔تثنیہ۔جمع۔مذکر۔مؤنث۔غائب۔حاضر اور متکلّم کے لحاظ سے ترتیب وار بیان کرنا گردان یا تصریف کہلاتا ہے۔گردان اور تصریف کے معنے پھیرنا اور بدل بدل کر کسی چیز کو لانا ہے۔

﴿۲۸﴾ **باب** جن مصادر کی ماضی اور مضارع کے وزن یکساں ہوں۔مثلاً ان سب کی ماضی مفتوح العین اور ان کے مضارع مضموم العین ہوں وہ مصادر اور ان کے تمام مشتقات خواہ افعال ہوں خواہ اسماء مشتق وہ سب ایک ہی باب (نَصَرَ) کے کلمات شمار ہوتے ہیں اور ان کے مجموعہ کو باب کہتے ہیں۔

ثلاثی مجرد کے چھ باب ہیں، ثلاثی مزید کے بارہ رباعی مجرد کا ایک اور رباعی مزید کے تین باب ہیں۔ہر مصدر سے خواہ وہ کسی باب سے ہو کم وبیش مندرجہ ذیل ۲۵ اقسام کے مشتقات اور ان کی گردانیں آتی ہیں۔

فعل ماضی معروف۔فعل ماضی مجہول۔فعل مضارع معروف۔فعل مضارع مجہول۔فعل جحد معروف۔ فعل جحد مجہول۔مضارع منفی معروف۔مضارع منفی مجہول۔فعل مضارع نفی بَلَنْ تاکیدیہ معروف۔

---

۱ قاعدہ نمبر ۳۲ ۲ قاعدہ نمبر ۳۶ و ۳۳ ۳ قاعدہ نمبر ۲۴ ۴ قاعدہ نمبر ۳۵ ۵ قاعدہ نمبر ۲۶

۶ قاعدہ نمبر ۱۷

فعل مضارع نفی بلَنْ تاکیدیہ مجہول۔فعل امر حاضر معروف۔فعل امر حاضر مجہول۔فعل امر غائب معروف۔ فعل امر غائب مجہول۔فعل نہی حاضر معروف۔فعل نہی حاضر مجہول۔فعل نہی غائب معروف۔فعل نہی غائب مجہول۔فعل تعجب۔

اسم فاعل۔صفت مشبّہ۔اسم مفعول۔اسم تفضیل۔اسم ظرف۔اسم آلہ۔

تفصیل اگلے صفحات پر دیکھیں۔

﴿۲۹﴾ صیغہ علم صرف کا بڑا مقصد کلمات کے صیغہ جات کو پہچاننا ہے۔صیغہ معلوم کرنے میں اس بات کا جائزہ لیا جاتا ہے کہ آیا کوئی کلمہ۔

ا۔ واحد ہے یا تثنیہ یا جمع۔

ب۔ مذکر ہے یا مؤنث۔

ج۔ غائب ہے یا مخاطب یا متکلّم۔[1]

د۔ فعل ہے یا اسم ہے جیسے فعل ماضی ہے یا مضارع ہے یا امر۔یا اسم فاعل ہے یا اسم مفعول وغیرہ۔

ھ۔ ثلاثی مجرد ہے یا مزید۔رباعی مجرد ہے یا مزید یعنی شش اقسام میں سے کونسی قسم ہے۔

و۔ صحیح ہے یا مہموز۔مضاعف ہے یا مثال۔اجوف ہے یا ناقص یا لفیف یعنی ہفت اقسام میں سے کونسی قسم ہے۔

ز۔ کونسا باب ہے۔

مثلاً اگر پوچھا جائے کہ نَصَرَ کونسا صیغہ ہے تو جواب یوں ہوگا۔

نَصَرَ صیغہ واحد۔مذکر۔غائب۔فعل ماضی معروف۔ثلاثی مجرد صحیح۔باب فَعَلَ يَفْعُلُ۔

﴿۳۰﴾ مثال کے طور پر یاد کرنے کے لئے ایک مصدر کی پوری گردانیں ذیل میں لکھی جاتی ہیں۔کم از کم ایک مصدر کی گردانوں کا یاد کرنا علم صرف سے واقفیت کے لئے بہت ضروری ہے۔

[1] اسماءِ مشتقہ متکلم ، مخاطب اور غائب نہیں ہوتے۔

بابفَعَلَ يَفْعُلُ۔مصدر نَصْرٌ

(۱)۔فعل ماضی معروف۔

فعل	معنے	صیغہ	کیفیت
نَصَرَ	اس نے مدد کی	واحد مذکر غائب	ماضی معروف کا پہلا صیغہ مصدر سے بنتا ہے مثلاً نَصَرَ نَصْرٌ یا نُصْرَةٌ سے نکلا ہے۔
نَصَرَا	ان دو نے مدد کی	تثنیہ مذکر غائب	اس میں الف ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ ہے
نَصَرُوْا	ان سب نے مدد کی	جمع مذکر غائب	اس میں ''و'' ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت جمع مذکر ہے۔
نَصَرَتْ	اس ایک عورت نے مدد کی	واحد مؤنث غائب	ت ساکنہ علامت تانیث ہے یہ ضمیر نہیں ہے۔
نَصَرَتَا	ان دو عورتوں نے مدد کی	تثنیہ مؤنث غائب	ا ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ
نَصَرْنَ[۱]	ان سب عورتوں نے مدد کی	جمع مؤنث غائب	ن ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت جمع مؤنث
نَصَرْتَ	تو نے مدد کی	واحد مذکر حاضر	تِ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت واحد مذکر مخاطب

۱؎ دیکھو قاعدہ نمبر ا و ۲۔

نَصَرْتُمَا	تم دو نے مدد کی	تثنیہ مذکر حاضر	تُمَا ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ مذکر مخاطب
نَصَرْتُمْ	تم سب نے مدد کی	جمع مذکر حاضر	تُمْ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت جمع مذکر مخاطب
نَصَرْتِ	تو ایک عورت نے مدد کی	واحد مؤنث حاضر	تِ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت واحد مؤنث حاضر
نَصَرْتُمَا	تم دو عورتوں نے مدد کی	تثنیہ مؤنث حاضر	تُمَا ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ مؤنث حاضر
نَصَرْتُنَّ	تم سب عورتوں نے مدد کی	جمع مؤنث حاضر	تُنَّ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت جمع مؤنث حاضر
نَصَرْتُ	میں نے مدد کی	واحد مذکر و مؤنث متکلم	تُ ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت واحد متکلم
نَصَرْنَا	ہم نے مدد کی	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم [1]	نَا ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ و جمع متکلم

نوٹ۔ ان تمام صیغوں سے پہلے مَا لگانے سے یہ ماضی معروف منفی کے صیغے بن جائیں گے۔

[1] اسے مُتکلِّم مَعَ الغَیر بھی کہتے ہیں۔

(۲)۔ فعل ماضی مجہول یہ فعل ماضی معروف کے پہلے حرف کوضمہ اور ماقبل آخر کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔ اس میں فاعل کی بجائے مفعول کا ذکر ہوتا ہے۔

نُصِرَ	اس کی مدد کی گئی
نُصِرَا	ان ۲ دو کی مدد کی گئی
نُصِرُوْا	ان سب کی مدد کی گئی
نُصِرَتْ	اس عورت کی مدد کی گئی
نُصِرَتَا	ان ۲ دو عورتوں کی مدد کی گئی
نُصِرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد کی گئی
نُصِرْتَ	تیری مدد کی گئی
نُصِرْتُمَا	تم ۲ دو کی مدد کی گئی
نُصِرْتُمْ	تم سب کی مدد کی گئی
نُصِرْتِ	تو ایک عورت کی مدد کی گئی
نُصِرْتُمَا	تم ۲ دو عورتوں کی مدد کی گئی
نُصِرْتُنَّ	تم سب عورتوں کی مدد کی گئی
نُصِرْتُ	میری مدد کی گئی
نُصِرْنَا	ہماری مدد کی گئی

(۳)۔فعل مضارع معروف ماضی کے شروع میں (ا۔ت۔ی۔ن حروفِ مضارع میں سے کوئی ایک حرف بڑھانے سے فعل مضارع بنتا ہے۔اس کے پانچ صیغوں کے آخر میں ضمّہ اعرابی۔ سات صیغوں کے آخر میں نون اعرابی ہوتا ہے۔ ۲ دو صیغوں کے آخر میں نون ضمیر ہوتا ہے اور یہ دونوں مبنی اور باقی سارے صیغے معرب ہوتے ہیں۔مزید دیکھیں قاعدہ نمبر۲ اور نمبر ۱۰۔اس صیغہ میں ی علامت غیبت ہے۔

یَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا۔	
یَنْصُرَانِ	وہ ۲ دو مدد کرتے ہیں یا کریں گے۔	اس میں (ا ضمیر مرفوع متصل بارز و علامت تثنیہ ہے اور نون اعرابی ہے۔
یَنْصُرُوْنَ	وہ سب مدد کرتے ہیں یا کریں گے۔	اس میں "و" ضمیر مرفوع متصل بارز و علامت جمع مذکر ہے اور نون اعرابی ہے۔
تَنْصُرُ	وہ ایک عورت مدد کرتی ہے یا کرے گی۔	اس میں ت علامت تانیث ہے۔
تَنْصُرَانِ	وہ ۲ دو عورتیں مدد کرتی ہیں یا کریں گی۔	اس میں (ا ضمیر مرفوع متصل بارز و علامت تثنیہ ہے اور نون اعرابی ہے۔
یَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد کرتی ہیں یا کریں گی۔	اس میں "ن" ضمیر مرفوع متصل بارز و علامت جمع مؤنث ہے یہ صیغہ مبنی ہے۔
تَنْصُرُ	تو مدد کرتا ہے یا کرے گا۔	اس میں ت علامت خطاب ہے۔
تَنْصُرَانِ	تم ۲ دو مدد کرتے ہو یا کرو گے۔	اس میں (ا ضمیر مرفوع متصل بارز و علامت تثنیہ ہے اور نون اعرابی ہے۔

تَنْصُرُوْنَ	تم سب مدد کرتے ہو یا کرو گے۔	اس میں ''و'' ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت جمع مذکر ہے اور نون اعرابی ہے
تَنْصُرِيْنَ	تو ایک عورت مدد کرتی ہے یا کرے گی۔	اس میں ی ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت واحد مؤنث اور نون اعرابی ہے۔
تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد کرتی ہو یا کرو گی۔	اس میں ا ضمیر مرفوع متصل بارز اور علامت تثنیہ ہے اور نون اعرابی ہے
تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد کرتی ہو یا کرو گی۔	اس میں ن ضمیر مرفوع متصل بارز جمع مؤنث ہے یہ صیغہ مبنی ہے۔
اَنْصُرُ	میں (عورت یا مرد) مدد کرتا ہوں یا کروں گا۔	اس میں ا علامت واحد متکلم ہے۔
نَنْصُرُ	ہم (عورت یا مرد) مدد کرتے ہیں یا کریں گے۔	اس میں ن علامت جمع متکلم مع الغیر ہے۔

(۴۔الف)۔ **فعل مضارع مجہول** یہ فعل مضارع معروف سے حروف مضارع کو ضمہ اور ماقبل آخر کو فتحہ دینے سے بنتا ہے۔ اس میں فاعل کی جگہ مفعول کا ذکر ہوتا ہے۔

یُنْصَرُ	اس کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
یُنْصَرَانِ	ان دو کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
یُنْصَرُوْنَ	ان سب کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
تُنْصَرُ	اس ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔

تُنْصَرَانِ	ان ۲دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
يُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
تُنْصَرُ	تیری مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
تُنْصَرَانِ	تم ۲دو کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
تُنْصَرُوْنَ	تم سب کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
تُنْصَرِيْنَ	تو ایک عورت کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
تُنْصَرَانِ	تم ۲دو عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
اُنْصَرُ	میری مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔
نُنْصَرُ	ہماری مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی۔

(۴۔ب) **فعل مضارع مؤکد بنون ثقیلہ** مضارع کے آخر میں نون تاکید ثقیلہ لاتے ہیں اور شروع میں لام تاکید لاتے ہیں۔ یہ نون ثقیلہ مضارع کے علاوہ امر اور فعل نہی میں آتا ہے اور اس کے آنے کی وجہ سے اسی قسم کی تبدیلی ہوتی ہے۔ جیسی اس گردان میں ظاہر کی گئی ہے۔

لَيَنْصُرَنَّ	وہ ضرور بالضرور مدد کرے گا۔	
لَيَنْصُرَانِّ [۱]	وہ ۲دو ضرور بالضرور مدد کریں گے۔	نون اعرابی گر گیا اس کی جگہ نون ثقیلہ مکسورہ لایا گیا ہے۔
لَيَنْصُرُنَّ [۲]	وہ سب ضرور بالضرور مدد کریں گے۔	نون اعرابی گر گیا اور اس کی جگہ نون تاکید مفتوحہ لایا گیا۔

[۱]، [۲] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۳۔

لَتَنْصُرَنَّ	وہ ایک عورت ضرور بالضرور مدد کرے گی۔	
لَتَنْصُرَانِّ	وہ ۲دو عورتیں ضرور بالضرور مدد کریں گی۔	
لَیَنْصُرْنَانِّ	وہ سب عورتیں ضرور بالضرور مدد کریں گی۔	نون ثقیلہ لانے سے لَیَنْصُرْنَنَّ بنتا ہے لیکن چونکہ تین نون کا اجتماع ثقیل ہے اس لئے درمیان میں الف لائے اور آخر میں نون ثقیلہ کو کسرہ دیا۔
لَتَنْصُرَنَّ	تو ضرور بالضرور مدد کرے گا۔	
لَتَنْصُرَانِّ	تم دو ضرور بالضرور مدد کرو گے۔	
لَتَنْصُرُنَّ	تم سب ضرور بالضرور مدد کرو گے۔	
لَتَنْصُرِنَّ[1]	تو ایک عورت ضرور بالضرور مدد کرے گی۔	
لَتَنْصُرَانِّ	تم ۲دو عورتیں ضرور بالضرور مدد کرو گی۔	
لَتَنْصُرْنَانِّ	تم سب عورتیں ضرور بالضرور مدد کرو گی۔	
لَاَنْصُرَنَّ	میں ضرور بالضرور مدد کروں گا۔	
لَنَنْصُرَنَّ	ہم ضرور بالضرور مدد کریں گے۔	

(۴۔ج) فعل مضارع مؤکد بنون خفیفہ نون تاکید خفیفہ تثنیہ اور جمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا۔ یہ نون امر اور فعل نہی میں بھی آتا ہے۔

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۳۔

لَيَنْصُرَنْ	وہ ضرور مدد کرے گا۔	واحد مذکر غائب
لَيَنْصُرُنْ	وہ سب ضرور مدد کریں گے۔	جمع مذکر غائب
لَتَنْصُرَنْ	وہ ایک عورت ضرور مدد کرے گی۔	واحد مؤنث غائب
لَتَنْصُرَنْ	تو ضرور مدد کرے گا۔	واحد مذکر حاضر
لَتَنْصُرُنْ	تم سب ضرور مدد کرو گے۔	جمع مذکر حاضر
لَتَنْصُرِنْ	تو ایک عورت ضرور مدد کرے گی۔	واحد مؤنث حاضر
لَاَنْصُرَنْ	میں ضرور مدد کروں گا۔	واحد مذکر و مؤنث متکلم
لَنَنْصُرَنْ	ہم ضرور مدد کریں گے	تثنیہ و جمع مذکر و مؤنث متکلم

(۵)۔ **فعل جحد معروف** فعل جحد مضارع پر لَمْ جازمہ لانے سے بنتا ہے اور یہ مضارع کو ماضی منفی بنا دیتا ہے۔ لفظی تبدیلی کے لحاظ سے پانچ صیغوں کے آخر سے حرکت اعرابی گر جاتی ہے یا اگر حرف عِلّت ہے تو وہ بھی گر جاتا ہے۔ سات صیغوں کے آخر سے نون اعرابی گر جاتا ہے اور دو صیغوں جمع مؤنث غائب اور جمع مؤنث مخاطب میں کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی۔ کیونکہ یہ مبنی ہیں۔ یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ مضارع سے ہی متعلق ہے۔

لَمْ يَنْصُرْ	اس نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے۔
لَمْ يَنْصُرَا[1]	ان دو نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے۔
لَمْ يَنْصُرُوْا	ان سب نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے۔
لَمْ تَنْصُرْ	اس ایک عورت نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے۔
لَمْ تَنْصُرَا	ان دو عورتوں نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے۔

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۔

لَمْ يَنْصُرْنَ	ان سب عورتوں نے مدد نہیں کی	اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ یہ مبنی ہے۔
لَمْ تَنْصُرْ	تو نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے۔
لَمْ تَنْصُرَا	تم دو۲ نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے۔
لَمْ تَنْصُرُوْا	تم سب نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے
لَمْ تَنْصُرِیْ	تو ایک عورت نے مدد نہیں ی	جزم کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے
لَمْ تَنْصُرَا	تم دو۲ عورتوں نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے نون اعرابی گر گیا ہے
لَمْ تَنْصُرْنَ	تم سب عورتوں نے مدد نہیں کی	اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ یہ مبنی ہے۔
لَمْ اَنْصُرْ	میں نے مدد نہیں ی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے۔
لَمْ نَنْصُرْ	ہم نے مدد نہیں کی	جزم کی وجہ سے ضمہ اعرابی گر گیا ہے۔

(٦)۔ فعل جحد مجہول

لَمْ يُنْصَرْ	اس کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ يُنْصَرَا	ان دو۲ کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ يُنْصَرُوْا	ان سب کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ تُنْصَرْ	اس عورت کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ تُنْصَرَا	ان دو۲ عورتوں کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ يُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ تُنْصَرْ	تیری مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ تُنْصَرَا	تم دو۲ کی مدد نہیں کی گئی ۔

لَمْ تُنْصَرُوْا	تم سب کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ تُنْصَرِیْ	تو ایک عورت کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ تُنْصَرَا	تم دو[۲] عورتوں کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ اُنْصَرْ	میری مدد نہیں کی گئی ۔
لَمْ نُنْصَرْ	ہماری مدد نہیں کی گئی ۔

(۷)۔ فعل مضارع منفی معروف یہ فعل مضارع مثبت کے شروع میں ''لا'' لگانے سے بنتا ہے۔ اوراس سے کوئی لفظی تبدیلی نہیں ہوتی۔ یہ کوئی مستقل فعل نہیں۔ بلکہ مضارع سے ہی متعلق ہے۔

لَا یَنْصُرُ	وہ مدد نہیں کرتا اور نہ کرے گا۔
لَا یَنْصُرَانِ	وہ دو[۲] مدد نہیں کرتے اور نہ کریں گے ۔
لَا یَنْصُرُوْنَ	وہ سب مدد نہیں کرتے اور نہ کریں گے ۔
لَا تَنْصُرُ	وہ ایک عورت مدد نہیں کرتی اور نہ کرے گی ۔
لَا تَنْصُرَانِ	وہ دو[۲] عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کریں گی ۔
لَا یَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کریں گی ۔
لَا تَنْصُرُ	تو مدد نہیں کرتا اور نہ کرے گا۔
لَا تَنْصُرَانِ	تم دو[۲] مدد نہیں کرتے اور نہ کرو گے ۔
لَا تَنْصُرُوْنَ	تم سب مدد نہیں کرتے اور نہ کرو گے۔
لَا تَنْصُرِیْنَ	تو ایک عورت مدد نہیں کرتی اور نہ کرے گی ۔

لَا تَنْصُرَانِ	تم دو عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کریں گی۔
لَا تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد نہیں کرتیں اور نہ کریں گی۔
لَا اَنْصُرُ	میں مدد نہیں کرتا اور نہ کروں گا۔
لَا نَنْصُرُ	ہم مدد نہیں کرتے اور نہ کریں گے۔

(۸)۔فعل مضارع منفی مجہول

لَا يُنْصَرُ	اس کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَايُنْصَرَانِ	ان دو کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا يُنْصَرُوْنَ	ان سب کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرُ	اس ایک عورت کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرَانِ	ان دو عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا يُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرُ	تیری مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرَانِ	تم دو کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرُوْنَ	تم سب کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرِيْنَ	تو ایک عورت کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرَانِ	تم دو عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا اُنْصَرُ	میری مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔
لَا نُنْصَرُ	ہماری مدد نہیں کی جاتی اور نہ کی جائے گی۔

(۹)۔ فعل مستقبل منفی بہ لَنْ تاکید یہ معروف "لَنْ" مضارع مثبت کے شروع میں آتا ہے اور اس کو مستقبل منفی بنادیتا ہے۔ اور چونکہ یہ حروف ناصبہ میں سے ہے اس لیے اس کی وجہ سے فعل کے آخر میں نصب آتی ہے۔

پانچ صیغوں میں نصب کی علامت فتحہ ہے سات صیغوں میں نون اعرابی گر جاتا ہے اور دو صیغوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی کیونکہ وہ مبنی ہیں یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ فعل مضارع ہی سے متعلق ہے۔

لَنْ یَّنْصُرَ	وہ ہرگز مدد نہیں کرے گا	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ یَّنْصُرَا [1]	وہ دوؔ ہرگز مدد نہیں کریں گے	آخر سے نون اعرابی گر گیا ہے۔
لَنْ یَّنْصُرُوْا	وہ سب ہرگز مدد نہیں کریں گے	آخر سے نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرَ	وہ ایک عورت ہرگز مدد نہیں کرے گی	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ تَنْصُرَا	وہ دوؔ عورتیں ہرگز مدد نہیں کریں گی	نون اعرابی گر گیا ہے [2]
لَنْ یَّنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں ہرگز مدد نہیں کریں گی	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ مبنی ہے
لَنْ تَنْصُرَ	تو ہرگز مدد نہیں کرے گا	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ تَنْصُرَا	تم دوؔ ہرگز مدد نہیں کرو گے	نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرُوْا	تم سب ہرگز مدد نہیں کرو گے	نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرِیْ	تو ایک عورت ہرگز مدد نہیں کرے گی	نون اعرابی گر گیا ہے
لَنْ تَنْصُرَا	تم دوؔ عورتیں ہرگز مدد نہیں کرو گی	نون اعرابی گر گیا ہے

[1]، [2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۴ و ۵۔

لَنْ تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں ہرگز مدد نہیں کرو گی	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی کیونکہ یہ مبنی ہے
لَنْ اَنْصُرَ	میں ہرگز مدد نہیں کروں گا	نصب کی علامت زبر ہے
لَنْ نَنْصُرَ	ہم ہرگز مدد نہیں کریں گے	نصب کی علامت زبر ہے

(۱۰)۔ فعل مستقبل منفی بہ لَنْ تاکیدیہ مجہول

لَنْ یُّنْصَرَ	اس کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ یُّنْصَرَا	ان دو کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ یُّنْصَرُوْا	ان سب کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرَ	اس ایک عورت کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرَا	ان دو عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ یُّنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرَ	تیری ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرَا	تم دو کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرُوْا	تم سب کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرِیْ	تو ایک عورت کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرَا	تم دو عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ اُنْصَرَ	میری ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔
لَنْ نُنْصَرَ	ہماری ہرگز مدد نہیں کی جائے گی۔

(۱۱)۔ **فعل امر حاضر معروف** یہ فعل مضارع مخاطب کے صیغوں سے بنتا ہے۔ علامت مضارع کو گرا دیتے ہیں۔ اس کے بعد اگر حرف ساکن ہو تو شروع میں ہمزہ لاتے ہیں۔ اور اگر ماقبل آخر پر پیش ہو تو ہمزہ کو بھی پیش دیں گے۔ ورنہ کسرہ جیسے تَنْصُرُ سے اُنْصُرْ۔ تَضْرِبُ سے اِضْرِبْ اور تَعْلَمُ سے اِعْلَمْ۔

اگر علامت مضارع کے بعد کا حرف متحرک ہو تو پھر ہمزہ لانے کی ضرورت نہیں جیسے تُكَرِّمُ سے كَرِّمْ۔ تَتَصَرَّفُ سے تَصَرَّفْ.

امر حاضر کا آخر مبنی ہوتا ہے اور علامت بناء وہی ہے جو جزم کی ہے۔ یعنی آخری حرکت گر جاتی ہے۔ اور اگر حرف عِلّت یا نون اعرابی ہے تو وہ بھی گر جاتا ہے۔

اُنْصُرْ	تو مدد کر	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے۔
اُنْصُرَا [1]	تم دو۲ مدد کرو	آخر سے نون اعرابی گرا ہے ۔
اُنْصُرُوْا	تم سب مدد کرو	آخر سے نون اعرابی گرا ہے۔
اُنْصُرِیْ	تو ایک عورت مدد کر	آخر سے نون اعرابی گرا ہے۔
اُنْصُرَا	تم دو۲ عورتیں مدد کرو	آخر سے نون اعرابی گرا ہے۔
اُنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد کرو	آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔

(۱۲)۔ **فعل امر حاضر مجہول** یہ فعل مضارع مجہول کے مخاطب کے صیغوں میں لام امر لانے سے بنتا ہے۔ آخر میں جزم کی وجہ سے حرکت اعرابی گر جائے گی۔ اور اگر حرفِ عِلّت ہے یا نون اعرابی ہے تو وہ بھی گر جائے گا۔

یہ کوئی مستقل فعل نہیں بلکہ مضارع ہی سے متعلق ہے۔

---

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۔

نوٹ۔ان تمام صیغوں (معروف ومجہول) میں نون ثقیلہ بھی آتا ہے دیکھئے گردان نمبر۴۔ب صفحہ۲۲۔

لیکن نون خفیفہ واحد وجمع مذکر اور واحد مؤنث صرف تین صیغوں میں آتا ہے۔

لِتُنْصَرْ	تیری مدد کی جائے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لِتُنْصَرَا [1]	تم دو کی مدد کی جائے	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لِتُنْصَرُوْا	تم سب کی مدد کی جائے	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لِتُنْصَرِیْ	تو ایک عورت کی مدد کی جائے	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لِتُنْصَرَا	تم دو عورتوں کی مدد کی جائے	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لِتُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد کی جائے	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

(۱۴)۔فعل امر غائب و متکلّم معروف

یہ فعل مضارع مخاطب کو صیغوں کے چھوڑ کر باقی صیغوں کے شروع میں لام امر لانے سے بنتا ہے اور آخر میں جزم آتی ہے۔

لِیَنْصُرْ	وہ مدد کرے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لِیَنْصُرَا [2]	وہ دو مدد کریں	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لِیَنْصُرُوْا	وہ سب مدد کریں	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لِتَنْصُرْ	وہ ایک عورت مدد کرے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لِتَنْصُرَا	وہ دو عورتیں مدد کریں	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لِیَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد کریں	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی
لِاَنْصُرْ	میں مدد کروں	ضمہ اعرابی گرا ہے
لِنَنْصُرْ	ہم مدد کریں	ضمہ اعرابی گرا ہے

[1]، [2] دیکھیں قاعدہ نمبر۴۔

(۱۴)۔فعل امر غائب ومتکلم مجہول

نوٹ۔ ان تمام صیغوں (معروف ومجہول) میں نون ثقیلہ بھی آتا ہے لیکن نون خفیفہ تثنیہ مذکر اور تثنیہ وجمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا۔

لِيُنْصَرْ	اس کی مدد کی جائے
لِيُنْصَرَا	ان دو کی مدد کی جائے
لِيُنْصَرُوْا	ان سب کی مدد کی جائے
لِتُنْصَرْ	اس ایک عورت کی مدد کی جائے
لِتُنْصَرَا	ان دو عورتوں کی مدد کی جائے
لِيُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد کی جائے
لِاُنْصَرْ	میری مدد کی جائے
لِنُنْصَرْ	ہماری مدد کی جائے

(۱۵)۔فعل نہی حاضر معروف

یہ فعل مضارع مخاطب کے صیغوں کے شروع میں لا نہی لانے سے بنتا ہے۔آخر میں جزم آتی ہے۔[۱]

لَا تَنْصُرْ	تو مدد نہ کر	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرَا [۲]	تم دو مدد نہ کرو	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرُوْا	تم سب مدد نہ کرو	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرِیْ	تو ایک عورت مدد نہ کر	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرَا	تم دو عورتیں مدد نہ کرو	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرْنَ	تم سب عورتیں مدد نہ کرو	کوئی تبدیلی نہیں ہوئی

۱، ۲ دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۔

(۱۶)۔فعل نہی حاضر مجہول

لَا تُنْصَرْ	تیری مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرَا [۱]	تم دو کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرُوْا	تم سب کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرِیْ	تو ایک عورت کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرَا	تم دو عورتوں کی مدد نہ کی جائے۔
لَا تُنْصَرْنَ	تم سب عورتوں کی مدد نہ کی جائے۔

نوٹ۔ ان تمام صیغوں (معروف و مجہول) میں نونِ ثقیلہ بھی آتا ہے۔لیکن نونِ خفیفہ صرف واحد و جمع مذکر اور واحد مؤنث میں آتا ہے۔

---

(۱۷)۔فعل نہی غائب ومتکلّم معروف

یہ فعل مخاطب کے صیغوں کے علاوہ مضارع کے باقی صیغوں کے شروع میں لانہی لانے سے بنتا ہے۔اور آخر میں جزم آتی ہے۔

لَا یَنْصُرْ	وہ مدد نہ کرے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لَا یَنْصُرَا [۲]	وہ دو مدد نہ کریں	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا یَنْصُرُوْا	وہ سب مدد نہ کریں	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرْ	وہ ایک عورت مدد نہ کرے	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لَا تَنْصُرَا	وہ دو عورتیں مدد نہ کریں	آخر سے نون اعرابی گرا ہے
لَا یَنْصُرْنَ	وہ سب عورتیں مدد نہ کریں	آخر میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی
لَا اَنْصُرْ	میں مدد نہ کروں	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے
لَا نَنْصُرْ	ہم مدد نہ کریں	آخر سے ضمہ اعرابی گرا ہے

۱ ، ۲ دیکھیں قاعدہ نمبر۴۔

(۱۸)۔فعل نہی غائب ومتکلم مجہول

لَا یُنْصَرْ	اس کی مدد نہ کی جائے
لَا یُنْصَرَا	ان دو کی مدد نہ کی جائے
لَا یُنْصَرُوْا	ان سب کی مدد نہ کی جائے
لَا تُنْصَرْ	اس ایک عورت کی مدد نہ کی جائے
لَا تُنْصَرَا	ان دوعورتوں کی مدد نہ کی جائے
لَا یُنْصَرْنَ	ان سب عورتوں کی مدد نہ کی جائے
لَا اُنْصَرْ	میری مدد نہ کی جائے
لَا نُنْصَرْ	ہماری مدد نہ کی جائے

نوٹ۔ ان تمام صیغوں (معروف ومجہول) میں نونِ ثقیلہ آتا ہے۔لیکن نونِ خفیفہ تثنیہ مذکر اور تثنیہ وجمع مؤنث کے صیغوں میں نہیں آتا۔

---

(۱۹)۔فعل تعجّب

مَا اَنْصَرَهٗ	وہ کیا ہی اچھا مددگار ہے
اَنْصِرْ بِهٖ	وہ کیا ہی اچھا مددگار ہے
نَصُرَ	خوب مدد کی
مَا اَنْصَرَ زَیْدًا	زید کیا ہی اچھا مددگار ہے
اَنْصِرْ بِزَیْدٍ	زید کیا ہی اچھا مددگار ہے
نَصُرَ الرَّجُلُ زَیْدٌ	زید نے خوب مدد کی

(۳۰)۔اسم فاعل اسم فاعل مضارع سے بنتا ہے۔یَنْصُرُ کے حرف مضارع ''ی'' کو گرا کر نون کو فتح دیا۔اوراس کے بعد الف علامت اسم فاعل لائے۔ماقبل آخر یعنی ص کو کسرہ دیا گیا۔آخر میں نونِ تنوین علامتِ اسم لائی گئی اسی طرح یَنْصُرُ سے نَاصِرٌ بنا۔ثلاثی مزید اور رُباعی کا اسم فاعل مضارع کے شروع میں میم مضموم لانے اور ماقبل آخر کو کسرہ دینے سے بنتا ہے۔جیسے یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ۔اور یَتَصَرَّفُ سے مُتَصَرِّفٌ وغیرہ

نَاصِرٌ	مدد کرنے والا	
نَاصِرَانِ	دو مدد کرنے والے	اس میں ا علامت تثنیہ ہے اور علامتِ اعراب بھی۔ نصب اور جر کی صورت میں علامتِ اعراب ا کی بجائے ی ہوتی ہے۔جیسے نَاصِرَیْنِ آخری نون۔ نونِ تنوین کے قائم مقام ہے۔
نَاصِرُوْنَ	سب مدد کرنے والے	و علامت جمع مذکر سالم ہے اور علامتِ اعراب بھی ہے۔ نصب اور جر کی حالت میں واؤ کی بجائے ی علامتِ اعراب ہوتی ہے جیسے نَاصِرِیْنَ۔اس میں نونِ مفتوح نونِ تنوین کے قائم مقام ہے اس جمع کو جمع سالم اور جمع صحیح بھی کہتے ہیں کیونکہ اس میں مفرد کی شکل قائم رہتی ہے۔
نَصَرَةٌ	بہت سے مدد کرنے والے	بروزن فَعَلَةٌ۔یہ جمع مکسر ہے۔کیونکہ اس میں مفرد کی شکل قائم نہیں رہی بلکہ ٹوٹ پھوٹ گئی ہے
نُصَّارٌ	بہت سے مدد کرنے والے	بروزن فُعَّالٌ یہ بھی جمع مکسر ہے
نُصَرَآءُ	بہت سے مدد کرنے والے	بروزن فُعَلآءُ یہ بھی جمع مکسر ہے
اَنْصَارٌ	بہت سے مدد کرنے والے	بروزن اَفْعَالٌ یہ بھی جمع مکسر ہے

نُوَیْصِرٌ	تھوڑی سی مدد کرنے والا	یہ نَـا صِـرٌ کا اسم تصغیر ہے۔ پہلے حرف پر ضمہ ہے اور دوسرے پر فتحہ تیسرا ی ساکن اور اس کے بعد کے حرف پر کسرہ آتا ہے۔
نَاصِرَةٌ	مدد کرنے والی	ۃ علامت واحد مؤنث ہے۔
نَاصِرَتَانِ	دو مدد کرنے والیاں	اس میں بھی نَاصِرَان کی طرح تبدیلی ہوتی ہے۔
نَاصِرَاتٌ [1]	سب مدد کرنے والیاں	الف اور ت علامت جمع موءنث سالم ہے۔
نَوَاصِرُ [2]	بہت مدد کرنے والیاں	جمع مکسر ہے کیونکہ مفرد کی شکل قائم نہیں رہی اس کو منتہی الجموع یا جمع اقصیٰ بھی کہتے ہیں۔اس میں پہلے دو حرفوں پر زبر تیسرے حرف الف اور اس کے بعد کے حرف پر کسرہ آتا ہے۔
نُوَیْصِرَةٌ	تھوڑی سی مدد کرنے والی	یہ نَاصِرَةٌ کا اسم تصغیر ہے۔

(۲۱)۔صفت مشبّہ نَصِیْرٌ بروزن فَعِیْلٌ۔یہ اسم بالعموم ایسے وصف کے لئے آتا ہے جو ایک حد تک مستقل ہو ثابت اور قائم رہنے والا ہو۔اس اسم کے متعدد اوزان ہیں۔مگر ان کے لئے کوئی کلیہ قاعدہ مقرر نہیں۔یہاں صرف ایک وزن (فَعِیْلٌ) کی گردان دی گئی ہے۔

نَصِیْرٌ	مستقل طور پر مدد کرنے والا
نَصِیْرَانِ	دو مستقل طور پر مدد کرنے والے
نَصِیْرُوْنَ	سب مستقل طور پر مدد کرنے والے
نَصِیْرَةٌ	مستقل طور پر مدد کرنے والی
نَصِیْرَتَانِ	دو مستقل طور پر مدد کرنے والیاں
نَصِیْرَاتٌ	سب مستقل طور پر مدد کرنے والیاں [3]

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ا [2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۹۔ [3] اسم فاعل کی طرح صفت مشبّہ کی جمع تکسیر بھی آتی ہے۔جیسے شَرِیْفٌ سے شُرَفَآءُ لیکن اختصار کی وجہ سے گردان مختصر کر دی گئی ہے۔

(۲۲)۔اسم مَفْعُول یہ اسم مضارع مجہول سے بنتا ہے یُنْصَرُ میں ی حرف مضارع کو گرا کر اس کی جگہ م مفتوح علامت اسم مفعول لائے عین کلمہ کو ضمّہ دیا اس کے بعد واؤ لائے اور آخر میں نونِ تنوین علامتِ اسم۔اس طرح یُنْصَرُ سے مَنْصُوْرٌ بن گیا۔ثلاثی مزید اور رُباعی کا اسم مفعول مضارع مجہول کے شروع میں حرفِ مضارع کی بجائے میم مضمومہ لانے سے بنتا ہے۔جیسے یُکْرَمُ سے مُکْرَمٌ اور یُتَصَرَّفُ سے مُتَصَرَّفٌ وغیرہ

مَنْصُوْرٌ	ایک مدد یافتہ مرد	
مَنْصُوْرَانِ	دو مدد یافتہ مرد	ا تثنیہ اور اعراب کی علامت ہے نصب اور جر کی حالت میں علامت اعراب ا کی جگہ ی ہوتی ہے اور آخری نون، نونِ تنوین کے قائمقام ہوتا ہے۔جیسے نَاصِرَانِ میں بیان ہو چکا ہے۔
مَنْصُوْرُوْنَ	بہت سے مدد یافتہ مرد	جمع مذکر سالم حسب نَاصِرُوْنَ (اسم فاعل میں)
مُنَیْصِیْرٌ	تھوڑی سی مدد یافتہ مرد	مَنْصُوْرٌ کا اسم تصغیر ہے
مَنْصُوْرَۃٌ	ایک مدد یافتہ عورت	ۃ علامت واحد مؤنث
مَنْصُوْرَتَانِ	دو مدد یافتہ عورتیں	تثنیہ۔حسب نَاصِرَتَانِ
مَنْصُوْرَاتٌ	بہت سی مدد یافتہ عورتیں	جمع مؤنث سالم
مَنَاصِیْرُ [1]	بہت سے مدد یافتہ مرد	جمع مکسر اور منتہی الجموع
مُنَیْصِیْرَۃٌ	تھوڑی سی مدد یافتہ عورت	مَنْصُوْرَۃٌ کا اسم تصغیر ہے

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶۔

(۲۳)۔اسم تفضیل یہ اسم مضارع معروف سے بنتا ہے یَنْصُرُ میں ی حرف مضارع کو گرا کر اس کی جگہ ہمزہ مفتوح علامت اسم تفضیل لائے اور ماقبل آخر کو فتحہ دیا۔ چونکہ یہ غیر منصرف[1] ہے اس لئے آخر میں نونِ تنوین نہیں لاتے اس طرح یَنْصُرُ سے اَنْصَرُ اسم تفضیل بن گیا۔ یہ اسم اس کے لئے استعمال ہوتا ہے جس میں دوسرے کی نسبت زائد وصف پایا جائے۔ جیسے کہیں اَنْتَ اَنْصَرُ مِنْ زَیْدٍ کہ تُو زید سے زیادہ مدد کرنے والا ہے۔

اَنْصَرُ	دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والا	
اَنْصَرَانِ	دوسروں کی نسبت دو زیادہ مدد کرنے والے	
اَنْصَرُوْنَ	دوسروں کی نسبت سب زیادہ مدد کرنے والے	
اَنَاصِرُ	دوسروں کی نسبت سب زیادہ مدد کرنے والے	یہ جمع مکسر اور منتہی الجموع ہے
اُنَیْصِرٌ	دوسروں کی نسبت تھوڑی سی زیادہ مدد کرنے والا	اَنْصَرُ کا اسم تصغیر ہے
نُصْرٰی	ایک عورت دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والی	اس میں الف مکسورہ علامت تانیث ہے
نُصْرَیَانِ[2]	دو عورتیں دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والیاں	اس میں الف مکسورہ ی بن گئی
نُصْرَیَاتٌ[3]	سب عورتیں دوسروں کی نسبت زیادہ والیاں والے	
نُصَرٌ	سب دوسروں کی نسبت زیادہ مدد کرنے والے	
نُصَیْرٰی	ایک عورت دوسروں کی نسبت تھوڑی زیادہ مدد کرنے والی	نُصْرٰی کا اسم تصغیر ہے

[1] غیر منصرف وہ اسم ہوتا ہے۔ جس کے آخر میں نہ تنوین آئے اور نہ کسرہ ایسے اسم میں جر (علامتِ اعراب) کے لئے زیر کی بجائے فتحہ یعنی زبر آتی ہے۔

[2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰ [3] دیکھیں قاعدہ نمبر ا و ۲۰۔

(۲۴)۔اسمِ ظرف اسم ظرف مضارع سے بنتا ہے یَنْصُرُ میں حرف مضارع ی کوگرا کر اس کی جگہ میم مفتوحہ علامت اسم ظرف اور آخر میں نونِ تنوین لے آئے ہیں۔اگر مضارع مضموم العین یا مفتوح العین ہے تو اسم ظرف بالعموم مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔(باستثناء ابواب مثال) جیسے یَنْصُرُ سے مَنْصَرٌ اور یَعْلَمُ سے مَعْلَمٌ۔اور اگر مضارع مکسور العین ہے تو ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آئے گا (باستثنائے ابواب ناقص ومضاعف) جیسے یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ۔ثلاثی مزید اور رُباعی کا اسم ظرف ان کے اسم مفعول کی طرح ہوگا۔جیسے مُکْرَمٌ ۔ مُدَحْرَجٌ۔

مَنْصَرٌ [۱]	مدد کرنے کی جگہ یا مدد کرنے کا وقت	
مَنْصَرَانِ	مدد کرنے کی دو جگہیں یا دو وقت	
مَنَاصِرُ	مدد کرنے کی بہت سی جگہیں یا وقت	جمع تکسیر اور منتہی الجموع
مُنَیْصِرٌ	مدد کرنے کی تھوڑی سی جگہ یا مدد کرنے کا تھوڑا سا وقت	مَنْصَرٌ کا اسم تصغیر

نوٹ۔تمام ابواب مثال کا اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر اور ابواب ناقص اور مضاعف کا اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔

---

(۲۵)۔اسمِ آلہ اسم آلہ مضارع سے بنتا ہے۔ یَنْصُرُ میں سے حرف مضارع ''ی'' کو گرا کر میم مکسورہ علامت اسم آلہ لائے ہیں۔اور ماقبل آخر کو فتح دیا۔اور آخر میں نونِ تنوین لائے۔اس طرح یَنْصُرُ سے مِنْصَرٌ بن گیا۔

مِنْصَرٌ	مدد کرنے کا آلہ یا ذریعہ	
مِنْصَرَانِ	مدد کرنے کے دو آلے یا ذریعے	نَاصِرَانِ کی طرح

[۱] دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۔

مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے بہت سے آلے یا ذریعے	
مُنَيْصِرٌ	مدد کرنے کا چھوٹا آلہ یا ذریعہ	مِنْصَرٌ کا اسم تصغیر ہے
مِنْصَرَةٌ	مدد کرنے کا آلہ یا ذریعہ	
مِنْصَرَتَانِ	مدد کرنے کے دو آلے یا ذریعے	نَاصِرَتَانِ کی طرح
مَنَاصِرُ	مدد کرنے کے بہت سے آلے یا ذریعے	
مُنَيْصِرَةٌ	مدد کرنے کا چھوٹا سا آلہ یا ذریعہ	مِنْصَرَةٌ کا اسم تصغیر ہے
مِنْصَارٌ	مدد کرنے کا آلہ یا ذریعہ	جیسے مِنْشَارٌ۔ آری۔ مِفْتَاحٌ۔ چابی۔
مِنْصَارَانِ	مدد کرنے کے دو آلے یا ذریعے	نَاصِرَانِ کی طرح
مَنَاصِيْرُ [1]	مدد کرنے کے بہت سے آلے یا ذریعے	جمع مکسر اور منتہی الجموع ہے
مُنَيْصِيْرٌ	مدد کرنے کا چھوٹا سا آلہ یا ذریعہ	مِنْصَارٌ کا اسم تصغیر ہے

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۸۔

صرف کے قواعد

امثلہ [1]	قاعدہ
نَصَرْنَ نَصَرَتْ سے بنا ہے کیونکہ ہر جمع اپنے مفرد سے بنتی ہے۔اس طرح نونِ جمع لگانے سے نَصَرَتْنَ ہونا چاہیے تھا۔لیکن چونکہ تاء اورنون دونوں تانیث کی علامتیں ہیں اس لئے قاعدہ کے مطابق ت کوگرا کرنَصَرْنَ بنایا گیا۔ نَاصِرَاتٌ ۔ نَاصِرَةٌ سے بنا ہے۔ (ا، ت علامت جمع مؤنث سالم لگانے سے نَاصِرَتَاتٌ ہونا چاہیے تھا۔دونوں تاء چونکہ تانیث کی علامتیں ہیں اور ہم جنس ہیں ۔اس لئے اس قاعدہ کے مطابق پہلی تاء گرادی اس طرح نَاصِرَاتٌ بن گیا۔نُصْرَيَاتٌ۔یہ نُصْرٰى سے بنا ہے۔اس میں یاء [2] جو الف مقصورہ سے بنی ہے اور تاء دونوں تانیث کی علامتیں ہیں چونکہ ایک جنس کی نہیں اس لئے اکٹھی ہوسکتی ہیں۔	﴿۱﴾۔تانیث کی دو علامتیں فعل میں جمع نہیں ہوسکتیں۔اور اسم میں بھی جبکہ ایک جنس کی ہوں۔ورنہ جمع ہوسکتی ہیں۔ فعل میں تانیث کی علامت تاء ساکنہ اورنون مفتوحہ ہے جیسے نَصَرَتْ۔ نَصَرْنَ۔ اسم میں تانیث کی علامت تاء متحرکہ الف مقصورہ اور الف ممدودہ ہے۔ جیسے مُسْلِمَةٌ۔ مُسْلِمَاتٌ۔حُبْلٰى۔حَمْرَاءُ۔

[1] قاعدہ کو واضح کرنے کے لئے جو مثالیں بیان کی جاتی ہیں ان کو مطابقی مثالیں کہتے ہیں۔اور جو مثالیں اس لئے بیان کی جاتی ہیں کہ ان پر قاعدہ کسی وجہ سے چسپاں نہیں ہوا۔ان کو احترازی مثالیں کہتے ہیں۔مثلاً قاعدہ نمبر۲ میں نَصَرْنَ مطابقی مثال ہے کیونکہ اس پر قاعدہ چسپاں ہوا ہے۔اور نَصَرَتَا احترازی مثال ہے۔کیونکہ تاء کی حرکت عارضی ہونے کی وجہ سے اس پر قاعدہ کا اطلاق نہیں ہوا۔وضاحت کی غرض سے آئندہ قواعد میں دونوں قسم کی مثالیں یعنی مطابقی اور احترازی بیان ہوں گی۔مطابقی مثالیں قاعدہ کے سامنے اور احترازی مثالیں نیچے حاشیہ میں۔

[2] دیکھیں قاعدہ نمبر۲۰۔

﴿۲﴾ ایک کلمہ حقیقی ہو[1] یا حکمی اس میں چار حرکتیں لگاتار اکٹھی نہیں آسکتیں[2]۔	یَنُصُرُ یہ یَنَصُرُ سے بنا ہے۔اس لحاظ سے یَنَصُرُ ہونا چاہیے تھا چونکہ چار حرکتیں اکٹھی ہوگئیں اس لئے قاعدہ کے مطابق فاء کلمہ کو ساکن کرکے یَنْصُرُ بنادیا۔
نوٹ۔فعل کے ساتھ جب ضمیر فاعل متحرک لگے تو اسے ایک کلمہ ''حکمی'' کہیں گے جیسے نَصَرْنَ و نَصَرْتَ۔	نَصَرْنَ ۔یہ نَصَرَتْ سے بنا ہے۔تاء گرانے کے بعد نَصَرَنَ ہونا چاہیے تھا لیکن اس قاعدہ کے مطابق لام کلمہ کو ساکن کرکے نَصَرْنَ بنادیا۔
﴿۳﴾ نونِ تنوین ۔ ا ل لانے سے اور اضافت کے وقت گر جاتا ہے۔ نون تثنیہ اور جمع کا صرف اضافت کے وقت گرتا ہے۔	نَاصِرٌ سے اَلنَّاصِرُ۔ نَاصِرٌ سے نَاصِرُ زَیْدٍ۔ نَاصِرَانِ سے نَاصِرَا زَیْدٍ۔نَاصِرُوْنَ سے نَاصِرُوْا زَیْدٍ۔ اَلنَّاصِرَانِ۔اَلنَّاصِرُوْنَ
﴿۴﴾ نونِ اعرابی[3] عامل جازمہ اور ناصبہ آنے کے وقت گر جاتا ہے۔اسی طرح فعل امر حاضر بنانے اور نون ثقیلہ وخفیفہ لانے سے بھی گر جاتا ہے۔	یَنْصُرَانِ سے لَمْ یَنْصُرَا ۔لَنْ یَّنْصُرَا۔ یَنْصُرُوْنَ سے لَمْ یَنْصُرُوْا ۔لَنْ یَّنْصُرُوْا ۔ تَنْصُرَانِ سے اُنْصُرَا۔تَنْصُرُوْنَ سے اُنْصُرُوْا۔ تَنْصُرُوْنَ سے لَتَنْصُرُنَّ اور لَتَنْصُرُنْ۔

[1] نَصَرَتَا میں اگرچہ چار حرکتیں اکٹھی ہیں لیکن تاء کی حرکت دوساکنوں کے اجتماع کی وجہ سے ہے اس لیے عارضی ہے یعنی اس کا ہونا نہ ہونا برابر ہے۔ [2] یہ کہ کونسی حرکت گرائی جائے گی اس کا تعلق سماع سے ہے۔

[3] مضارع کے پانچ صیغوں میں جو نون آتا ہے اسے نونِ اعرابی کہتے ہیں۔یعنی وہ نون جو اعراب رفع کی علامت ہے۔جیسے یَنْصُرَانِ۔ یَنْصُرُوْنَ۔ تَنْصُرَانِ۔ تَنْصُرُوْنَ۔ تَنْصُرِیْنَ ۔

﴿۵﴾ نون ساکن یا نون تنوین کے بعد اگر حروف'' یَـرْمَـلُـوْنَ '' میں سے کوئی حرف دوسرے کلمہ[1] میں آئے۔ تو اس حرف نون کا ان حروف میں ادغام کرنا ضروری ہے۔ حروف یَمُوْنَ میں غـنّہ[2] کے ساتھ اور ل یا ر میں بغیر غنہ کے۔ اگر نون متحرک کے بعد یہ حروف آئیں تو ادغام جائز ہے ضروری نہیں۔	مِنْ یَّوْمٍ ۔ مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ مِمَّنْ ۔ مِنْ لَّدُنْ ۔ مِنْ وَّرَائِهِمْ ۔ مَـنْ نَّشَآءُ ۔ وَيْـلٌ يَّـوْمَئِذٍ ۔ غَـفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۔ نَـصْـرٌ مِّـنَ اللّٰهِ ۔ عَدُوًّا لِّـجِبْرِيْلَ ۔ رَعْـدٌ وَّبَرْقٌ ۔ كُلًّا نُّمِدُّ ۔ اٰمَنَ لَـهٗ لُوْطٌ میں اٰمَنْ لَّهٗ لُوْط پڑھنا جائز ہے۔
جب نون ساکن اور تنوین کے بعد حرف بـــاء آ جائے تو نون کو میم بنانا ضروری ہے۔	يَنْۢبَغِىْ ۔ مِنْۢ بَعْدِ ۔ اور لَفِىْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ ۔ مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ ۔
نون ساکن اور تنوین کے بعد جب حروف حلقی[3] آئیں تو نون کو ظاہر کر کے پڑھنا اور غیر حلقی[4] حروف (حروف یَرْمَلُونَ اور ب کے علاوہ) آئیں تو نون کو خفیف یعنی ہلکی آواز سے پڑھنا ضروری ہے۔	جَـآءُوْا بِسِـحْـرٍ عَظِيْمٍ ۔ مِنْ قَبْلُ ۔ يَنْظُرُوْنَ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۔

[1] دُنْیَا میں نون کے بعد یا ایک ہی کلمہ میں ہے اسی طرح عُنْوَانٌ میں نون کے بعد واؤ ہے اس لئے ان میں ادغام نہیں ہوگا۔ قِيْلَ مَنْ رَاقٍ میں نون کا راء میں ادغام نہیں ہوا کیونکہ یہاں سکتہ ہے۔

[2] غنّہ میں نون کی ہلکی سی آواز قائم رہتی ہے جو ناک سے نکلتی ہے اور غیر غنہ میں نون کی آواز بالکل ختم ہو جاتی ہے۔ گویا کہ جیسے نون تھا ہی نہیں جیسے مِنْ رَّبِّهِمْ اس میں نون کی بجائے خالص راء پڑھیں گے۔

[3] حروف حلقی چھ ہیں۔ ء ۔ ہ ۔ ح ۔ خ ۔ ع ۔ غ۔

[4] حروف یرملون اور باء کے علاوہ باقی غیر حلقی حروف پندرہ ہیں۔ ت ۔ ث ۔ ج ۔ د ۔ ز ۔ ذ ۔ س ۔ ش ۔ ص ۔ ض ۔ ط ۔ ظ ۔ ف ۔ ق ۔ ک ۔ انہیں حروف اخفاء کہتے ہیں۔ کل حروفِ ہجاء ۲۹ ہیں۔ الف ۔ السخ ۔ الف چونکہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اس لئے یہ نون ساکنہ یا تنوین کے بعد نہیں آ سکتا۔ پس اس حرف کے علاوہ باقی حروف سے پہلے اگر نون ساکن یا نون تنوین آئے تو اس کی آواز بنتی ہے اس کی وضاحت قاعدہ نمبر ۵ سے ہو جاتی ہے۔

﴿۶﴾ مضارع[1] مکسور العین اور ابواب مثال کا اسم ظرف مَفْعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اور مضارع مفتوح العین اور مضموم العین اور ابواب ناقص ولفیف ومضاعف کا اسم ظرف مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ ابواب غیر ثلاثی مجرد کا اسم ظرف ان کے اسم مفعول کی طرح ہوتا ہے۔	یَضْرِبُ سے مَضْرِبٌ یَعِدُ سے مَوْعِدٌ یَوْجَلُ سے مَوْجِلٌ یَضَعُ سے مَوْضِعٌ یَیْسِرُ سے مَوْسِرٌ یَعْلَمُ سے مَعْلَمٌ یَنْظُرُ سے مَنْظَرٌ یَدْعُوْ سے مَدْعیً یَقِیْ سے مَوْقًی یَطْوِیْ سے مَطْوًی یَمُدُّ سے مَمَدٌّ یَفِرُّ سے مَفَرٌّ یُکْرِمُ سے مُکْرَمٌ یُدَحْرِجُ سے مُدَحْرَجٌ
﴿۷﴾ ہر لفظ جو فَعِلَ کے وزن پر ہو اس کا عین کلمہ حرف حلقی ہو اس میں اصل کے سوا تین صورتیں جائز ہیں۔ فَعْلَ۔ فِعْلَ اور فِعِلٌ۔ اور اگر اس کا عین کلمہ حرف حلقی نہیں اور وہ اسم ہے تو اس میں مزید دو صورتیں جائز ہیں۔ فَعْلٌ۔ فِعْلٌ اور اگر وہ فعل ہے تو اس میں صرف ایک اور صورت جائز ہے۔ یعنی فَعْل۔	شَهِدَ میں شَهْدَ۔ شِهْدَ اور شِهِدَ۔ فَخِذٌ میں فَخْذٌ۔ فِخْذٌ اور فِخِذٌ۔ کَتِفٌ میں کَتْفٌ۔ کِتْفٌ۔ عَلِمَ میں عَلْمَ۔

[1] ظرف یَفْعِلُ مَفْعِلَ است اِلّا زِ ناقص اے کمال و زغیر یَفْعِلُ مَفْعَلَ است اِلّا ز ابواب مثال

اوراگر کسی کلمہ میں تین سے زیادہ حروف ہوں اوران میں سے بعض حروف کی صورت فَعِل کی سی ہوتواس میں بھی یہی ایک صورت جائز ہے۔	وَلِيَضْرِبْ میں وَلْيَضْرِبْ مُزْدَلِفَةٌ میں مُزْدَلْفَةٌ يَكْتَسِبُ میں يَكْتَسْبُ ۔قرآن کریم کی آیت مَنْ يَتَّقْهِ میں یہی قاعدہ استعمال ہوا ہے۔اصل میں یہ مَنْ يَتَّقِهٖ ہے۔
جوکلمہ فَعُل کے وزن پر ہواس میں فَعْل۔	سَبُعٌ میں سَبْعٌ ۔كَرُمَ میں كَرْمَ۔ وَهُوَ میں وَهْوَ۔
فُعُل کے وزن پر ہو اس میں فُعْل۔	عُنُقٌ میں عُنْقٌ۔
فِعِل کے وزن پر ہواس میں فِعْل	اِبِلٌ میں اِبْلٌ
اورجو فُعْل کے وزن پر ہواس میں فُعُل پڑھنا جائز ہے۔	قُفْلٌ میں قُفُلٌ

﴿۸﴾ ثلاثی مجرد کے باب فَعِلَ يَفْعَلُ اور ثلاثی مزید کے وہ ابواب جن کے شروع میں ہمزہ وصلی یا تاء زائد آتی ہے ان کے مضارع معلوم میں یاء کے سوا باقی حروف مضارع کو زبر کی بجائے زیر دینا جائز ہے۔ يَأْبٰى اور يَيْئَسُ میں یاء کو بھی زیر دے سکتے ہیں۔	تَعْلَمُ سے تِعْلَمُ ۔ تَكْتَسِبُ سے تِكْتَسِبُ کیونکہ اس کی ماضی اِكْتَسَبَ ہے۔ تَتَصَرَّفُ سے تِتَصَرَّفُ۔ يَأْبٰى سے يِأْبٰى اور يَيْئَسُ سے يِيْئَسُ

﴿۹﴾ کلمہ کے شروع میں جو زائد ہمزہ ہوتا ہے وہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ قطعی اور وصلی۔ قطعی[1] ہمیشہ قائم رہتا ہے۔	اَنْصُرُ۔فَانْصُرُ۔اَکْبَرُ۔فَأَکْبَرُ۔اَقُوْلُ[2]۔
البتہ باب افعال کا ہمزہ مضارع اور اس کے متعلقات میں گرجاتا ہے۔	اَکْرَمَ۔ یُکْرِمُ۔مُکْرِمٌ۔
وصلی[3] جب کلام کے درمیان میں آئے یا اس کا مابعد متحرک ہو جائے۔تو وہ گر جاتا ہے۔سوائے یَا اَللّٰہُ اور اَلْبَتَّۃَ کے۔سوائے ضرورتِ شعری کے اور سوائے اس ہمزہ مفتوحہ کے جس سے پہلے ہمزہ استفہام آئے۔	اِضْرِبْ سے فَاضْرِبْ (درمیان میں آنے کی وجہ سے گرگیا) اِسْئَلْ[4] سے سَلْ۔س متحرک ہوجانے کی وجہ سے پہلا ہمزہ گرگیا ؎ اِذَا جَاوَزَ الْاِثْنَیْنِ سِرٌّ فَاِنَّهٗ بِنَثٍّ وَّ تَکْثِیْرِ الْوُشَاۃِ قَمِیْنٌ اس شعر میں اِثْنَیْنِ کا ہمزہ وصلی ضرورتِ شعری کی وجہ سے نہیں گرا۔ ورنہ جَاوَزَ الِاثْنَیْنِ (بکسرۂ لام) پڑھا جاتا۔ ءَاَلْحَسَنُ سے آلْحَسَنُ[5] (یعنی کیا حسن؟) آللّٰهُ خَیْرٌ اَمَّا یُشْرِکُوْنَ۔

[1] قطعی ہمزہ تعداد میں ۹ ہیں۔ہمزہ افعال۔اَکْرَمَ۔ہمزہ تفضیل۔اَکْبَرُ۔ہمزہ فعل تعجب۔مَااَنْصَرَہٗ۔ہمزہ بناء۔اِصْبَعٌ۔ہمزہ استفہام۔ءَ اَنْذَرْتَهُمْ۔ہمزہ نداء۔أَعَبْدَاللّٰهِ۔ہمزہ عَلَمْ۔اِبْرَاهِیْمُ۔ہمزہ جمع۔اَشْرَاف۔ہمزہ واحد متکلّم۔أَنْصُرُ۔ [2] کلام کے درمیان آنے کے باوجود فَأَنْصُرُ اور فَأَکْبَرُ کے ہمزے نہیں گرے کیونکہ پہلا ہمزہ واحد متکلّم کا ہے اور دوسرا ہمزہ تفضیل کا ہے۔ اَقُوْلُ میں ہمزہ کا مابعد متحرک ہونے کے باوجود ہمزہ نہیں گرا کیونکہ یہ واحد متکلّم ہے۔اِصْبَعٌ کی بناوٹ ہی ہمزہ زائد کے ساتھ ہوئی ہے۔اس لئے زائد ہمزہ کو بنا کا ہمزہ کہا گیا ہے۔ [3] ہمزہ وصلی تعداد میں چودہ ہیں۔مصدر کا ہمزہ۔اِکْتِسَابٌ ۔ ماضی کا ہمزہ۔اِنْصَرَفَ۔ امر کا ہمزہ۔اُنْصُرْ۔ال کا ہمزہ۔اَلْحَمْدُ۔ان کے علاوہ اِسْمٌ ۔ اِبْنٌ ۔ اِبْنَۃٌ۔ اِبْنُمٌ ۔اِسْتٌ۔اَیْمُنٌ۔ اِمْرَءٌ۔ اِمْرَأَۃٌ۔اِثْنَیْنِ۔اِثْنَتَیْنِ کا ہمزہ وصلی ہے۔ابواب میں ہمزہ وصلی کی حرکت فاء کلمہ کے بعد کے حرف کے مطابق ہوگی۔یعنی اگر فاء کلمہ کے بعد کا حرف مضموم ہے تو ہمزہ پر ضمہ اور اگر مفتوح یا مکسور ہو تو ہمزہ پر کسرہ آئے گا جیسے اُنْصُرْ۔ اُکْتُسِبَ۔ اِضْرِبْ۔اِعْلَمْ۔اِنْصِرَافٌ وغیرہ۔ [4] دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۱۔ [5] دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۵ و نمبر ۳۳۔

﴿۱۰﴾ جس باب کی ماضی میں چار حرف ہوں اس کے مضارع معلوم میں حروف مضارع پر ضمہ آئے گا ورنہ فتحہ جس باب کی ماضی کے شروع میں تاء زائدہ ہو اس کے مضارع معلوم میں ماقبل آخر پر فتح ہوتا ہے ورنہ کسرہ۔ البتہ ثلاثی مجرد کے ابواب اس سے مستثنیٰ ہیں۔	اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ۔ دَحْرَجَ سے یُدَحْرِجُ نَصَرَ سے یَنْصُرُ اِنْصَرَفَ سے یَنْصَرِفُ تَصَرَّفَ سے یَتَصَرَّفُ تَضَارَبَ سے یَتَضَارَبُ اَکْرَمَ سے یُکْرِمُ اِکْتَسَبَ سے یَکْتَسِبُ ضَرَبَ سے یَضْرِبُ نَصَرَ سے یَنْصُرُ فَتَحَ سے یَفْتَحُ
﴿۱۱﴾ باب تَفَعُّلُ ۔تَفَاعُلُ اور تَفَعْلُلُ کے مضارع معلوم میں اگر دو تاء زائد اکٹھی ہو جائیں تو ایک تاء کو گرانا جائز ہے۔	تَتَنَزَّلُ سے تَنَزَّلُ ۔ قرآن کریم میں ہے تَنَزَّلُ الْمَلٰئِکَۃُ وَالرُّوْحُ۔ تَتَضَارَبُ سے تَضَارَبُ اور تَتَدَحْرَجُ سے تَدَحْرَجُ
﴿۱۲﴾ دال یا طاء ساکن کے بعد اگر تاء متحرک ہو تو دال اور طاء کو تاء کر کے ادغام کرنا واجب ہے سوائے تاء[۱] اِفْتِعَال کے اور عکس میں عکس ہے[۲]	بَاعَدْتَ سے بَاعَدْتَّ بَسَطْتَ سے بَسَطْتَّ اَثْقَلَتْ دَعَوَااللّٰہَ ۔ اَثْقَلَتْ دَّعَوَا اللّٰہَ اس میں تاء کو دال بنایا گیا ہے۔ قَالَتْ طَآئِفَۃٌ سے قَالَتْ طَّآئِفَۃٌ

[۱] مثلاً اِدْتَبَرَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ بلکہ قاعدہ نمبر ۱۳ استعمال ہوگا۔ اور اِدَّبَرَ پڑھیں گے۔

[۲] عکس میں عکس کے معنی یہ ہیں کہ اگر اس کے اُلٹ ہو یعنی تاء ساکن کے بعد دال یا طاء ہو تو پھر تاء کو دال یا طاء بنانا ہوگا۔ جیسے مثالوں سے ظاہر ہے۔

﴿۱۳﴾ بابِ اِفْتِعَال کے فاءکلمہ میں اگر س یا ش ہوتو تاء افتعال کو فاءکلمہ کی مانند بنانا جائز ہے اس کے بعد ادغام ضروری ہے۔	اِسْتَمَعَ سے اِسَّمَعَ اِشْتَبَهَ سے اِشَّبَهَ
بابِ اِفْتِعَال کے فاءکلمہ میں اگر ص۔ض۔ط۔ظ ہوں تو افتعال کی تاء کو طاء بنانا واجب ہے۔ اگر فاءکلمہ میں طاء ہو تو ادغام واجب ہے۔ ورنہ جائز بصورتِ ادغام ظاء کو طاء بنانا جائز ہے۔ اور طاء کو ظاء بھی لیکن ص۔ض کی صورت میں طاء کو صاد ضاد بنانا جائز ہے اس کا الٹ جائز نہیں۔	اِصْتَبَرَ سے اِصْطَبَرَ پھر اِصَّبَرَ جائز ہے۔ اِضْتَرَبَ سے اِضْطَرَبَ پھر اِضَّرَبَ جائز ہے۔ اِطْتَلَبَ سے اِطَّلَبَ اِظْتَلَمَ سے اِظْطَلَمَ پھر اِظَّلَمَ، اِطَّلَمَ بھی جائز ہے۔
بابِ اِفْتِعَال کے فاءکلمہ میں اگر د۔ذ۔ز ہوں تو تائے افتعال دال بن جائے گی۔ اگر فاءکلمہ میں دال ہو تو ادغام ضروری ہے۔ اگر ذ۔ز ہوں تو ادغام جائز ہے۔ ذال کو دال اور اس دال کو جو تاء کا بدل ہے۔ ذال بنا سکتے ہیں لیکن زاء کو دال بنانا جائز نہیں۔	اِدْتَبَرَ سے اِدَّبَرَ اِذْتَكَرَ سے اِذْدَكَرَ پھر اِذَّكَرَ اور اِدَّكَرَ بھی جائز ہے۔ اِزْتَجَرَ سے اِزْدَجَرَ پھر اِزَّجَرَ جائز ہے لیکن اِدَّجَرَ جائز نہیں۔
بابِ اِفْتِعَال کے فاءکلمہ میں اگر ثاء ہو تو تاء کو ثاء اور ثاء کو تاء بنانا جائز ہے۔ اور پھر ادغام واجب۔ پہلی صورت بہتر ہے۔	اِثْتَبَتَ سے اِثَّبَتَ یہ بہتر ہے۔ اسی طرح ث کو ت بنا کر اِتَّبَتَ پڑھنا بھی جائز ہے۔

﴿۱۴﴾ بابِ اِفْتِعَال کے عین کلمہ میں ث۔د۔ذ۔ز۔س۔ش۔ص۔ض۔ط۔ظ میں سے کوئی حرف واقعہ ہوتو تاءِ افتعال کو عین کلمہ کی جنس بنانا جائز ہے اور اس کے بعد ادغام واجب ہے۔اگر عین کلمہ تاء ہوتو ادغام جائز ہے۔ ادغام کرنے میں فاءکلمہ کو کسرہ دینا بھی جائز ہے[1]۔

يَنْتَثِرُ کو يَنَثِّرُ۔ يَبْتَدِلُ کو يَبَدِّلُ
يَعْتَذِرُ کو يَعَذِّرُ۔ يَنْتَزِعُ کو يَنَزِّعُ
يَبْتَسِمُ کو يَبَسِّمُ۔ يَنْتَشِرُ کو يَنَشِّرُ
يَخْتَصِمُ کو يَخَصِّمُ۔ يَنْتَضِلُ کو يَنَضِّلُ
يَبْتَطِرُ کو يَبَطِّرُ۔ يَنْتَظِمُ کو يَنَظِّمُ
يَقْتَتِلُ کو يَقَتِّلُ[2] پڑھنا جائز ہے۔

۱ کیونکہ اصل میں فاءکلمہ ساکن ہے اور ساکن کو متحرک کرنے کے لئے کسرہ دیا جاتا ہے۔جب افتعال کے مضارع کی تاء کی حرکت فتحہ کو فاءکلمہ کی طرف منتقل کریں گے تو وہ عارضی ہوگی اس لئے فاءکلمہ کے کسرہ پر اثر انداز نہیں ہوگی۔چنانچہ قرآن کریم میں آتا ہے وَهُمْ يَخِصِّمُوْنَ دیکھیں قاعدہ نمبر۳۳۔

لیکن فعل ماضی میں یہ تجنیس روا نہیں سمجھی جاتی۔کیونکہ فاءکلمہ کے متحرک ہونے پر ہمزۂ وصل گرجاتا ہے۔اور باب افتعال کی ماضی باب تفعیل کی ماضی کے مشابہ ہوجاتی ہے۔جیسے اِنْتَثَرَ کی تاء کو ثاء بنایا تو اِنْثَثَرَ بن گیا۔اب دو ثاء یعنی ہم جنس حرف اکٹھے ہوگئے۔انہیں مدغم کرنے کے لئے پہلی ثاء کی حرکت فتحہ حسبِ قاعدہ نمبر۶۹ اس سے ماقبل نون کو دیں گے تو یہ اِنَثَّرَ بن جائے گا۔اب چونکہ نون متحرک ہوگیا ہے اس لئے حسبِ قاعدہ نمبر۹ ہمزہ وصلی کی ضرورت نہیں رہی۔لہٰذا وہ گرجائے گا۔اس طرح اِنْتَثَرَ سے نَثَّرَ بن گیا۔اور یہی باب تفعیل کی ماضی کا صیغہ ہے۔

۲ یعنی ان تمام کلمات کو ادغام کی حالت میں بھی اور بغیر ادغام کے بھی دونوں طرح لانا جائز ہے۔کیونکہ جس کلمہ کا عین کلمہ تاء ہوتو اس میں ادغام جائز ہے۔واجب نہیں۔اور باقی کلمات میں تاء افتعال کو عین کلمہ کی جنس بنانا جائز ہے واجب نہیں۔لہٰذا اگر انہیں ہم جنس نہ بنایا جاوے تو ادغام نہیں ہوگا۔پس ان تمام کلمات کو دونوں طرح لانا جائز ٹھہرا۔

﴿۱۵﴾ باب تَفَعُّل یا تَفَاعُل کے فاءکلمہ میں اگر حروف مذکورہ قاعدہ نمبر ۱۴ ہوں تو ان دونوں باب کی تاء کو فاءکلمہ کی جنس بنانا جائز ہے۔ اس کے بعد ادغام واجب ہے۔ فاءکلمہ تاء ہونے کی صورت میں ادغام جائز ہے[۲]	تَثَبَّتَ کو اِثَّبَّتَ[۱] تَثَابَتَ کو اِثَّابَتَ تَدَبَّرَ کو اِدَّبَّرَ ۔ تَدَابَرَ کو اِدَّابَرَ تَذَكَّرَ کو اِذَّكَّرَ۔ تَذَاكَرَ کو اِذَّاكَرَ تَزَلَّفَ کو اِزَّلَّفَ۔ تَزَالَفَ کو اِزَّالَفَ تَسَمَّعَ کو اِسَّمَّعَ۔ تَسَامَعَ کو اِسَّامَعَ تَشَبَّهَ کو اِشَّبَّهَ۔ تَشَابَهَ کو اِشَّابَهَ تَصَبَّرَ کو اِصَّبَّرَ۔ تَصَابَرَ کو اِصَّابَرَ تَضَرَّبَ کو اِضَّرَّبَ۔ تَضَارَبَ کو اِضَّارَبَ تَطَلَّبَ کو اِطَّلَّبَ۔ تَطَالَبَ کو اِطَّالَبَ تَظَلَّمَ کو اِظَّلَّمَ۔ تَظَالَمَ کو اِظَّالَمَ تَتَرَّبَ کو اِتُّرَبَ ۔ تَتَارَبَ کو اِتَّارَبَ تَتَرَّكَ کو اِتَّرَّكَ ۔تَتَارَكَ کو اِتَّارَكَ پڑھنا جائز ہے۔
﴿۱۶﴾ حروف شمسیہ[۳] (ل کے بعد آئیں تو لام ان حروف کی جنس بن کر ان میں ادغام ہو جاتا ہے۔ ورنہ لام قائم رہتا ہے۔	اَلتَّآءِ۔ اَلرَّحْمٰنُ۔ اَلزَّقُّوْمُ۔ اَلْقَمَرُ۔ اَلْكَاتِبُ۔

[۱] ان کلمات میں ہمزہ وصلی بڑھانے کی ضرورت یوں پیدا ہوتی ہے کہ مثلاً تَثَبَّتَ میں تاء کو ثاء بنانے سے ثَثَبَّتَ بنا۔ اس کے بعد حسب قاعدہ ادغام نمبر ۶۹۔ پہلی ثاء کو ساکن کر کے دوسری ثاء میں ادغام کیا۔ چونکہ شروع میں حرف ساکن نہیں آ سکتا۔ اس لئے ہمزہ وصلی لایا گیا اور تَثَبَّتَ سے اِثَّبَّتَ بن گیا۔

[۲] قرآن کریم میں ہے فَادّٰرَءْتُمْ ۔ اصل میں تَدَارَءْتُمْ تھا۔ اسی قاعدہ کے مطابق تاء کو دال بنا کر دال میں ادغام کیا۔ قرآن کریم کے الفاظ اِثَّاقَلْتُمْ اور اِزَّيَّنَ بھی اسی قاعدہ کے مطابق ہیں۔

[۳] حروف شمسیہ چودہ ہیں۔ تاء۔ ثاء۔ د۔ ذ۔ ر۔ ز۔ س۔ ش۔ ص۔ ض۔ ط۔ ظ۔ ل۔ ن۔ باقی ۱۴ حروفِ ہجاء کو حروفِ قمری کہتے ہیں۔ الف چونکہ ہمیشہ ساکن ہوتا ہے۔ اس لئے اس سے پہلے اَل نہیں آ سکتا۔

عام لام ساکن کو بھی ان حروف میں ادغام کرنا جائز ہے۔لیکن راء[1] کی صورت میں واجب ہے۔	بَلْ سَوَّلَتْ میں بَلْ سَّوَّلَتْ پڑھنا جائز ہے۔ قُلْ رَّبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا۔لام کو راء میں ادغام کرنا واجب ہے۔

قواعد حروفِ علّت

﴿۱۷﴾ نونِ تنوین اور نونِ خفیفہ کو وقف[2] کی حالت میں پڑھتے وقت ماقبل کی حرکت کے مطابق حروفِ علت سے تبدیل کرنا جائز ہے۔	نَاصِرٌ میں نَاصِرُ ۔نَاصِرٍ میں نَاصِرِ۔ نَاصِرًا میں نَاصِرَا۔قرآن کریم میں آتا ہے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۔اس میں حَكِيْمًا کو حَكِيْمَا پڑھا جاتا ہے۔
لیکن رَحْمَةٌ[3] کی مانند کلمات میں تاء متحرکہ مُدَوَّرَہ وقف کے وقت ھاء بن جاتی ہے۔	اُنْصُرَنْ سے اُنْصُرَا۔اُنْصُرِنْ سے اُنْصُرِیْ اُنْصُرُنْ سے اُنْصُرُوْا۔
نوٹ ۔اشعار کے آخر میں ایسے کلمات کو اسی طرح لکھنا بھی جائز ہے۔جس طرح یہ وقف کی حالت میں پڑھے جاتے ہیں۔	رَحْمَةٌ سے رَحْمَهْ۔مُسْلِمَةٌ سے مُسْلِمَهْ۔
﴿۱۸﴾ ہر الف ضمہ کے بعد واؤ اور کسرہ کے بعد یاء بن جاتی ہے۔	ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ ۔ماضی معلوم ضَارَبَ سے جب ماضی مجہول بنائی تو ض کو ضمہ دیا۔اور ا اس قاعدہ کے مطابق واؤ ہو گیا۔ مِصْبَاحٌ سے مَصَابِيْحُ ۔مِصْبَاحٌ کے جمع اقصیٰ بنانے کے لئے اس کے میم اور ص کو فتحہ دیا۔اس کے بعد (علامت جمع اقصیٰ لائے ۔باء کو کسرہ دیا اور اس کے بعد کا ا اس قاعدہ کے مطابق یا بن گیا۔

[1] بَلْ رَانَ میں چونکہ سکتہ ہے جہاں ٹھہرنا واجب ہے اس لئے بل کا لام راء میں مدغم نہیں ہوگا۔

[2] وقف کے معنی ہیں عبارت پڑھتے ہوئے کسی لفظ پر تھوڑی سی دیر کے لئے ٹھہرنا۔

[3] رَحْمَةٌ کی مانند کلمات سے ایسے اسماء مراد ہیں جن کے آخر میں ۃ متحرکہ زائدہ (مدورہ) ہو۔اور وہ علامت جمع مؤنث سالم کی نہ ہو جیسے مُسْلِمَاتٌ اور نہ ہی لام کلمہ کے عوض ہو۔جیسے سِتٌّ میں ۃ س کے عوض ہے۔اصل میں سِدْسٌ ہے۔

﴿۱۹﴾ مَدہ[1] زائدہ جو اسم میں دوسری جگہ آئے۔ جمع اقصٰی[2] اور تصغیر[3] بنانے کے وقت واؤ مفتوحہ بن جاتا ہے۔	نَاصِرٌ سے نَوَاصِرُ۔ حَانُوتٌ سے حَوَانِیتُ نَاصِرٌ کا الف جمع اقصٰی بنانے کی وجہ سے واؤ بن گیا۔ اس کے بعد (علامت جمع اقصٰی لائے اور اس کے بعد کے حرف ص کو کسرہ دیا۔ یہ صیغہ غیر منصرف ہے۔ طُومَارٌ سے طَوَامِیرُ۔ ضِیْرَابٌ سے ضَوَارِیبُ۔ حَانُوتٌ سے حُوَیْنِیتٌ۔ نَاصِرٌ سے نُوَیْصِرٌ۔ یہ اسماءِ تصغیر ہیں۔

[1] نَابٌ میں (زائد نہیں بلکہ یہ عین کلمہ ہے۔ اور اصل میں یاء ہے اس لئے اس کا اسم تصغیر بنانے کے وقت یہ (واؤ نہیں بنے گا۔ اس کی تصغیر نُیَیْبٌ ہے۔ قَتُولٌ ۔ جَرِیْحٌ ۔ ضِرَابٌ ۔ مَضْرُوْبٌ ۔ مِنْطِیْقٌ ۔ مِضْرَابٌ میں مدہ زائدہ دوسری جگہ نہیں۔ بلکہ تیسری اور چوتھی جگہ ہے۔ اس لئے ان مثالوں میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

[2] جمع اقصٰی سے مراد ایسی جمع ہے جس کے پہلے دو حرفوں پر فتحہ ہوتا ہے اور تیسرا حرف الف علامتِ جمع ہوتی ہے۔ اس کے بعد اگر دو حرف ہوں تو الف کے بعد کے حرف پر کسرہ ہوتا ہے۔ جیسے مَسَاجِدُ مَسْجِدٌ کی جمع اقصٰی ہے اس جمع کو منتہی الجموع اور جمع الجمع بھی کہتے ہیں۔

[3] اسم تصغیر بنانے کے لئے پہلے حرف پر ضمہ اور دوسرے پر فتحہ لگایا جاتا ہے۔ تیسری جگہ یاءِ ساکنہ بڑھائی جاتی ہے۔ جسے یاءِ تصغیر کہتے ہیں۔ جیسے رَجُلٌ سے رُجَیْلٌ۔ حَسَنٌ سے حُسَیْنٌ۔

﴿۲۰﴾ الف مقصورہ جو تیسری[1] جگہ ہو اور واؤ	عصا (عَصَوٌ) سے عَصَوَانِ۔ عَصَوَاتٌ
سے تبدیل شدہ ہو یا اصلی ہو مگر اس میں امالہ[2]	اِلٰی[3] سے اِلَوَانِ۔ اِلَوَاتٌ۔
نہ ہوتا ہو تو تثنیہ اور جمع مؤنث سالم بناتے	نُصْرٰی سے نُصْرَيَانِ۔ نُصْرَيَاتٌ۔
وقت وہ (واؤ مفتوحہ بن جاتا ہے۔ ورنہ یاء	مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَيَانِ۔ مُصْطَفَيَاتٌ۔
ہو جاتا ہے۔	رَحیٰ سے رَحَيَانِ۔ رَحَيَاتٌ۔
	مَتٰی سے مَتَيَانِ۔ مَتَيَاتٌ۔
الف ممدودہ تین طرح آتا ہے۔	قَارِئٌ (مادہ قَرَءَ) سے قَارِءَانِ۔ قَارِءَاتٌ
اوّل اصلی جو ہمیشہ قائم رہتا ہے۔	(جمع مکسر قُرَّاءٌ) (یہ الف ممدودہ اصلی ہے)
دوم ممدودہ تانیث جو واؤ مفتوحہ بن جاتا ہے۔	حَمْرَآءُ سے حَمْرَاوَانِ۔ حَمْرَاوَاتٌ۔
سوم ان کے علاوہ جو الف ممدودہ ہو۔ اس	صَحْرَآءُ سے صَحْرَاآنِ۔ صَحْرَاآتٌ۔ اور
میں دونوں صورتیں جائز ہیں۔ یعنی ہمزہ قائم	صَحْرَاوَانِ۔ صَحْرَاوَاتٌ۔ دونوں طرح
بھی رکھا جا سکتا ہے۔ اور اسے واؤ مفتوحہ سے	جائز ہے۔
بدلنا بھی جائز ہے۔	

[1] نُصْرٰی اور مُصْطَفٰی میں الف چوتھی اور پانچویں جگہ ہے۔ رَحٰی میں یاء سے بدلا ہے۔ اور مَتٰی میں امالا ہو سکتا ہے۔

[2] امالہ کے معنے ہیں کہ فتحہ کو کسرہ اور الف کو یاء کی بُو دے کر پڑھنا۔ جیسے حِسَابٌ سے حَسِيبٌ کِتَابٌ سے کَتِيبٌ۔ فعل اور اسم معرب میں امالہ ہو سکتا ہے۔ حرف اور اسم مبنی میں امالہ نہیں ہو سکتا۔ مگر تین حرفوں اور تین مبنی اسموں میں امالہ ہو سکتا ہے۔ جو یہ ہیں۔ بَلٰی ۔ یَا ۔ اِمَّا۔ یہ تینوں حرف ہیں۔ مَتٰی ۔ اَنّٰی ۔ ذَا ۔ یہ تینوں اسم ہیں۔

[3] اِلٰی جبکہ اسم (کسی عورت کا نام) ہو تو اس کی تثنیہ اور جمع بنے گی۔

﴿۲۱﴾ جوحرفِ عِلّت زائدالف مَفَاعِلُ کے بعد ہو۔اس کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔اگر حرفِ عِلّت اصلی ہو اور الف مَفَاعِلُ[1] سے پہلے بھی حرفِ عِلّت[2] ہوتو اس میں بھی یہی قاعدہ استعمال ہوگا لیکن مُصِیْبَۃٌ کی جمع مَصَائِبُ اور ضَیْوَنٌ کی جمع ضَیَاوِنُ اور طَاءُوْسٌ کی جمع طَوَاوِیْسُ شاذ ہیں۔	شَرَایِفُ (جمع شَرِیْفٌ) سے شَرَائِفُ۔ عَجَاوِزُ (جمع عَجُوْزٌ) سے عَجَائِزُ۔ قَلَآیِدُ (جمع قِلَادَۃٌ)رَسَائِلُ (جمع رِسَالَۃٌ) قَوَاوِلُ (جمع قَائِلَۃٌ) سے قَوَائِلُ۔ بَوَایِعُ (جمع بَائِعَۃٌ) سے بَوَائِعُ۔
﴿۲۲﴾ جو واوٗ یا یاء الف اسم فاعل کے بعد آئے اور فعل میں وہ سلامت[3] نہ رہی ہو۔یا اس کا فعل مستعمل نہ ہو۔تو اس واوٗ یا یاء کو ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔	قَاوِلٌ سے قَائِلٌ بَایِعٌ سے بَائِعٌ سَائِفٌ (مادہ سَیْفٌ) اس کا فعل استعمال نہیں ہوتا۔

[1] مفاعل وزن صرفی نہیں بلکہ وزن صوری ہے۔وزن صرفی کی تعریف ''ابتدائی باتوں'' میں گزر چکی ہے۔ وزن صوری میں صرف حرکات وسکنات کی مطابقت کوملحوظ رکھا جاتا ہے۔حروف اصلی اور زائد کی تمیز نہیں کی جاتی۔یہ وزن عموماً صیغہ منتہی الجموع میں استعمال ہوتا ہے۔مثلاً نَوَاصِرُ کا وزن صرفی فَوَاعِلُ ہےاوراس کاوزن صوری مَفَاعِلُ ہے۔

[2] مِقْوَلٌ کی جمع مَقَاوِلُ میں واوٗ ہمزہ میں تبدیلی نہیں ہوگی کیونکہ یہ اصلی ہے۔اورالف مَفَاعِلُ سے پہلے حرفِ علّت نہیں بلکہ ق ہے۔مَصَائِبُ میں بھی یہی صورت ہے کیونکہ الف کے بعد جوحرفِ عِلّت ہے وہ اصلی ہے۔لیکن اس کے باوجود حرفِ عِلّت کوہمزہ سے بدلنا شاذ ہے۔اس کے برعکس ضَیَاوِنُ ☆ میں واوٗ کو ہمزہ سے نہ بدلنا شاذ ہے۔کیونکہ اس قاعدہ کے مطابق واوٗ کو ہمزہ بن جانا چاہیے تھا۔(☆جمع ضَیْوَنٌ۔جنگلی بلا۔)

[3] مُعَاوِنٌ(اسم فاعل عَاوَنَ) مُبَایِنٌ سے (اسم فاعل بَایَنَ) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ فعل میں واؤاور یاءسلامت ہیں ان میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔ قَائِلٌ کا فعل قَالَ(قَوَلَ) ہے اس میں واوٗ الف میں بدل گئی یعنی سلامت نہیں رہی۔

﴿۲۳﴾ باب اِفْتِعَال کے فاءکلمہ میں اگر واؤ اور یاء اصلی ہوں۔یعنی ہمزہ [1] سے بدلی ہوئی نہ ہوں تو اس واؤ اور یاء کو تاء بنا کر تاء میں ادغام کرنا واجب ہے۔ تَفَعُّل اور تَفَاعُل میں بھی بعض کے نزدیک ایسا کرنا جائز ہے۔لیکن اِتَّخَذَ یَتَّخِذُ شاذ ہے۔اسی طرح وَقُوىٰ سے تَقْوىٰ وَقِيٌّ سے تَقِيٌّ۔وَقِيَّةٌ سے تَقِيَّةٌ شاذ ہیں۔	اِوْتَقَدَ سے اِتَّقَدَ اِيْتَسَرَ سے اِتَّسَرَ تَوَكَّلَ [2] سے اِتَّكَلَ تِيَاسَرَ سے اِتَّاسَرَ
﴿۲۴﴾ جو مصدر فِعْلٌ کے وزن پر ہو اور اس کے فاءکلمہ میں واؤ ہو اور اس کے مضارع میں وہ واؤ حذف [3] ہوگئی ہو۔تو اس واؤ کا کسرہ مابعد کو دے کر اسے حذف کرنا اور اس کے عوض آخر میں حسب قاعدہ نمبر ۲۵ تاء لانا واجب ہے۔ وَسْعٌ سے سَعَةٌ شاذ ہے۔	وِعْدٌ سے عِدَةٌ وِزْنٌ سے زِنَةٌ وِهْبٌ سے هِبَةٌ

[1] اِءْتَمَرَ میں حسب قاعدہ نمبر ۵۷ ہمزہ یاء ہوجاتا ہے۔اس طرح اسے اِيْتَمَرَ پڑھتے ہیں۔اس یاء کو تاء میں بدلنا جائز نہیں۔کیونکہ یہ یاء اصلی نہیں بلکہ ہمزہ سے بدلی ہے۔اِتَّخَذَ، اَخَذَ سے بنا ہے۔اس طرح اِءْتَخَذَ ہونا چاہیے۔پھر حسب قاعدہ نمبر ۵۸ ہمزہ یاء بن جائے گا۔اس یاء کو تاء بنانا اور تاء میں ادغام کرنا اس قاعدہ کے خلاف ہے۔کیونکہ یہ یاء اصلی نہیں بلکہ ہمزہ سے بدل ہے۔اس کے باوجود اس کا تاء بن جانا شاذ ہے۔

[2] اس قاعدہ کے مطابق جب واؤ کو تاء بنایا تو تتَكَّلَ ہوا پھر ادغام کے لئے حسب قاعدہ نمبر ۶۹ پہلی تاء کو ساکن کیا تو شروع میں ساکن آجانے کی وجہ سے ہمزہ وصلی لائے۔اِتَّكَلَ بن گیا۔

[3] وِجْلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ اس کے مضارع يَوْجَلُ میں واؤ قائم ہے۔حذف نہیں ہوئی۔لیکن وِعْدٌ میں یہ قاعدہ استعمال ہوگا کیونکہ اس کے مضارع میں حسب قاعدہ نمبر ۲۸ واؤ گر جائے گی۔

﴿۲۵﴾ جو حرفِ عِلّت مصدر سے التقائے تنوین [1] کے سوا کسی اور وجہ سے گرے اس کے عوض میں آخر میں تاء لانا اور اس تاء کے ماقبل کو فتحہ دینا واجب ہے۔ لیکن لُغَةٌ اور مِائَةٌ شاذ ہیں۔	وِعْدٌ سے عِدَةٌ اِقْوَامٌ [2] سے اِقَامَةٌ اِسْتِقْوَامٌ سے اِسْتِقَامَةٌ
﴿۲۶﴾ واؤ ساکن مُظْهَر [3] کا ماقبل اگر مکسور ہو تو وہ واؤ یاء بن جاتی ہے۔ بشرطیکہ وہ واؤ بابِ اِفْتِعَال کے فاءکلمہ [4] میں نہ ہو۔ اور اس کو حرکت دینے کا کوئی باعث بھی موجود [5] نہ ہو۔	مِوْعَادٌ سے مِيْعَادٌ مِوْزَانٌ سے مِيْزَانٌ

ا التقائے تنوین سے یہ مراد ہے کہ پہلا ساکن کوئی حرف ہو اور دوسرا ساکن نونِ تنوین اس کی مثال قاعدہ نمبر ۴۶ میں موجود ہے۔ یعنی تَلَقُّوٌ کی واؤ کو ی سے بدل کر اس کے ماقبل کو کسرہ دیں گے تو ی ساکن ہو جائے گا۔ دیکھئے قاعدہ نمبر ۴۳۔ اب ایک ساکن ی ہے اور دوسرا ساکن نونِ تنوین ہے۔ اسے التقائے تنوین کہتے ہیں۔

۲ حسبِ قاعدہ نمبر ۳۶ واؤ کے فتح کو نقل کر کے ق کو دیا۔ اور واؤ الف بن گئی۔ دونوں الف ساکن ہیں اس لئے حسبِ قاعدہ نمبر ۳۳ ایک الف گر جائے گا۔ اور اس کے عوض آخر میں ۃ لائیں گے اس طرح اِقَامَةٌ بن جائے گا یہی تبدیلی اِسْتِقَامَةٌ میں بھی ہوئی۔

لُغَةٌ اصل میں لُغَوٌ ہے حسبِ قاعدہ نمبر ۳۲ واؤ الف بن گئی پھر الف اور نونِ تنوین دونوں ساکن ہیں اس لئے حسبِ قاعدہ نمبر ۳۳ الف گر جائے گا۔ اب اس قاعدہ کے مطابق گرنے والے الف کے بدلہ میں آخر میں ۃ نہیں آنی چاہیے۔ کیونکہ یہ نونِ تنوین کے ساکن ہونے کی وجہ سے گری ہے۔ مگر ۃ لانا شاذ ہے۔ یہی صورت مِائَةٌ میں ہے۔ یہ اصل میں مِاَیٌ ہے۔ تَلَقٍّ (تَلَقِّيٌ) میں یاء تنوین کے ساکن ہونے کی وجہ سے گری ہے۔ اس لئے اس کے عوض آخر میں تاء نہیں آئے گی۔ دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۶ و نمبر ۴۳ و نمبر ۳۳۔

۴ یعنی مدغم نہ ہو جیسے اِجْلِوَّاذٌ (اونٹ کا اچھل کود کرنا) اس میں واؤ ساکن مدغم ہے مظہر نہیں۔

۵ جیسے اِوْتَقَدَ میں واؤ کو یاء بنانے کی بجائے حسبِ قاعدہ نمبر ۲۳ تاء بنا کر تاء میں ادغام کر کے اِتَّقَدَ پڑھتے ہیں۔

۶ مِوْدَدَةٌ۔ دو دالیں اکٹھی ہوئیں حسبِ قاعدہ نمبر ۶۹ پہلی دال کی فتحہ نقل کر کے واؤ کو دی اور دال کو دال میں ادغام کر کے مِوَدَّةٌ پڑھا۔ پس مِوْدَدَةٌ میں گو واؤ ساکن ہے لیکن اسے متحرک کرنے کا باعث چونکہ موجود ہے اس لئے واؤ یاء نہیں ہوگی۔

﴿۲۷﴾ یاءساکن مُظْهَر[1] اگر ضمہ کے بعد آئے تو اسے واؤ سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ وہ یاء بابِ اِفْتِعَال[2] کے فاءکلمہ میں نہ ہو نیز وہ یاء فُعْلٰی[3] (وصف) یا فُعْلٌ جمع اَفْعَلُ و فَعْلَاءُ میں نہ ہو۔ اگر وہ یاء ایسے فُعْلٰی یا فُعْلٌ میں ہو تو اس یاء کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔	یُیْسَرُ سے یُوْسَرُ مُیْقِنٌ سے مُوْقِنٌ کُیْسٰی سے کُوْسٰی طُیْبٰی سے طُوْبٰی (یہ فُعْلٰی اسمی ہے) خُیْرٰی سے خِیْرٰی (ہوگا کیونکہ یہ فُعْلٰی وصف ہے) بُیْضٌ سے بِیْضٌ ہوگا کیونکہ یہ اَبْیَضُ و بَیْضَاءُ کی جمع ہے۔
﴿۲۸﴾ مثال واوی ثلاثی مجرد کے مضارع معلوم مکسور العین میں فاءکلمہ کو حذف کرنا واجب ہے۔ اور مفتوح العین میں اس وقت جبکہ عین یا لام کلمہ حرف[4] حلقی ہوں یا اس کی ماضی مستعمل نہ ہو۔	یَوْعِدُ سے یَعِدُ یَوْرِمُ سے یَرِمُ یَوْهَبُ سے یَهَبُ۔ یَوْضَعُ سے یَضَعُ یَوْذَرُ سے یَذَرُ۔ اس کی ماضی وَذَرَ مستعمل نہیں ہے۔

[1] یعنی مدغم نہ ہو جیسے سُیِّرَ میں یاء واؤ نہیں ہوگی کیونکہ یہ مدغم ہے مُظْهَرْ نہیں۔

[2] اُیْتُسِرَ میں یاء واؤ نہیں ہوگی بلکہ حسب قاعدہ نمبر ۲۳ یا۔ تاء بن کر تائے افتعال میں مدغم ہو جائے گی۔ اور اُتُّسِرَ بن جائے گا۔

[3] فُعْلٰی کا وزن اسم اور صفت دونوں کے لئے مستعمل ہوتا ہے مثلاً کُوْسٰی۔ طُوْبٰی اسم ہیں لیکن خُیْرٰی وصف ہے۔ اس لئے یہ خِیْرٰی بن جائے گا۔ اَفْعَلُ کی مؤنث کبھی فُعْلٰی کے وزن پر آتی ہے جیسے اَضْرَبُ سے ضُرْبٰی۔ اَفْضَلُ سے فُضْلٰی۔ اور کبھی فَعْلَاءُ کے وزن پر جیسے اَبْیَضُ سے بَیْضَآءُ۔ اس ابیض یا بَیْضَآءُ کی جمع بُیْضٌ میں یاء کو ضمہ کی بجائے کسرہ دے کر بِیْضٌ پڑھیں گے۔

[4] یَوْجَلُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ یہ مفتوح العین ہے۔ اور اس کا عین یا لام کلمہ حرف حلقی بھی نہیں ہے۔

﴿۲۹﴾ واؤ مضموم یا مسکور کلمہ کی ابتداء[1] میں ہو اور اس کے بعد کوئی اور واؤ متحرک[2] نہ ہو تو اس واؤ کو ہمزہ بنانا جائز ہے۔ اسی طرح واؤ مضموم غیر مشدود[3] بضمہ لازم[4] عین کلمہ میں ہو۔ اور اس کا ماقبل یا مابعد[5] ساکن ہو۔ اور وہاں کوئی وجوبی[6] قاعدہ استعمال نہ ہو رہا ہو تو اس واؤ کو بھی ہمزہ میں تبدیل کرنا جائز ہے۔ لیکن اَحَدٌ[7] اَنَاۃٌ اور تُکْلٰی شاذ ہیں۔	وُعِدَ سے اُعِدَ۔ وُقِتَ سے اُقِتَ پڑھنا جائز ہے۔ (قرآن کریم میں وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ یہ اصل میں وُقِّتَتْ ہے۔) وِشَاحٌ سے اِشَاحٌ اَدْوُرٌ (جمع دَارٌ) سے اَدْءُرٌ قَـوُوْلٌ سے قَئُوْلٌ
﴿۳۰﴾ اگر دو واؤ متحرک کلمہ کی ابتداء میں ہوں تو پہلی کو ہمزہ بنانا واجب ہے۔ لیکن اُوْلٰی شاذ ہے۔ یہ اصل میں وُوْلٰی ہے۔ پہلی واؤ کو وجوباً ہمزہ بنا دینا خلاف قاعدہ ہے۔ کیونکہ دوسری واؤ متحرک نہیں۔	وَوَاعِدُ (جمع وَاعِدٌ) سے اَوَاعِدُ وُوَيْعِدٌ (اسم تصغیر واعدٌ) سے اُوَيْعِدٌ

[1] قَوْلَ اور خَوفَ میں واؤ شروع میں نہیں اس لئے یہ ہمزہ نہیں ہوئی۔

[2] وُوَيْـعِـدٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ پہلی واؤ کے بعد دوسری واؤ متحرک ہے، اس میں قاعدہ نمبر ۳۰ استعمال ہوگا۔

[3] تَجَوُّزٌ میں واؤ مشدّد ہے اس لئے یہ ہمزہ نہیں ہوئی۔

[4] رَاوُوْنَ (جمع رَاوِیْ) میں واؤ کا ضمہ لازم نہیں بلکہ عارضی ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۳ و نمبر ۲۷ و نمبر ۳۳۔

[5] قَـوُلَ میں نہ واؤ سے پہلے کا حرف ساکن ہے نہ بعد کا۔ اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

[6] یَـقْـوُلُ میں واؤ کو ہمزہ نہیں بنائیں گے کیونکہ اس میں حسب قاعدہ نمبر ۳۶ واؤ کے ضمہ کو منتقل کر کے ماقبل ق کو دیں گے۔

[7] وَحَدٌ سے اَحَدٌ ۔ وَنَاۃٌ سے اَنَاۃٌ شاذ ہیں۔ اسی طرح وُکْلٰی میں واؤ کو تاء سے بدلنا اور تُکْلٰی پڑھنا بھی خلاف قاعدہ (شاذ) ہے۔

﴿۳۱﴾ جو باب مثال واوی عَلِمَ یَعْلَمُ کے وزن پر ہو اور اس کا فاء کلمہ محذوف[۱] نہ ہو تو اس کے مضارع معلوم میں علاوہ اصل کے تین زائد صورتیں جائز ہیں۔	وَجِلَ یَوْجَلُ میں یَاْجَلُ یَیْجَلُ۔ یِیْجَلُ پڑھنا جائز ہے۔
﴿۳۲﴾ واوٗ یا یاء متحرک کا ما قبل اگر مفتوح ہو تو وہ واوٗ یا یاء الف بن جاتا ہے۔ جبکہ مندرجہ ذیل شرائط پائی جائیں۔ ۱۔ واوٗ یا یاء کی حرکت عارضی نہ ہو۔[۲] ۲۔ واوٗ یا یاء فاء کلمہ کے مقابلہ[۳] میں نہ ہو۔ ۳۔ فعل غیر متصرّف[۴] یا ملحق بہ رباعی[۵] کے عین کلمہ میں نہ ہو۔	قَوَلَ سے قَالَ (واوٗ متحرک ہے اس سے مراد پہلے ق پر فتحہ ہے اس لئے واوٗ الف بن جائے گی) بَیَعَ سے بَاعَ دَعَوَ سے دَعَا رَمَیَ سے رَمٰی مَاأرْمَیَهٗ سے مَا اَرْمَاهٗ (فعل تعجب) عَسَیَ سے عَسٰی۔ قَلْسَیَ سے قَلْسٰی

۱ یَسَعُ میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا۔ کیونکہ فاء کلمہ محذوف ہے۔

۲ جَیَلٌ اصل میں جَیْأَلٌ ہے۔ ہمزہ کی حرکت حسب قاعدہ نمبر ۱۶ یاء کو دے کر ہمزہ کو حذف کر دیا اس لئے یاء کی حرکت عارضی ہے۔ یعنی ہمزہ سے منتقل ہوئی ہے۔

لَوِاسْتَطَعْنَا اصل میں لَوْ اِسْتَطَعْنَا ہے۔ قاعدہ نمبر ۹ کے مطابق ہمزہ گر گیا اور واوٗ اور س دو ساکن اکٹھے ہو گئے۔ حسبِ قاعدہ نمبر ۳۳ واوٗ کو کسرہ دیا۔ اب واوٗ متحرک ما قبل مفتوح ہے لیکن واوٗ کی حرکت عارضی ہے اس لئے ان دونوں مثالوں میں یاء اور واوٗ الف نہیں ہوں گی۔

۳ فَوَرِثَ۔ تَوَسَّطَ۔ تَیَسَّرَ۔ ان میں واوٗ یا یاء متحرک اور ما قبل مفتوح ہے لیکن ہر ایک فاء کلمہ میں ہے اس لئے الف نہیں ہوں گی۔

۴ قَوُلَ۔ بَیُعَ (فعل تعجب) لَیْسَ ان میں واوٗ اور یاء متحرک ما قبل مفتوح لیکن یہ الف نہیں ہوں گی کیونکہ یہ تینوں فعل غیر متصرف ہیں ان کی پوری گردانیں نہیں آتیں۔

۵ قَوْلَوْنٌ۔ بَیْعُوْعٌ ملحق بہ رُباعی قَرْبُوْسٌ (کاٹھی کا اگلا اور پچھلا اٹھا ہوا حصہ) ہیں گو ان دونوں میں واوٗ یا یاء متحرک ما قبل مفتوح ہے لیکن یہ دونوں کلمے ملحق ہیں۔ اس لئے ان میں واوٗ اور یاء الف نہیں ہوں گی۔

۴۔ ناقص کے عین کلمہ[1] یا حکم عین[2] کلمہ میں نہ ہو۔	یَقْوَوُ سے یَقْوٰی۔ یَحْیَیُ سے یَحْییٰ
۵۔ وہ واؤ یا یاء عین کلمہ[3] میں حرف صحیح سے بدلی ہوئی نہ ہو۔	دَسَّیَھَا سے دَسّٰھَا (دَسّٰی اصل میں دَسَّسَ ہے) آخری س یاء بنا پھر الف۔
٦۔ اس واؤ یا یاء کے بعد ایسا مدّہ زائدہ نہ ہو جس کا تحقق[4] اور سکون لازمی ہے۔	دَعَوُوْا سے دَعَوْا۔ رَمَیُوْا سے رَمَوْا دَعَوَتْ سے دَعَتْ رَمَیَتْ سے رَمَتْ
۷۔ اس واؤ یا یاء کے بعد کوئی اور حرف ساکن لازم نہ ہو۔[5]	

[1] قَوِیَ حَیِیَ میں واؤ اور یاء متحرک ماقبل مفتوح ہے لیکن یہ ناقص کے عین کلمہ میں ہے اس لئے الف نہیں ہوں گی۔

[2] اِرْعَوٰی۔ اِرْمَیَا میں واؤ اور یا حکم عین کلمہ (حکم عین کلمہ سے مراد باب اِفْعِلَالٌ وغیرہ کا پہلا لام ہے) میں ہیں اس لئے الف نہیں ہوں گی۔

[3] شَیَرٌ اصل میں شَجَرٌ ہے ج کو یا بنا لیا۔ حرف صحیح کے بدلہ میں آنے کی وجہ سے یاء الف نہیں ہوگی۔

[4] واؤ اور یاء جب عین کلمہ میں ہوں تو اس کے بعد جو مدّہ زائدہ ہوگا۔ اس کا تحقق اور سکون لازمی ہوتا ہے۔ سَوَادٌ۔ طَوِیْلٌ۔ حَیِیٌّ۔ طَوُوْلٌ۔ غَیُوْرٌ۔ رُمَیَاءُ میں واؤ اور یاء کے بعد ایسا ہی مدّہ زائدہ ہے۔ اس لئے ان مثالوں میں واؤ اور یاء الف میں تبدیل نہیں ہوں گی۔ اور جو واؤ یا یاء لام کلمہ میں ہو اس کے بعد جو مدّہ زائدہ ہوتا ہے۔ اس کا تحقق اور سکون لازمی نہیں ہوتا۔ جیسے دَعَوُوْا۔ رَمَیُوْا میں واؤ ساکن ایسا ہی مدّہ زائدہ ہے۔ لہٰذا اس سے پہلی واؤ یا یاء جن کے ماقبل متحرک ہیں۔ اس قائدہ کے مطابق الف بن گئیں۔ اور یہ کلمات دَعَاوْا اور رَمَاوْا بن گئے اب حسبِ قائدہ نمبر ۳۳ الف ساکن گر گیا۔ اور باقی دَعَوْا اور رَمَوْا رہ گئے۔ جن میں اگرچہ اب وہ الف نظر نہیں آتا لیکن اس کے گرنے سے پہلے واؤ متحرک حسبِ قائدہ الف میں تبدیل ہوگئی تھی۔ اسی طرح دَعَوَتْ اور رَمَیَتْ کی واؤ اور یاء الف بن کر گر گئیں اور دَعَتْ اور رَمَتْ رہ گئے۔

[5] خَوَرْنَقٌ۔ بَیَنْعٌ واؤ اور یاء کے بعد حرفِ ساکن لازم ہے۔ اس لئے الف نہیں ہوں گی۔

۸۔ اس واؤ اور یاء کے بعد حرف تثنیہ اور یائے مشدّدہ نہ ہو۔[۱]	
۹۔ اس واؤ یا یاء کے بعد الف[۲] جمع مؤنث سالم اور نون تاکید کا نہ ہو۔	
۱۰۔ وہ کلمہ فَعْلٰی اور فَعْلَانٌ کے وزن پر نہ ہو۔[۳]	
۱۱۔ وہ کلمہ جس میں واؤ اور یاء ہے ایسے کلمہ کے ہم معنی نہ ہو جس میں تعلیل[۴] نہیں ہوتی۔	
۱۲۔ وہ واؤ اور یاء ایسے بابِ اِفتعال[۵] کے عین کلمہ میں نہ ہو جو اشتراک کے معنے دیتا ہے۔	

۱۔ دَعَوَا۔ رَمَيَا۔ عَصَوَانِ۔ مُصْطَفَيَانِ میں واؤ اور یاء کے بعد الف تثنیہ ہے اس لئے یہ واؤ اور یاء الف نہیں ہوگی۔ عَصَوِیٌّ۔ عَصَوِيَّةٌ میں واؤ کے بعد یاء مشدّدہ ہے اس لئے واؤ الف نہیں ہوگی۔

۲۔ صَلَوَاتٌ۔ مُصْطَفَيَاتٌ۔ رُمَيَاتٌ۔ میں واؤ اور یاء کے بعد الف جمع مؤنث سالم ہے۔ اس لئے یہ واؤ اور یاء الف نہیں ہوں گی۔

لَتُدْعَوُنَّ۔ لَتُدْعَوُنَ۔ اِخْشَيِنَّ۔ اِخْشَيِنَ میں واؤ اور یاء کے بعد نون تاکید ہے اس لیے یہ الف نہیں ہوں گی۔

۳۔ حَيَدٰى۔ صَوَرٰى (حَيَدٰى۔ مِشْيَةُ الْمُخْتَالِ۔ صَوَرٰى۔ اَلْمَيْلُ وَالْعِوَجُ)۔ میں واؤ اور یاء متحرک ہیں۔ لیکن فَعَلٰی کے وزن پر ہونے کی وجہ سے یاء اور واؤ الف نہیں ہوں گی۔ دَوَرَانٌ اور حَيَوَانٌ میں واؤ اور یاء متحرک ہیں۔ لیکن یہ کلمے فَعَلَانٌ کے وزن پر ہیں اس لیے واؤ اور یاء الف نہیں ہوں گی۔

۴۔ عَوِرَ اور عَيِنَ میں واؤ اور یاء الف نہیں ہوں گی۔ کیونکہ یہ اِعْوَرَّ اور اِعْيَنَّ کے ہم معنے ہیں جن میں حسبِ قاعدہ نمبر ۳۶ تعلیل نہیں ہوتی۔ عموماً جن افعال میں رنگ یا عیب کے معنے موجود ہوں ان میں تعلیل نہیں ہوتی۔ جیسے کے قاعدہ نمبر ۳۶ میں بھی ذکر آئے گا۔

۵۔ زَوَجٌ سے بابِ اِفْتِعَال اِزْدَوَجَ يَزْدَوِجُ۔ اِزْدِوَاجًا میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ یہ اشتراق کے معنے دیتا ہے۔

لیکن قَوَدٌ اور خَوَنَۃٌ شاذ ہیں۔[1]	
﴿۳۳﴾ التقائے ساکنین دو طرح ہوتا ہے۔ عَلٰی حَدِّہٖ اور عَلٰی غَیرِ حَدِّہٖ۔ التقائے ساکنین عَلٰی حَدِّہٖ اسے کہتے ہیں کہ پہلا ساکن مدّہ یا یائے تصغیر ہوگا اور دوسرا ساکن مدغم[2] اسی کلمہ میں ہو۔ یہ التقائے ساکنین جائز ہے۔ اس کے علاوہ التقائے ساکنین علٰی غیر حدّہ ہے۔ جو صرف وقف میں جائز ہے۔ باقی صورتوں میں جہاں بھی التقائے ساکنین علٰی غیر حدّہ ہو وہ ناجائز ہے دور کرنا ضروری ہے۔ اس کے دور کرنے کے مندرجہ ذیل دو طریقے ہیں۔	خَاصِصَۃٌ سے خَاصَّۃٌ مُوْدِدٌ سے مُوْدٌّ۔ سِیْرٌ خُوَیصِصَۃٌ سے خُوَیْصَّۃٌ (ان سب مثالوں میں التقائے ساکنین عَلٰی حَدِّہ ہے) غَفُوْرٌ سے غَفُوْرْ رَحِیْمٌ سے رَحِیْمْ (ان میں دو ساکن عَلٰی غَیرِ حَدِّہٖ جمع ہیں۔ لیکن وقف کی وجہ سے یہ جائز ہے)۔
۱۔ اگر پہلا ساکن مدہ یا نون خفیفہ ہے تو وہ حذف[3] ہو جائے گا۔ مگر تین جگہوں میں	دَعَوُوْا سے دَعَوْا۔ اس میں واؤ متحرک سے پہلے فتحہ ہے اس لئے حسب قاعدہ نمبر ۳۲ واؤ

[1] یعنی قَوَدٌ اور خَوَنَۃٌ میں قاعدہ کی ساری شرطیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود واؤ کا الف نہ بننا خلاف قاعدہ (شاذ) ہے اسی طرح شَائِكٌ کی جمع شَوَكَۃٌ۔ حَائِلٌ کی جمع خَوَلَۃٌ بھی شاذ ہیں۔

[2] یعنی ایک کلمہ ہو۔ اور اگر ایک کلمہ نہ ہو پھر وہ عَلٰی غَیرِ حَدِّہٖ ہوگا۔ جیسے اِضْرِبُوْنَّ میں واؤ ساکن مدّہ ہے اور دوسرا ساکن نون مدغم ہے۔ لیکن اِضْرِبُوْا الگ کلمہ ہے اور نونِ ثقیلہ الگ ہے۔ اس لئے یہاں کلمہ کی وحدت موجود نہیں دیکھئے آگے شق نمبر ۲۔

[3] اجوف کے اسم مفعول اور مصدر باب افعال و مصدر استفعال میں اختلاف ہے۔ بعض پہلے حرف ساکن کو حذف کرتے ہیں۔ بعض دوسرے کو مثلاً مَقْوُوْلٌ۔ قَالَ کا اسم مفعول ہے۔ حسب قاعدہ نمبر ۳۶۔ واؤ کے ضمہ کو نقل کر کے ماقبل ق کو دیا۔ مَقُوْوْلٌ بن گیا۔ اس میں دونوں واؤ ساکن ہیں اور چونکہ یہ اجوف کا اسم مفعول ہے اس لئے بعض پہلی واؤ کو جو عین کلمہ ہے حذف کر کے مَقُوْلٌ پڑھتے ہیں۔ لِاَنَّ الثَّانِیَۃَ عَلَامَۃٌ وَالْعَلَامَۃُ لَا تُحْذَفُ اس صورت میں اس کا وزن مَفُوْلٌ ہوگا۔
اور بعض دوسری واؤ کو جو علامت اسم مفعول ہے۔ حذف کرتے ہیں۔ لِاَنَّهَا زَائِدَۃٌ وَالزَّائِدَۃُ اَحَقُّ بِالْحَذْفِ۔ اس صورت میں اس کا وزن مَفُعْلٌ ہوگا۔ یہی حال اِقَامَۃٌ اور اِسْتِقَامَۃٌ کا ہے۔ نیز دیکھئے قاعدہ نمبر ۲۵۔

حذف نہیں ہوگا۔[1]

۲۔ اگر پہلا ساکن مدّہ یا نونِ خفیفہ نہ ہو تو پھر اس ساکن کو حرکت دیں گے جو کسی کلمہ کے آخر میں ہے۔ اگر کسی کلمہ کے آخر میں کوئی نہیں تو پھر پہلے کو۔

الف بن جائے گی۔ اب الف اور اس کے بعد کی واؤ دونوں ساکن عَلٰی غَیْرِ حَدِّہٖ ہیں۔ پہلا ساکن الف مدّہ ہے اس لئے اسے حذف کردیں گے۔ اس طرح دعَـوْا بن جائے گا اور رَمَیُوْا سے رَمَوْا۔ اُنْصُرَنْ اَلْقَوْمَ سے اُنْصُرَ الْقَوْمَ ۔ وَلَا تُھِیْنَ الْفَقِیْرَ عَلَّکَ اَنْ تَرْکَعَ یَوْمًا وَالدَّھْرُ قَدْ رَفَعَہٗ اس مثال میں لَا تُھِیْنَ دراصل لَا تُھِیْـنَنْ ہے دوسرا نون خفیفہ ہے جو التقائے ساکنین کی وجہ سے گرگیا۔

اُنْصُرُوْنَّ سے اُنْصُرُنَّ

اُنْصُرِیْنَّ سے اُنْصُرِنَّ

ان دونوں میں پہلا ساکن مدّہ ہے اور دوسرا ساکن مدغم ہے لیکن کلمہ ایک نہیں اس لئے یہ عَلٰی غَیْرِ حَدِّہٖ ہے۔ اِخْتَصَمَ میں حسب قاعدہ نمبر۱۴ تاء کو ص بنا دیا۔ ادغام کرنے کے لئے حسبِ قاعدہ ٦٩ پہلے ص کو ساکن کر کے دوسرے ص میں ادغام کردیا۔ اب وہ ساکن خاء اور پہلا ص عَلٰی غَیْرِ حَدِّہٖ ہیں۔ اوران میں سے کوئی کلمہ کے آخر میں نہیں اس لئے پہلے ساکن خ کو حرکت دے کر خِصَّمَ یا خَصَّمَ پڑھیں گے۔ قرآن کریم کی آیت وَھُمْ یَخِصِّمُوْنَ

[1] وہ تین جگہیں یہ ہیں۔ ① آلـلّٰہُ (دیکھیں قاعدہ نمبر۹ و نمبر۶۵) ② اِیْ اللّٰہِ۔ ③ اِضْرِبَآنِّ ۔ اِضْرِبْنَآنِّ ۔ لیکن حَلْقَتَا الْبِطَانِ شاذ ہے۔ (اِذَا اشْتَدَّ الْاَمْرُ تَجَاوَزَ بِضَرْبِ ھٰذَا الْمَثَلِ ۔ اِلْتَقَتْ حَلْقَتَا الْبِطَانِ)

۳۔ساکن کومتحرک کرنے میں کسرہ[1] اصل ہے۔	میں اسی قاعدہ کے تحت خ پر کسرہ آیا ہے۔نیز دیکھئے قاعدہ نمبر۱۴۔ قُلْ الْحَقَّ سے قُلِ الْحَقَّ لَمْ يَحْمَرِرْ سے لَمْ يَحْمَرَّ لَمْ يَفْرِرْ سے لَمْ يَفِرِّ لَمْ يَمْدُدْ سے لَمْ يَمُدَّ (دیکھیں قاعدہ نمبر۷۰)
﴿۳۴﴾ واؤ مکسور یا یاء اجوف ثلاثی مجرد کی ماضی معلوم میں الف بن کر گر جائے تو فاء کلمہ کو کسرہ دینا واجب ہے۔ اور واؤ غیر مکسور میں فاء کلمہ کو ضمہ دینا واجب ہے۔	خَوِفْنَ سے خِفْنَ (خَوِفْنَ میں واؤ متحرک حسب قاعدہ نمبر۳۲ الف بن گئی۔الف اور فاء دونوں ساکن ہیں۔حسب قاعدہ نمبر۳۳ الف گر جائے گا۔خَفْنَ بن جائے گا۔پھر اس قاعدہ کے مطابق فاء کو کسرہ دینے سے خِفْنَ ہوگا) بَيَعْنَ سے بِعْنَ۔طَيِبْنَ سے طِبْنَ قَوَلْنَ سے قُلْنَ۔طَوُلْنَ سے طُلْنَ
﴿۳۵﴾ واؤ اور یاء اگر ماضی مجہول کے عین کلمہ میں ہوں اور ان کا ماقبل متحرک ہو۔نیز اس کی ماضی معروف میں اس واؤ یا یاء میں تعلیل[1] ہوئی ہو تو ماضی مجہول میں تین صورتیں جائز ہیں۔	قُوِلَ سے قِيلَ اور قُوْلَ بُيِعَ سے بِيعَ اور بُوْعَ اُنْقُوِدَ سے اِنْقِيدَ اور اُنْقُوْدَ اُخْتُيِرَ سے اِخْتِيرَ اور اُخْتُوْرَ نوٹ۔ہمزہ وصلی کی حرکت تیسرے حرف کے تابع ہوگی۔اگر اس پر ضمہ ہے تو ہمزہ وصلی پر بھی ضمہ ہوگا۔ورنہ ہمزہ وصلی پر کسرہ ہوگا۔جیسے اُسْتُقْوِمَ سے اُسْتُقِيمَ۔اُخْتُيِرَ سے اِخْتِيرَ

۱ جیسے قِيلَ کی ماضی قَالَ ہے۔لہٰذا واؤ حسب قاعدہ الف سے بدل گئی۔لیکن قَوِيَ ماضی معروف میں واؤ قائم ہے۔اس لئے اس کی ماضی مجہول قُوِيَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔یہی حال عُوِرَ۔حُيِيَ کا بھی ہے۔

۱۔ واؤ اور یاء کا کسرہ ماقبل کو دیا جائے اور پھر حسب قاعدہ نمبر ۲۶ واؤ کو یاء بنادیا جائے۔ ۲۔ کسرہ گرادیا جائے پھر یاء کو حسب قاعدہ ۲۷ واؤ بنادیا جائے۔ ۳۔ اشمام☆ کرکے پڑھا جائے۔ (☆۔ اشمام کے معنے یہ ہیں کہ ضمہ کو کسرہ کی اور واؤ کو ی کی بُو دی جائے)۔	
﴿۳٦﴾ واؤ اور یاء متحرک اگر عین کلمہ[۱] فعل یا شبہ فعل[۲] میں حرف صحیح ساکن[۳] کے بعد واقع ہوں تو اس واؤ اور یاء کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا واجب[۴] ہے۔	يَقْوُلُ سے يَقُوْلُ۔ مَقْوُوْلٌ سے مَقُوْلٌ مَبْيُوْعٌ سے مَبِيْعٌ[۵]۔ يُقْوَلُ سے يُقَالُ (اس میں واؤ کا فتحہ ق کو دینے کے بعد واؤ کو الف بنادیا)
اور اگر وہ حرکت فتحہ ہے تو اس واؤ اور یاء کو الف سے بدلنا بھی ضروری ہے۔ اس قاعدہ کی مندرجہ ذیل سات شرطیں ہیں۔	يُبْيَعُ سے يُبَاعُ مَقْوَلٌ سے مَقَالٌ

[۱] دَلْوٌ اور ظَبْيٌ میں واؤ اور یاء لام کلمہ میں ہیں اس لئے یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا۔

[۲] شبہ فعل سے مراد مصدر اور اسمائے صفات ہیں جیسے اِقْوَامٌ۔ مُقْوِمٌ۔

[۳] قَاوَلَ۔ بَايَعَ۔ قُوْوِلَ اور بُوْيِعَ میں واؤ اور یاء سے پہلے حرف صحیح نہیں بلکہ حرف عِلّت ہے۔

[۴] اِسْتَرْوَحَ۔ اِسْتَصْوَبَ۔ مَشْوَرَةٌ اور مَصْيَدَةٌ شاذ ہیں۔

[۵] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۳۔ نیز اس میں جو ضمہ یائے منقول ہے۔ اس کو کسرہ سے بدلنا اور اس کے بعد واؤ زائد کو حسب قاعدہ نمبر ۲٦ یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔ پس اس طرح مَبْيُوْعٌ سے مَبِيْعٌ بن جاتا ہے۔ بعض اوقات اجوف کے اسم مفعول میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا۔ اجوف یائی میں اکثر جیسے مَدْيُوْنٌ۔ مَعْيُوْبٌ اور اجوف واوی میں کم جیسے مَصْوُوْغٌ۔

١۔ جس کلمہ میں واؤ اور یاء ہیں وہ ملحق بہ رباعی نہ ہو۔[١]	
٢۔ وہ کلمہ ناقص نہ ہو۔[٢]	
٣۔ اس کلمہ کے معنی لون (رنگ) یا عیب کے نہ ہوں۔[٣]	
٤۔ وہ کلمہ اسم غیر شبہ فعل یا فعل تعجب نہ ہو۔[٤]	
٥۔ وہ کلمہ اسم آلہ نہ ہو۔[٥]	
٦۔ اس تبدیلی کی وجہ سے کلمہ کسی مشہور فعل کے ساتھ ملتبس نہ ہوتا ہو۔[٦]	
٧۔ وہ کلمہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ ہو۔[٧]	

[١] جَهْوَرَ۔ شَرْيَفَ ملحق بہ دَحْرَجَ (رباعی) ہیں اس لئے یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

[٢] يَقْوٰى۔ يَحْيٰى ناقص ہیں اس لئے یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

[٣] اِسْوَدَّ۔ اِبْيَضَّ میں رنگ کا مفہوم موجود ہے اور اِعْوَرَّ۔ اِعْيَنَّ میں عیب کا مفہوم ہے اس لئے ان میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

[٤] مَااَقْوَلَهٗ اَقْوِلْ بِهٖ۔ مَا اَبْيَعَهٗ اَبْيِعْ بِهٖ یہ فعل تعجب ہیں۔

[٥] مِقْوَلٌ۔ مِبْيَعٌ۔ اسم آلہ۔ نہ فعل نہ شبہ فعل۔

[٦] تَصْوِيْرٌ میں اگر یہ قاعدہ استعمال ہو تو حسب قاعدہ نمبر ٢٦ و قاعدہ نمبر ٣٣ یہ کلمہ تَصِيْرٌ بن جائے گا اور تَصِيْرُ مضارع سے ملتبس ہوگا۔ یہی خرابی تِقْوَالٌ اور تِحْيَالٌ میں یہ قاعدہ استعمال کرنے سے پیدا ہوتی ہے۔

[٧] اَقْوَمُ۔ اَيْوَمُ میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا کیونکہ ان کا وزن اَفْعَلُ ہے۔

﴿۳۷﴾ جو واؤ مصدر[1] یا جمع کے عین کلمہ میں کسرہ کے بعد ہو اسے یاء بنانا واجب ہے جبکہ مندرجہ ذیل دو شرطیں موجود ہوں۔ ا۔ اگر وہ کلمہ مصدر ہے تو اس کے فعل اور اگر جمع ہے تو اس کے واحد میں وہ واؤ سلامت نہ رہی ہو۔[2] یا واحد میں ساکن اور جمع میں الف سے پہلے ہو۔ ۲۔ اس کے لام کلمہ میں تعلیل[3] نہ ہوئی ہو۔	قِوَامٌ (مصدر قَامَ) سے قِيَامٌ قِوَالٌ (جمع قائِلٌ) سے قِيَالٌ دِوَمٌ (جمع دِيمَةٌ) سے دِيَمٌ حِوَاضٌ (جمع حَوْضٌ) سے حِيَاضٌ رِوَاضٌ (جمع رَوْضَةٌ) سے رِيَاضٌ
﴿۳۸﴾ واؤ اور یاء اگر ایک کلمہ[4] یا حکم ایک کلمہ میں جمع ہوں اور ان میں سے پہلی[5] ساکن لازم غیر مبدل ہو تو واؤ کو یاء بنا کر ادغام کرنا واجب ہے۔	قَوِيْوِلٌ سے قَوِيَّلٌ سَيْوِدٌ سے سَيِّدٌ مَرْمُوْيٌ سے مَرْمِيٌّ

۱ عِوَضٌ نہ مصدر ہے اور نہ جمع۔ اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

۲ جِوَازٌ مصدر جَاوَزَ۔ عِوَزٌ جمع عَاوِزٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ فعل اور واحد میں۔ واؤ میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔ طِوَالٌ جمع طَوِيْلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ واحد میں واؤ ساکن نہیں۔ حِوَضٌ جمع حَوْضٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ واؤ کے بعد الف نہیں۔

۳ رِوَاءٌ جمع رَيَّانٌ میں بھی یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ رِوَاءٌ کے لام کلمہ میں حسب قاعدہ نمبر ۴۰ تعلیل ہوئی ہے۔

۴ اَبُوْيَعْقُوْبَ یہ ایک کلمہ نہیں بلکہ دو کلمے ہیں اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

۵ مَبْيُوْعٌ اور طَوِيْلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ دونوں کلمات میں پہلی ی یا واؤ ساکن نہیں۔ قَوْيَ حَيْوَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا۔ کیونکہ واؤ اور یاء کا سکون لازم نہیں بلکہ عارضی ہے۔ اصل میں یہ قَوِيَ اور حَيُوَ ہیں۔ حسب قاعدہ نمبر ۷ عین کلمہ کو ساکن کر دیا گیا۔ بُوْيِعَ۔ دِيْوَانٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ ان میں سے پہلا حرف مبدل ہے۔ بُوْيِعَ۔ بَايَعَ کی ماضی مجہول ہے حسب قاعدہ نمبر ۱۸۔ یہ واؤ الف سے بدل ہے۔ دِيْوَانٌ اصل میں دِوْوَانٌ ہے کیونکہ اس کی جمع دَوَاوِيْنُ آتی ہے۔ حسب قاعدہ نمبر ۲۶ واؤ یاء میں بدل گئی ہے۔

اور اگر ان سے ماقبل حرف پر ضمہ ہو تو اسے کسرہ میں بدل دینا بھی واجب ہے۔اس قاعدہ کے استعمال کی مندرجہ ذیل تین شرطیں ہیں۔ ا۔ وہ کلمہ جس میں واؤ اور یاء اکٹھی ہوں ملحق بہ رباعی[1] نہ ہو۔ ۲۔ اَفْعَلُ کے وزن[2] پر اسم نہ ہو۔ ۳۔ یائے تصغیر[3] کے بعد ایسی واؤ نہ ہو جو مکبّر میں متحرک ہو۔	مُسْلِمُوِیَ سے مُسْلِمِیَّ یہ حکم ایک کلمہ کی مثال ہے۔کیونکہ مُسْلِمُوْنَ کو یاءِ متکلّم کی طرف مضاف کیا تو نون مفتوحہ حسبِ قاعدہ گر جائے گا۔اس طرح مُسْلِمُوِیَ بنے گا۔ پس اصل میں یہ دو کلمے ہیں لیکن اسم ضمیر کے ساتھ اتّصال اضافی کی وجہ سے گویا ایک کلمہ کے حکم میں ہیں۔اس لئے یہاں یہی قاعدہ نمبر ۳۸ استعمال ہوگا۔
﴿۳۹﴾ جو حرفِ عِلّت کسی وجہ سے تبدیل یا حذف ہو گیا ہو۔جب وہ وجہ باقی نہ رہے تو حرفِ علت واپس اپنی اصلی حالت میں آجاتا ہے۔	مَوَاعِدُ (مِیْعَدٌ کی جمع ہے) مفرد میں واؤ یاء سے بدل گئی تھی۔جمع میں واپس آگئی کیونکہ اب اس کا ماقبل مکسور نہیں رہا۔ قُلْ سے قُوْلَنَّ (قُلْ اصل میں قُوْلُ تھا۔واؤ حسبِ قاعدہ نمبر ۳۳ گر گئی تھی اور قُلْ بن گیا تھا۔پھر جب اس کے ساتھ نونِ ثقیلہ لگایا تو لام کو حسبِ قاعدہ نمبر ۳۳ فتحہ دیا۔ اب چونکہ لام ساکن نہیں رہا اس لئے واؤ جو التقائے ساکنین

[1] حَیْوَۃٌ اور ضَیْوَنٌ (یعنی اَلسِّنَّوْرُ۔جنگلی بِلّا) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ یہ جَعْفَرٌ (رباعی) کے ساتھ ملحق ہیں۔

[2] اَیْوَمُ (مہینہ کا آخری دن) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ یہ اَفْعَلُ کے وزن پر اسم ہے۔

[3] مُقَیْوِلٌ میں یہ قاعدہ وجوباً چسپاں نہیں ہوگا۔کیونکہ اس کے مکبّر مِقْوَلٌ میں واؤ متحرک ہے۔اور اس میں کوئی تعلیل نہیں ہوئی۔البتہ جوازاً یہ قاعدہ اس میں استعمال ہو سکتا ہے اور مُقَیِّلٌ پڑھ سکتے ہیں۔

	کی وجہ سے گرگئی تھی واپس آجائے گی۔پس قُلْنَ کی بجائے قُوْلَنَّ پڑھیں گے۔
﴿۴۰﴾ حرفِ علّت اگر الف زائدہ کے بعد کلمہ کے آخر یا حکم آخر[1] میں ہو۔تو اسے ہمزہ سے بدلنا واجب ہے۔	دُعَاوٌ سے دُعَاءٌ۔ رِوَايٌ سے رِوَاءٌ حَمْرٰی سے حَمْرَآءُ ۔سَقَّايَةٌ سے سَقَّائَةٌ (یہ حکما آخر کی مثال ہے کیونکہ یہ تاء تانیث کی ہے)۔
﴿۴۱﴾ جو واؤ لام کلمہ میں کسرہ کے بعد ہو اسے یاء بنانا واجب ہے۔	دُعِوَ سے دُعِیَ دَاعِوَانِ سے دَاعِيَانِ
﴿۴۲﴾ اگر یائے مفتوحہ بفتحہ غیر اعرابی[2] فعل[3] کے آخر میں کسرہ کے بعد ہو تو اس کسرہ کو فتحہ سے تبدیل کرنا بعض کے نزدیک جائز ہے۔ پھر یاء کو الف بنانا واجب ہے۔	دُعِیَ سے دُعَا رَضِیَ سے رَضَا
﴿۴۳﴾ واؤ اور یائے مضموم یا مکسور لام کلمہ میں ضمہ یا کسرہ کے بعد آئیں اور ہمزہ سے بدل جوازاً[4] نہ ہوں تو اس واؤ یا یاء کی حرکت کو گرا دیتے ہیں۔	يَدْعُوُ سے يَدْعُوْ۔واؤ مضموم لام کلمہ میں ہے اور ضمہ کے بعد ہے اس لئے اس واؤ کا ضمہ گر جائے گا۔

۱۔ حکم آخر سے مراد یہ ہے کہ حرفِ علّت کے بعد ایسا حرف ہو جو لازم نہ ہو۔جیسے تاء تانیث یا الف نون زائدہ۔ تائے مصدر لازم ہوتی ہے۔پس حِكَايَةٌ ۔حِلَاوَةٌ اور سِقَايَةٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ یہ تاء مصدر کی ہے۔

۲۔ لَنْ يَرْمِیَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ آخری یاء کا فتحہ اعرابی ہے۔لَنْ نَاصِبَه کی وجہ سے نصب آئی ہے۔

۳۔ هِیَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ یہ فعل نہیں بلکہ اسم ہے۔

۴۔ مُسْتَهْزِيُوْنَ میں یاء ہمزہ سے جوازاً بدلی ہوئی ہے۔اصل میں مُسْتَهْزِءُوْنَ ہے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۴۔اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

لیکن اگر ضمّہ سے پہلے کسرہ ہو اور اس کے بعد واؤ ساکنہ ہو تو اس ضمّہ کو ماقبل حرف پر منتقل کرنا واجب ہے۔	یَرْمِیُ سے یَرْمِیْ۔ یَدْعُوُوْنَ سے یَدْعُوْنَ یَرْمِیِیْنَ سے یَرْمِیْنَ۔ دَاعِوُوْنَ سے دَاعُوْنَ۔ اس میں واؤ مضمومہ سے پہلے کسرہ اور اس کے بعد واؤ ہے۔ اس لئے واؤ کے ضمّہ کو گرانے کی بجائے ماقبل عین پر منتقل کریں گے اور اس کے بعد قاعدہ نمبر ۳۳ کے مطابق پہلی واؤ گر جائے گی۔ دَاعُوْنَ بن جائے گا۔ یَرْمِیُوْنَ سے یَرْمُوْنَ۔ اس میں بھی یاء مضمومہ سے پہلے کسرہ اور بعد میں واؤ ہے اس لئے یاء کے ضمّہ کو گرانے کی بجائے ماقبل حرف میم کو دیں گے پھر حسبِ قاعدہ نمبر ۲۷ یاء واؤ ہو جائے گی اور پھر قاعدہ نمبر ۳۳ کے مطابق یہ واؤ گرنے سے یَرْمُوْنَ ہو جائے گا۔
اسی طرح کسرہ سے پہلے اگر ضمّہ اور اس کے بعد یاء ساکنہ ہو تو کسرہ کو بھی ماقبل حرف پر منتقل کرنا واجب ہے۔ اس قاعدہ کے استعمال کرنے کے لئے شرط یہ ہے کہ اس واؤ اور یاء کو الف میں تبدیل کرنے کا کوئی قاعدہ موجود[1] نہ ہو۔	تَدْعُوِیْنَ سے تَدْعِیْنَ۔ اس میں واؤ مکسورہ سے پہلے ضمّہ اور بعد میں یاء ہے اس لئے واؤ کے کسرہ کو گرانے کی بجائے اس کے ماقبل عین کو دیں گے۔ پھر حسب قاعدہ نمبر ۲۶ واؤ یاء بن جائے گی۔ پھر حسبِ قاعدہ نمبر ۳۳ یاء گرانے سے تَدْعِیْنَ بن جائے گا۔

[1] رَخَایِوُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ اس میں واؤ حسب قاعدہ نمبر ۵۴ الف بن جاتی ہے اور یاء پر کسرہ کی بجائے فتحہ آ جاتی ہے اور اس کو رَخَایَا پڑھتے ہیں۔

﴿۴۴﴾ جو واؤ تیسری جگہ ہو پھر آگے چوتھی یا پانچویں یا چھٹی جگہ چلی جائے اور اس کے حرف ماقبل پر فتحہ ہو تو اس واؤ کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔	یُدْعَوَانِ سے یُدْعَیَانِ۔ اصل میں واؤ تیسرے نمبر پر ہے (جیسے دَعَوَ سے ظاہر ہے) اور اس جگہ چوتھے نمبر پر ہے اور ماقبل اس کا مفتوح ہے۔ اِدَّعَوَا سے اِدَّعَیَا۔ اِسْتُدْعَوَا سے اِسْتَدْعَیَا
﴿۴۵﴾ جو جمع ناقص فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہو اس کے فاء کلمہ کے فتحہ کو ضمہ سے تبدیل کرنا واجب ہے۔	دَعَوَۃٌ (جمع دَاعٍ) سے دُعَاۃٌ حسب قاعدہ نمبر ۳۲ واؤ الف بن گئی۔ اس کے بعد فاء کلمہ کو ضمہ دیا تو دُعَاۃٌ بنا۔ رَمَیَۃٌ (جمع رَامٍ) سے رُمَاۃٌ قَضَیَۃٌ (جمع قَاضٍ) سے قُضَاۃٌ
﴿۴۶﴾ جو واؤ لازم[1] اصلی[2] اسم متمکن[3] کے آخر میں ضمہ کے بعد ہو اس واؤ کو یاء سے اور ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔	تَلَقُّوٌ (لَقِوَ) سے تَلَقٍّ۔ اس قاعدہ کے مطابق تَلَقُّوٌ کی واؤ کو یاء بنائیں گے اور ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلیں گے تو تَلَقِّیٌ ہو جائے گا۔ پھر حسبِ قاعدہ نمبر ۴۳ یاء ساکن ہو جائے گی اور قاعدہ نمبر ۳۳ کے مطابق یہ یاء گر جائے گی۔ اس طرح تَلَقٍّ بروزن تَفَعٍّ ہو جائے گا۔ اَدْلُوٌ سے اَدْلٍ

[1] ضَارِبُوْنَ میں واؤ جمع کی ہے اور لازم نہیں ہے اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

[2] یعنی ہمزہ سے بدلی ہوئی نہ ہو۔ جیسے کُفُوٌ اصل میں کُفُؤٌ ہے (دیکھیں قاعدہ نمبر ۵۶) اس لیے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہوگا۔

[3] یعنی اسم معرب ہو اس لئے هُوَ جو مبنی ہے اس پر یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔

اسی طرح اگر ایسی واوَ مدّہ زائدہ[1] کے بعد صیغہ جمع میں ہو یا صیغہ واحد میں مدّہ زائدہ سے پہلے ایک اور واوٗ متحرکہ ہو تو اس واوَ کو بھی یاء سے اور ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔	دُعُوْوٌ (جمع دَاعٍ) سے دُعِیٌّ دُعُوْوٌ میں واوَ سے پہلے مدّہ زائدہ ہے اس لئے اس قاعدہ کے مطابق واوَ۔ یاء ہوجائے گی۔ دُعُوْیٌ بن جائے گا۔ پھر حسب قاعدہ نمبر ۳۸ پہلی واوَ بھی یاء بن جائے گی اور اس کا ماقبل حسب قاعدہ نمبر ۴۷ مکسور ہوجائے گا۔ اس طرح دُعِیٌّ بنے گا۔ مَقْوُوْوٌ سے مَقْوِیٌّ (یہ مفرد کی مثال ہے)
﴿۴۷﴾ ہر یاء مشدّد یا مخفف اگر اسم متمکن کے آخر میں ضمہ کے بعد ہو تو ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن اگر حرف مضموم کلمہ کے شروع میں ہے تو اس کے ضمہ کو کسرہ سے بدلنا جائز ہے۔ اسی طرح اگر یاء مشدّد سے پہلے دو حرف مضموم ہوں تو پہلے حرف کے ضمہ کو بھی کسرہ سے بدلنا جائز ہے۔	مَرْمُیٌ (مَرْمُوْیٌ بروزن مَفْعُوْلٌ) سے مَرْمِیٌّ اور تَمَنُّیٌ سے تَمَنِّیٌ ہوگا۔ طُیٌّ میں تبدیلی واجب نہیں ہاں اسے طِیٌّ پڑھنا جائز ہے۔ دُعُیٌّ کے عین کو کسرہ دینا تو واجب ہے لیکن اس کے پہلے حرف دال کو کسرہ دینا واجب نہیں۔ جائز ہے۔ اس لئے دُعُیٌّ کو دُعِیٌّ اور دِعِیٌّ دونوں طرح پڑھنا جائز ہے۔

[1] قُوُوْ اور قُوُوَۃٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ واوَ سے پہلے ضمہ نہیں بلکہ مدہ اصلی ہے۔ ان کلمات کا وزن فُعُلٌ اور فُعُلَۃٌ ہے ان میں ادغام ہوگا۔ اور انہیں قُوٌّ اور قُوَّۃٌ پڑھیں گے۔ مَدْعُوْوٌ مفرد ہے جمع نہیں اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ بلکہ حسب قاعدہ نمبر ۶۷ پہلی واوَ کو دوسری میں ادغام کر کے مَدْعُوٌّ پڑھیں گے۔ البتہ جوازاً مَدْعِیٌّ پڑھ سکتے ہیں۔ یعنی اس میں قاعدہ نمبر ۴۶ کے علاوہ قاعدہ نمبر ۳۸ بھی استعمال ہوگا۔

﴿۴۸﴾ جو یـــاء جمع مفاعل کے آخر میں ہو اسے بحالت رفع وجر حذف کر کے اس کے عوض تنوین لانا واجب ہے۔	دَوَاعِیُ[1] (جمع دَاعِیَۃٌ) سے دَوَاعٍ۔ مَرَامِیُ سے مَرَامٍ۔
﴿۴۹﴾ جو یاء مشدّد مَفَاعِیلُ کے آخر میں آئے تو پہلی یاء کو حذف کرنا جائز ہے۔ پھر دوسری یاء میں قاعدہ ۴۸ جاری ہوگا۔	مَرَامِیُّ (بروزن مَفَاعِیلُ) سے مَرَامِیُ۔ پھر حسبِ قاعدہ نمبر ۴۸ مَرَامٍ بن جائے گا۔
﴿۵۰﴾ جو حرفِ عِلّت اصلی[2] فعل مضارع کے آخر میں ہو عامل جازمہ لانے یا امر حاضر معلوم بنانے کے وقت وہ حرفِ علت گر جاتا ہے۔	یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ۔ یَرْمِیُ سے لَمْ یَرْمِ تَدْعُوْ سے اُدْعُ۔ تَرْمِیُ سے اِرْمِ۔
﴿۵۱﴾ فُعْلٰی اسمی[3] کے لام کلمہ میں اگر واؤ ہوتو اسے یاء سے تبدیل کرنا واجب ہے۔	دُنْوَیٰ سے دُنْیَا۔ عُلْوَیٰ سے عُلْیَا
اور اگر فُعْلٰی اسم کے لام کلمہ میں یاء ہوتو اسے واؤ میں بدلنا واجب ہے۔	وَقْیَیٰ سے وَقْوَیٰ اور پھر تَقْوَیٰ بن جائے گا یعنی واؤ کو خلاف قاعدہ تاء بنا دیا جائے گا۔

[1] یـــاء کو حسبِ قاعدہ نمبر ۴۸ حذف کیا اور اس کے عوض تنوین لائے۔ دَوَاعٍ ہو گیا۔ یاد رہے کہ دَوَاعِـــیُ اصل میں دَوَاعِـــوُ ہے حسب قائدہ نمبر ۴۱ واؤ یاء بن گئی ہے۔ قائدہ نمبر ۵۴ میں اس قاعدہ کی استثناء ہے۔ اسے بھی ملاحظہ کیجئے۔

[2] یعنی ہمزہ سے بدلا ہوا نہ ہو۔ جیسے یَبْرُوْ اصل میں یَبْرُؤُ ہے۔ حسبِ قاعدہ نمبر ۵۶ ہمزہ واؤ بن گیا۔ پس یَبْرُوْ پر جب لَمْ داخل ہوگا تو یہ لَمْ یَبْرُوْ پڑھا جائے گا اور واؤ نہیں گرے گی۔ یہی صورت یُبْرِءُ میں ہوگی۔ ہمزہ ی بن کر لَمْ یُبْرِیْ پڑھا جائے گا اور ی نہیں گرے گی۔

[3] یعنی فُعْلٰی صفتی (صفت مشبہ) نہ ہو۔ جیسے غُزْوَیٰ نہ فُعْلٰی صفتی ہو جیسے صَدْیٰی۔

﴿۵۲﴾ اگر یاء فعل[۱] کے آخر میں ضمہ کے بعد ہوتو وہ یاء واؤ بن جاتی ہے۔	رَمُيَ سے رَمُوَ
﴿۵۳﴾ تاء تانیث یا الف نون فَعُلَانِ سے پہلے یاء ہو اور اس کے ماقبل واؤ مضموم ہو تو ضمہ ماقبل کو کسرہ سے بدلنا واجب ہے۔ اور اگر واؤ کی بجائے کوئی اور حرف مضموم ہو تو یاء کو واؤ بنانا واجب ہے۔	طَوُيَةٌ سے طَوِيَةٌ طَوُيَانِ سے طَوِيَانِ نَـهُيَةٌ سے نَهُوَةٌ (یاء واؤ بن گئی ہے) نَهُيَانِ سے نَهُوَانِ
﴿۵۴﴾ جو ہمزہ الف مَفَاعِل کے بعد اور یاء سے پہلے ہو اسے یاء مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے بشرطیکہ مفرد میں یاء سے پہلے ہمزہ[۲] نہ ہو۔ اگر مفرد میں چوتھی جگہ واؤ ہو اور اس سے پہلے الف ہو جو جمع میں ہمزہ بن گئی ہو تو اس ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدلنا واجب ہے مگر شَیْءٌ کی جمع اَشَاوِی[۳] اور هَدِيَّةٌ کی جمع هَدَاوِیٰ شاذ ہیں۔	عَطَائِيُ (عَطِيَّةٌ) سے عَطَايَيُ۔ پھر حسب قاعدہ نمبر۳۲ آخری یاء الف بن گیا اور اس طرح عَطَايَا ہوگیا۔ اسی طرح خَطَائِيُ سے خَطَايَا۔ اَدَاوِئُ (جمع اِدَاوَةٌ) سے اَدَاوَیٰ چونکہ اس کے مفرد اَدَاوَةٌ میں واؤ چوتھی جگہ ہے اور اس سے پہلے جو الف ہے وہ جمع میں حسبِ قاعدہ نمبر۲۱ ہمزہ بن گئی ہے اس لئے

[۱] رَخُيَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوتا کیونکہ یہ اسم ہے۔

[۲] شَوَائِيُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ اس کے مفرد شَائِيَةٌ میں یاء سے پہلے ہمزہ ہے پس شَوَائِيُ میں حسبِ قاعدہ نمبر۴۸ آخری یاء حذف ہوجائے گی اور اس کے عوض تنوین لائیں گے اور شَوَاءٍ پڑھیں گے۔

[۳] شَیْءٌ کی جمع اَشَائِيُ میں جو پہلے اَشَاءَیُ اور پھر اَشَاوَیُ اور پھر اَشَاوِیٰ بنی۔ اس میں ہمزہ کو یاءِ مفتوحہ سے بدلنا چاہیے تھا۔ لیکن واؤ مفتوحہ سے بدلا گیا۔ جو خلاف قاعدہ اور شاذ ہے۔

اسی طرح هَدِيَّةٌ میں تیسری جگہ یاء اور اس سے پہلے الف بھی نہیں لیکن اس کے باوجود اس کی جمع هَـدَائِيُ میں ہمزہ کو واؤ مفتوحہ سے بدل کر هَـدَاوِیٰ بھی پڑھتے ہیں جو شاذ اور خلاف قاعدہ ہے۔ قاعدہ کے مطابق اس کی جمع هَدَايَا آتی ہے۔

	اب اس قاعدہ کے مطابق یہ ہمزہ واؤ مفتوحہ بن جائے گا اور آخری واؤ حسبِ قاعدہ نمبر۴۱ یا قاعدہ نمبر۴۴ یاء بن جائے گی۔
﴿۵۵﴾ ایک کلمہ[۱] میں تین یاء جمع ہوں تو تیسری کو نَسْیًا مَّنْسِیًّا[۲] حذف کر دیتے ہیں۔ بشرطیکہ پہلی دوسری میں مدغم[۳] ہو۔ اور تیسری لام کلمہ میں ہو اور وہ کلمہ فعل یا جاری مجری[۴] فعل نہ ہو۔	رُخَیِّیٌ سے رُخَیٌّ۔ رُخَیِّیٌ اصل میں رُخَیْیُوٌ ہے۔ حسب قاعدہ نمبر ۴۱ آخری واؤ یاء ہوگئی۔ رُخَیْیِیٌ ہوگیا۔ پھر حسب قاعدہ نمبر ۶۷ پہلی ی دوسری میں ادغام ہوگئی تو رُخَیِّیٌ ہوگیا۔ اب اس قاعدہ کے مطابق آخری ی کو حذف کر دیا تو رُخَیٌّ بن گیا۔

۱؎ حَیُّ یَعْقُوبَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ تینوں یاء ایک کلمہ میں نہیں ہیں۔

۲؎ نَسْیًا مَّنْسِیًّا کے معنے ہیں گویا یوں سمجھ لیا جائے کہ وہ یاء تھی ہی نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس کے آخر میں اعراب آتا ہے۔ جیسے رُخَیِّیٌ کی آخری یاء اس قاعدہ کے مطابق حذف ہوئی تو اس سے پہلے یاء کے کسرہ کو قائم نہیں رکھا گیا۔ بلکہ یوں سمجھا گیا کہ یہی آخری حرف ہے اور اس پر اعراب لایا گیا۔ رُخَیٌّ پڑھا۔

اگر محذوف مَنْوِیٌ (یعنی نیت میں) ہو تو پھر مخفف کلمہ کے آخری حرف کو اصلی حرکت پر قائم رکھتے ہیں جیسا کہ رَامِیٌ میں حسبِ قاعدہ نمبر ۴۳ و نمبر ۳۳ یا حذف ہونے کے بعد رَامٍ پڑھتے ہیں اور م کے کسرہ کو قائم رکھتے ہیں۔ رَامٌ یا رَامًا نہیں پڑھتے۔

۳؎ مَخَایِیُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ پہلی یاء مدغم نہیں ہے۔

۴؎ حُیِّیَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ یہ فعل ہے اور مُحَیِّیٌ میں بھی یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ یہ جاری مجریٰ فعل (شِبْہِ فِعل) یعنی اسم فاعل ہے۔

قواعد مہموز

﴿۵۶﴾ ہمزہ متحرک ہو اور اس کا ماقبل بھی ہمزہ کے سوا کوئی اور حرف متحرک ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرفِ علّت سے بدلنا جائز ہے۔	اِلْتَأَمَ سے اِلْتَامَ قَارِءٌ سے قَارِیٌ كُفُؤٌ سے كُفُوٌ
﴿۵۷﴾ دو ہمزہ متحرک ایک کلمہ میں اکٹھے ہوں۔ اگر ان میں سے ایک مکسور ہو تو دوسرے کو یاء سے ورنہ واؤ سے بدلنا واجب ہے۔ لیکن أَئِمَّةٌ میں ہمزہ کو یاء بنانا جائز ہے۔ أأكْرِمُ (باب افعال) میں دوسرے ہمزہ کو حذف[1] کر کے أُكْرِمُ پڑھنا واجب ہے۔ أءَخْذُ ملحق بہ أدَحْرِجُ میں ہمزہ کو قائم رکھنا اور واؤ سے نہ بدلنا شاذ ہے۔	جَاءِءٌ سے جَآءِیٌ پھر یہ حسبِ قاعدہ نمبر۴۳ و نمبر۳۳ جَاءٍ بن جائے گا۔ أُءِيُبُ سے أُيِيُبُ أَءَادِمُ سے أَوَادِمُ أُءَيْدِمٌ سے أُوَيْدِمٌ
﴿۵۸﴾ ہمزہ ساکن مُظْهَر کے ماقبل دوسرا ہمزہ متحرک اسی کلمہ میں ہو اور اس ہمزہ ساکن کو حرکت دینے کا کوئی سبب موجود[2] نہ ہو تو اس ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرفِ علّت سے بدلنا واجب ہے لیکن أُءْكُلْ سے كُلْ۔ أُؤْخُذْ سے خُذْ۔ أُءْمُرْ	أَأْمَنَ سے آمَنَ أُءْمِنُ سے أُومِنُ إِءْمَانٌ سے إِيمَانٌ

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر۹۔

[2] أَئِمِمَةٌ (امام کی جمع) میں ہمزہ کو حرکت دینے کا سبب موجود ہے۔ کیونکہ أَئْمِمَةٌ میں با قاعدہ ادغام نمبر ۶۹ پہلی میم کی حرکت کو نقل کر کے ہمزہ کو دیتے ہیں اور م کو م میں ادغام کر کے اَئِمَّةٌ پڑھتے ہیں۔ لہٰذا اس میں یہ قاعدہ استعمال نہ ہو گا۔ اسی طرح أُءْوُسٌ سے أَءُوسٌ۔ أَءْيُدٌ سے أَيُدٌ میں حسب قاعدہ نمبر ۳۶ واؤ اور یاء کی حرکت ہمزہ ماقبل کو دی گئی۔

سے مُرُ پڑھنااوراس قاعدہ کواستعمال نہ کرناشاذ ہے۔	
﴿۵۹﴾ ہمزہ ساکن ہواوراس کا ماقبل متحرک ہولیکن وہ ہمزہ نہ ہوتو ہمزہ کو ماقبل کی حرکت کے مطابق حرفِ علّت سے بدلنا جائز ہے۔	رَأْسٌ سے رَاسٌ۔ بُؤْ سٌ سے بُوْسٌ ذِئْبٌ سے ذِيْبٌ أَلَّذِى أُتُمِنَ سے اَلَّذِىْ تُمِنَ
﴿۶۰﴾ ہمزہ مفتوح سے ماقبل کوئی حرف مضموم یا مکسور ہو۔یا ہمزہ مضموم یا مکسور دوسرے کلمہ میں ہوتو ہمزہ مفتوح کو ماقبل کی حرکت کے موافق حرفِ علّت سے بدلنا جائز ہے۔	جُؤَنٌ کو جُوَنٌ ۔ مِئَرٌ کو مِيَرٌ غُلَامُ اَحْمَدَ کو غُلَامُ وَحْمَدَ اَرْسَلْتُ اِلٰى غُلَامِ اَحْمَدَ کواَرْسَلْتُ اِلٰى غُلَامِ يَحْمَدَ۔ هٰذَاالْمَرْءُ اَمِيْنٌ کو هٰذَاالْمَرْءُ وَمِيْنٌ۔ اَرْسَلْتُ اِلَى الْمَرْءِ اَمِيْنِ الْبَلَدِ کو اَرْسَلْتُ اِلَى الْمَرْءِ يَمِيْنِ الْبَلَدِ پڑھنا جائز ہے۔
﴿۶۱﴾ ہمزہ متحرک ہواوراس کے ماقبل حرف ساکن مظہر قابل حرکت[۱] ہو۔سوائے یائے تصغیر[۲] نونِ انفعال[۳] اورمدّہ زائدہ[۴] کےتو اس ہمزہ کی حرکت نقل کر کے ماقبل کو دینا جائز ہے۔اوراس کے بعداس ہمزہ کوحذف کرناواجب ہے۔	اِسْئَلْ سے سَلْ ۔ يَسْأَلُ سے يَسَلُ قَدْ اَفْلَحَ سے قَدَ فْلَحَ نوٹ۔يَرْءَىٰ سے يَرَىٰ ۔اَرْءَىٰ سے اَرَىٰ ۔ يُرْءِىْ سے يُرِىْ ۔اوران کی تمام گردانوں میں اس قاعدہ کو وجوباً استعمال کرناشاذ ہے۔

۱ قَائِلٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہمزہ سے پہلے الف قابل حرکت نہیں ہے۔

۲ اُفَيْئِسٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ ہمزہ سے پہلے یائے تصغیر ہے۔

۳ اِنْئَمَرَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ ہمزہ سے پہلے نونِ انفعال ہے۔

۴ خَطِيْئَةٌ ۔ مَقْرُوْءَ ةٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ ہمزہ سے پہلے مدّہ زائدہ ہے۔

﴿۶۲﴾ ہمزہ یائے تصغیر یا واؤ اور یائے مدّہ زائدہ غیرالحاقی[۱] کے بعد اسی کلمہ[۲] میں ہوتو اس ہمزہ کو حرفِ علّت کے ماقبل کی حرکت کے مطابق حرفِ علّت سے بدلنا جائز ہے۔اور بعدہٗ ادغام واجب ہے۔	اُفَيْئِسٌ سے اُفَيِّسٌ مَقْرُوْءَةٌ سے مَقْرُوَّةٌ خَطِيْئَةٌ سے خَطِيَّةٌ
﴿۶۳﴾ دو ہمزہ غیر موضوع عَلَى التَّضْعِيْفِ[۳] لام کلمہ میں جمع ہوں تو دوسرے کو یاء سے بدلنا واجب ہے۔	قَرْءَءٌ (ملحق بہ جَعْفَرٌ) سے قَرْءَیٌ اس کے بعد حسب قاعدہ نمبر۳۲ یاء الف بن کر قَرْءَیٰ ہوگیا۔قِرْءُءٌ سے قِرْءَیٌ
﴿۶۴﴾ ہمزہ منفرد مکسور اگر ضمّہ کے بعد ہوتو واؤ سے اور ہمزہ منفرد مضموم اگر کسرہ کے بعد ہوتو یاء سے بدل جاتا ہے۔(جواز اًبعض کے نزدیک)	سُئِلَ سے سُوِلَ مُسْتَهْزِءُوْنَ سے مُسْتَهْزِيُوْنَ
﴿۶۵﴾ ہمزہ وصلی مفتوحہ سے پہلے اگر ہمزہ استفہام آئے تو ہمزہ وصلی کو الف سے بدلنا واجب ہے۔	أَاَللّٰهُ سے آللّٰهُ۔جیسے قرآن کریم میں آتا ہے۔آللّٰهُ خَيْرٌ اَمَّا يُشْرِكُوْنَ آلْاٰنَ وَقَدْ عَصَيْتَ مِنْ قَبْلُ میں أَاَلْاٰنَ تھا۔ اَاَلْحَسَنُ سے آلْحَسَنُ۔ دیکھیں قاعدہ نمبر۳۳ ونمبر۹

[۱] خُوْءَبٌ (ملحق بہ قُرْطَبٌ) جِيْئَلٌ (ملحق بہ قِرْدَدٌ) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ اس میں واؤ اور یاء الحاقی ہیں۔ يُوْءِ ذُ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ ہمزہ سے پہلے واؤ مدّہ تو ہے لیکن وہ زائدہ نہیں بلکہ اصلی ہے۔

[۲] بَاعُوْا اَمْوَالَهُمْ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔کیونکہ مدّہ زائدہ اسی کلمہ میں نہیں بلکہ واؤ مدّہ زائدہ الگ کلمہ میں ہے۔اور ہمزہ الگ کلمہ میں۔کیونکہ بَاعُوْا علیحدہ کلمہ ہے اور اَمْوَالَهُمْ علیحدہ۔

[۳] سَأَّلَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ ہمزہ موضوع عَلَى التَّضْعِيْف (وضعاً مشدّد) ہے۔

قَواعدِ اِدُغام

﴿٦٦﴾ ادغام سے مراد یہ ہے کہ کسی حرف کو اس کے ہم جنس ایک اور حرف میں اس طرح داخل کیا جائے کہ وہ دونوں ایک ہی مشدّد حرف بن جائیں۔ ادغام تب واقع ہوگا جب پہلا حرف ساکن ہو[1] اور دوسرا متحرک اور دونوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہ ہو۔ پہلے حرف کی سکون خواہ ۱۔اصلی ہو خواہ ۲۔اس حرف کی حرکت گرانے کی وجہ سے ہو اور خواہ ۳۔اس حرف کی حرکت اس کے ماقبل کو منتقل کرنے کی وجہ سے ہو۔	مَدْدٌ سے مَدٌّ ۔ مَدْدَ سے مَدَّ يَمْدُدُ سے يَمُدُّ مَدْدٌ مَدَدَ سے مَدْدَ يَمْدُدُ سے يَمُدْدُ
﴿٦٧﴾ ایک جنس کے دو حرف اگر ایک ہی کلمہ میں ہوں لیکن کلمہ کے شروع میں نہ ہوں اور ان میں سے پہلا ساکن اور دوسرا متحرک ہو۔	مَدْدٌ سے مَدٌّ مَرْرَةٌ سے مَرَّةٌ

[1] پس اگر پہلا حرف متحرک ہو اور دوسرا ساکن ہو تو ان میں ادغام جائز نہیں (دیکھیں قاعدہ نمبر ۷۰) اسی طرح اگر دو متحرک حرف کلمہ کے شروع میں ہوں جیسے دَدَنٌ ۔ بَبَرٌ ۔ تَتَدَحْرَجُ ۔ تو ان میں بھی ادغام ممکن نہیں۔ کیونکہ پہلے حرف کو ساکن بنانے کی کوئی وجہ نہیں ہو سکتی البتہ ابواب تَفَعُّل اور تَفَاعُل کی ماضی میں دو تاء کا ادغام جائز ہے جب ان پر ہمزہ وصلی لایا جا سکے جیسے تَتَرَّكَ سے اِتَّرَكَ ۔ تَتَارَكَ سے اِتَّارَكَ (دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۵) ورنہ نہیں جیسے فَتَتَضَارَبَ۔

یا ایک ساکن حرف ایک کلمہ میں ہو اور متحرک دوسرے کلمہ میں۔تو دونوں صورتوں میں ادغام واجب ہے۔جبکہ مندرجہ ذیل شرائط موجود ہوں۔ ۱۔ متجانسین دو ہمزے نہ ہوں(قِرءٌ[۲]) ۲۔ان میں سے پہلا حرف ھائے وقف نہ ہو۔(اُغْزُہْ ھِلالاً[۳]) ۳۔ان میں سے پہلا حرف واوٗ یا یائے مدّہ جوازاً بدلا ہوا نہ ہو(رِیْیَا)[۴] ۴۔ان میں سے پہلا حرف یائے مدّہ آخر کلمہ میں نہ ہو۔(فِیْ یَوْمٍ[۵]) ۵۔ادغام باعث التباس نہ ہو۔(قُوْوِلَ)[۶]	سَکَتُّ ۔سَکَنَّا۔عَلَیَّ اُکْتُبْ بِالْقَلَمِ.قُلْ لَهٗ[۱]

[۱] (جب دوسرا کلمہ ضمیر ہوتو لکھنے میں بھی ادغام کیا جاتا ہے۔جیسے سَکَتُّ ۔ سَکَنَّا۔عَلَیَّ ورنہ صرف پڑھنے میں ادغام کیا جاتا ہے۔جیسے اُکْتُبْ بِالْقَلَمِ ۔ قُلْ لَهٗ۔

[۲] قِـرَأْءٌ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دونوں ہمزہ ہیں اس میں قاعدہ نمبر۶۳ استعمال ہوگا۔

[۳] اُغْـزُہْ ھِـلَالًا میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔کیونکہ اس میں پہلا حرف ھائے وقف ہے بعض اوقات امر کے آخر میں وقف کے لئے ھا لاتے ہیں جو ھائے وقف کہلاتی ہے جیسے قِ سے قِہْ رَ سے رَہْ۔

[۴] رِیْیَا میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ پہلی یاء ہمزہ سے جوازاً بدلی ہوئی ہے۔اصل میں رِئْیَا تھا۔

[۵] فِیْ یَوْمٍ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ پہلا حرف یائے مدّہ کلمہ کے آخر میں ہے۔

[۶] قُـوْوِلَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔کیونکہ اس قاعدہ کے مطابق اگر ادغام کریں تو قُـوِّلَ بن جائے گا۔اور اس کا اشتباہ قُوِّلَ بروزن کُرِّمَ سے ہوگا۔حالانکہ قُوِّلَ بابِ تَفْعِیْل کی ماضی مجہول ہے اور قُوْوِلَ بابِ مُفَاعَلَه کی ماضی مجہول۔

﴿۶۸﴾ اگر ایک جنس کے دو حروف اکٹھے اور متحرک ہوں تو ادغام واجب ہے۔جبکہ مندرجہ ذیل شرطیں موجود ہوں۔	مَدَدَ سے مَدَّ پہلی ''د'' کو ساکن کر کے دوسری میں ادغام کریں گے۔
۱۔ پہلا ہم جنس حرف مدغم فیہ نہ ہو۔(حَبَّبَ)[۱]	فَرَرَ سے فَرَّ
۲۔ دوسرے ہم جنس حرف پر حرکت عارضی نہ ہو۔(اُرْدُدِالْقَوْمَ)[۲]	
۳۔ متجانسین میں سے کوئی زائد برائے الحاق نہ ہو۔(جَلْبَبَ)[۳]	
۴۔ متجانسین میں سے کوئی تاء اِفتعال نہ ہو۔(اِقْتَتَلَ)[۴]	
۵۔ متجانسین میں سے کوئی تعلیل کا مقتضی نہ ہو۔(قَوِوَ)[۵]	

۱ حَبَّبَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔کیونکہ آخر میں دو باء میں سے پہلی باء مدغم فیہ ہے۔

۲ اُرْدُدِالْقَوْمَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔کیونکہ دوسری دال کی حرکت عارضی ہے۔(دیکھیں قاعدہ نمبر۳۳) البتہ اس میں ادغام جائز ہے۔اس صورت میں رُدِّالْقَوْمَ پڑھیں گے۔

۳ جَلْبَبَ۔ شَمْلَلَ (ملحق بہ دَحْرَجَ) میں یہ قائدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دوسری باء اور دوسرا لام الحاق کے لئے ہے۔

۴ اِقْتَتَلَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ پہلی تا، بابِ اِفتعال کی ہے ہاں اس میں حسب قاعدہ نمبر۱۴ ادغام جائز ہے۔اس صورت میں قَتَّلَ پڑھیں گے۔

۵ قَوِوَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دوسری واؤ تعلیل کی مقتضی ہے یہ واؤ یاء بن جائے گی۔(دیکھیں قاعدہ نمبر۴۱)

۶۔ دونوں متجانس یاء نہ ہوں۔ اور دوسری یاء کی حرکت اعراب کی وجہ سے عارضی [۱] نہ ہو۔ (حَيِيَ)	
۷۔ دونوں متجانس واؤ باب اِفْعِلَال کے لام کلمہ میں نہ ہوں (اِرْعَوَوَ) [۲]	
۸۔ دونوں متجانس دو کلموں میں نہ ہوں۔ (مَنَاسِكَكُمْ) [۳]	
۹۔ دونوں متجانس کسی ایسے اسم میں نہ ہوں جو اسم کے ان اوزان میں سے کسی وزن پر ہو۔ [۴] فَعَلٌ۔ فُعُلٌ۔ فِعَلٌ۔ فُعَلٌ۔	

[۱] حَيِيَ) (حَيِيَ میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ یعنی اس میں ادغام واجب نہیں کیونکہ دونوں یاء متجانس ہیں۔ البتہ ادغام جائز ہے جیسے حَيِيَ سے حَيَّ۔ کیونکہ دوسری یاء کی حرکت عارضی نہیں اصلی ہے۔ اگر اعراب کی وجہ سے دوسری یاء کی حرکت عارضی ہو مثلاً کسی ناصبہ کی وجہ سے ہو۔ (لَنْ يُحْيِيَ) یا اس کے بعد "ان" زائدہ ہو۔ (رُمَيِيَانِ) یا تاءِ تانیث ہو (مُحْيِيَةٌ) تو ادغام منع ہے۔

[۲] (اِرْعَوَوَ (بروزن اِفْعَلَلَ) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ دونوں واؤ اِفْعِلَال کے لام کلمہ میں ہیں۔ اس میں آخری واؤ یاء بن کر الف ہو جائے گی یعنی اِرْعَوَى (دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۴ و نمبر ۳۲)

[۳] مَكَّنَنِي میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا کیونکہ متجانسین دو کلموں میں ہیں مَكَّنَ الگ کلمہ ہے اور نِيْ الگ کلمہ۔ البتہ اس میں ادغام جائز ہے۔ اس طرح اسے مَكَّنِّي پڑھ سکتے ہیں۔

مَنَاسِكَكُمْ میں مَنَاسِكُّمْ بھی پڑھ سکتے ہیں۔ حُمَيْدُ دَهْرٍ سے حُمَيْدُّهْرٍ پڑھ سکتے ہیں۔ لیکن قَرَأَ اٰيٰتٍ۔ سَيِّدُ دَهْرٍ میں ادغام بالکل جائز نہیں۔

[۴] سَبَبٌ (بروزن فَعَلٌ) سُرُرٌ (بروزن فُعُلٌ) عِدَلٌ (بروزن فِعَلٌ) دُرَرٌ (بروزن فُعَلٌ) میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا اور ادغام نہیں کیا جائے گا۔

﴿۶۹﴾ مذکورہ بالا ہر دو قواعد کے تحت ادغام کرنے کا طریق یہ ہے کہ	مَدُدٌ سے مَدٌّ
اوّل اگر پہلا حرف ساکن ہو اور دوسرا متحرک تو ادغام بغیر کسی تبدیلی کے واقع ہوگا۔	مَدْدَ سے مَدْدَ پھر مَدَّ
دوم اگر دونوں متجانس متحرک ہوں اور ان کا ماقبل متحرک یا لین زائدہ ہو۔ تو ادغام کے وقت پہلے متجانس کی حرکت حذف کر دیتے ہیں اور پھر ساکن کو متحرک میں مدغم کرتے ہیں ورنہ	بُوَيْرِرٌ سے بُوَيْرْرٌ پھر بُوَيْرٌّ مُوْدِدٌ سے مُوْدْدٌ پھر مُوْدٌّ
سوم اگر متحرک متجانسین کا ماقبل ساکن ہو تو اس کی حرکت کو ماقبل کی طرف منتقل کر دیتے ہیں اور پھر ساکن کو متحرک میں مدغم کرتے ہیں۔	يَمْدُدُ سے يَمُدْدُ پھر يَمُدُّ يَفْرِرُ سے يَفِرْرُ پھر يَفِرُّ
چہارم جب ۲ دو متحرک ہم جنس حرف ۲ دو کلموں میں ہوں۔ حسبِ شق دوم (مندرجہ بالا) پہلے حرف کو ساکن کر کے دوسرے میں مدغم کرتے ہیں لیکن یہ ادغام صرف پڑھنے میں ہوگا لکھنے میں نہیں۔ جیسے جَعَلَ لِيْ سے جَعَلْ لِيْ اور كَتَبَ بِالْقَلَمِ سے كَتَبْ بِالْقَلَمِ۔	
﴿۷۰﴾ دو حرف متجانس اگر ایک کلمہ میں ہوں اس میں سے پہلا متحرک اور دوسرا ساکن ہو تو ادغام جائز نہیں۔	مَدَدْنَ ۔ فَرَرْنَ ۔ اِحْمَرَرْنَ میں ادغام جائز نہیں۔
لیکن اگر دوسرے متجانس کا سکون عامل جازمہ یا امر حاضر معلوم بنانے کی وجہ سے ہو تو	لَمْ يَحْمَرِرْ سے لَمْ يَحْمَرِّ (بصورت ادغام دونوں حرکتیں جائز ہیں)

ادغام جائز ہے[1] فعل تعجب میں بھی بعض کے نزدیک ادغام جائز ہے۔	اِحْمَرِرْ سے اِحْمَرِّ۔لَمْ یَمْدُدْ سے لَمْ یَمُدَّ (تینوں حرکتیں جائز ہیں) قاعدہ نمبر۳۳ بھی دیکھیں۔
فعل تعجب میں بھی بعض کے نزدیک ادغام جائز ہے۔	اَعْزِزْ بِا لْعِلْمِ سے اَعِزَّ بِا لْعِلْمِ اَمْدِدْ بِہٖ سے اَمِدَّ بِہٖ
﴿۷۱﴾ جو اسم فِعَّالٌ کے وزن پر ہو اس کے [2]دو متجانس حرفوں میں سے پہلے حرف کو یاء سے بدلنا واجب ہے لیکن مصدر میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔	دِنَّارٌ (بروزن فِعَّالٌ) سے دِیْنَارٌ قِرَّاطٌ ("//") // قِیْرَاطٌ شِرَّازٌ ("//") // شِیْرَازٌ کِذَّابٌ چونکہ مصدر ہے اس لئے اس میں یہ قاعدہ استعمال نہیں ہوگا۔ نوٹ۔بعض اوقات بابِ تَفْعِیْل اور بابِ تَفَعُّل کے لام کو بھی یاء بنا دیتے ہیں جبکہ وہ مضاعف ہو۔ مثلاً دَسَّسَهَا سے دَسَّاهَا۔ ظَنَّنْتُ سے ظَنَّیْتُ۔ تَقَضَّضْتُ سے تَقَضَّیْتُ۔

[1] ادغام کی صورت یہ ہوگی کہ لَمْ یَمْدُدْ میں پہلی د کی حرکت کو حسب قاعدہ نمبر۶۹ ادغام کے لئے حرف ماقبل کو دیا۔اب دو ساکن جمع ہوئے حسب قاعدہ نمبر۳۳ دوسری د ساکن کو حرکت دی۔یہ حرکت ضمہ۔فتحہ۔کسرہ تینوں ہوسکتی ہیں۔ لَمْ یَمُدَّ۔لَمْ یَمُدِّ۔لَمْ یَمُدُّ۔لیکن اگر عین کلمہ مفتوح یا مکسور ہو۔تو پھر ضمہ جائز نہیں مثلاً لَمْ یَحْمَرِّ میں صرف دو صورتیں جائز ہیں۔

قواعد الصّرف کے متعلق ضروری وضاحت

مختلف قواعد کے تحت کسی کلمہ کے حروف میں جو تبدیلیاں ہوتی ہیں یا دو کلموں کے ملنے کی وجہ سے ان کے حرفوں میں جو تغیر وتبدل ہوتا ہے ان سب کے تفصیل قواعد بیان کرنے کے بعد ایک مختصر جائزہ پیش کرنا موجب بصیرت ہوگا۔

مختلف تبدیلیوں کی چند اہم اقسام

(۱)۔ کسی حرف صحیح کا دوسرے حرف صحیح سے بدل جانا مثلاً نون کا حرف میم، لام، یا وا بن جاتا ہے۔اس قسم کے تغیر وتبدل کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ نمبر ۵، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷۔

(۲)۔ حرف صحیح حرفِ علّت میں بدل جاتا ہے۔مثلاً نون، واوَ، یا، یاء بن جاتا ہے جیسے مِنْ وَّرَآئِهِمْ۔ مَنْ يَّشَآءُ۔اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ نمبر ۵، ۱۷ اور ۷۱۔

(۳)۔ حرفِ علّت حرفِ صحیح میں تبدیل ہوجاتا ہے مثلاً واوَ یا یاء تا بن جاتی ہے جیسے اِوْتَفَقَ سے اِتَّفَقَ اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ نمبر ۲۳، ۵۱۔

(۴)۔ حرفِ علّت ہمزہ بن جاتا ہے۔جیسے شَرَایِفُ سے شَرَائِفُ۔ اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ نمبر ۲۱، ۲۲، ۲۹، ۳۰، ۴۰۔

(۵)۔ ہمزہ حرفِ علّت بن جاتا ہے جیسے اِئْمَانٌ سے اِيْمَانٌ ۔اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ نمبر ۹، ۲۰، ۵۴، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵۔

(۶)۔ الف واوَ یا یاء بن جاتی ہے۔جیسے ضَارَبَ سے ضُوْرِبَ۔ مِصْبَاحٌ سے مَصَابِيْحُ۔ اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے ملاحظہ ہو۔قاعدہ نمبر ۱۸، ۱۹، ۲۰۔

(۷)۔ واؤ یا یاء الف بن جاتی ہے جیسے قَوَلَ سے قَالَ ۔بَیَعَ سے بَاعَ ۔اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۱، ۳۲، ۳۶، ۴۲۔

(۸)۔ واؤ یاء بن جاتی ہے جیسے مِوْعَادٌ سے مِیْعَادٌ ۔اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ نمبر ۲۶، ۳۱، ۳۵، ۳۷، ۳۸، ۴۱، ۴۴، ۴۶، ۵۱۔

(۹)۔ یاء واؤ بن جاتی ہے مُیْسِرٌ سے مُوْسِرٌ ۔ اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے ملاحظہ ہو۔قاعدہ نمبر ۲۷، ۳۵، ۵۱، ۵۲، ۵۳۔

(۱۰)۔ حرفِ علّت گر جاتا ہے جیسے یَدْعُوْ سے لَمْ یَدْعُ ۔ دَعَوُوْا سے دَعَوْا ۔اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۴، ۲۸، ۳۳، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۵۔

(۱۱)۔ حرفِ علّت ساکن ہو جاتا ہے جیسے یَدْعُوُ سے یَدْعُوْ ۔اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۵، ۳۶، ۴۳۔

(۱۲)۔ حرفِ صحیح یا ہمزہ ساکن ہو جاتا ہے۔جیسے شَهِدَ سے شَهْدَ ۔ اِسْئَلْ سے سَلْ اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲، ۷، ۶۱، ۶۹۔

(۱۳)۔ حرفِ صحیح یا ہمزہ گر جاتا ہے۔جیسے یَنْصُرُوْنَ سے لَمْ یَنْصُرُوْا ۔اُنْصُرْ سے فَانْصُرْ ۔ اس قسم کی تبدیلی کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۱، ۳، ۴، ۹، ۱۱، ۳۳، ۶۱۔

(۱۴)۔ ایک جنس کے دو حرف ایک دوسرے میں مدغم ہو جاتے ہیں۔جیسے مَدَدَ سے مَدَّ ۔اس قسم کی تبدیلیوں کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۵، ۱۲، ۱۳، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۲۳، ۳۸، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰۔

☆

قواعدُ الصَّرف

حصّہ دوم

ملک سیف الرّحمٰن

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ نَحۡمَدُهٗ وَنُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

عربی کلمات کی اقسام

عربی کلمات کی تین قسمیں ہیں۔اسم،فعل اور حرف۔حرف کتنے ہیں اس کا سارا دارومدار سماع پر ہے۔اس طرح اسمائے مبنیہ بھی زیادہ تر سماعی ہیں۔علماءِ لغت نے بھی انہیں گنوادیا ہے اور بتایا ہے کہ کون کون سے اسم مبنی ہوں گے۔اب رہ گئے اسماء معربہ اور افعال۔ **علم الصّرف** میں کلمہ کی انہی دو اقسام کی تفصیلی بحث آتی ہے جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ کوئی فعل یا اسم معرب کیسے بنا ہے؟ اور اس میں کیا کیا تبدیلی ہوئی ہے۔**علم الصّرف** کے اس رسالہ میں یہ امر تفصیل سے بتایا گیا ہے کہ مختلف افعال اور اسماء کیسے بنتے ہیں۔ان کی کتنی قسمیں ہیں۔اسم مشتق کونسا اسم ہوتا ہے۔اور اسم جامد کونسا؟ اور ان کی شکل وصورت یعنی صیغہ وہیئت کی پہچان کے کیا اصول ہیں اور اسموں کی تثنیہ جمع یا تصغیر بنانے کے قواعد کیا ہیں۔غرض کلمہ کی بناء اور اس کے اشتقاق کے جملہ اصول اس رسالہ میں باوضاحت بیان کئے گئے ہیں۔

کوئی کلمہ اشتقاق کے بعد کن تبدیلیوں اور تغیّرات سے دوچار ہوتا ہے اور انجام کار اس کی آخری شکل کیا بنتی ہے۔حرف صحیح میں کب تبدیلی آتی ہے اور حرفِ عِلّت میں کب۔ہمزہ کب کسی دوسرے حرف سے بدلتا ہے اور دو حرفوں میں اِدغام کب ہوتا ہے۔یہ ساری تشریح **قواعد الصّرف** حصہ اوّل میں بیان ہوئی ہے۔غرض کسی کلمہ میں جو تبدیلی بھی عربوں میں معروف ومشہود ہے اسے حصہ اوّل میں بالتفصیل بیان کیا گیا ہے اور کسی کلمہ کے اشتقاق اور بنانے کے کیا اصول ہیں۔اسے **قواعد الصّرف** حصہ دوم میں بالوضاحت پیش کیا گیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ہے کہ وہ محض اپنے فضل سے ہماری ان کوششوں کو قبول فرمائے اور عربی زبان سیکھنے میں ان رسالوں کی افادیت کو فیض عام کی حیثیت عطا فرمائے۔ آمین

علمِ صَرف کی تعریف

صرف[1] وہ علم ہے جس کے ذریعہ سے عربی کلمات کو بنانے اور ان میں واقع ہونے والی تبدیلیوں کا علم حاصل ہوتا ہے۔مثلاً یہ معلوم ہو کہ

بناء کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ مختلف کلمے مصدر سے کیسے بنتے ہیں۔

اِصَالَتُ کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ کلمہ کا کون کونسا حرف اصلی ہے اور کلمے کی تمام تصریفات میں پایا جاتا ہے۔

زیادت کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ کلمہ میں کونسا حرف زائد ہے اور کس غرض کے لئے وہ زائد ہوا ہے۔

حذف کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ کلمہ میں سے کونسا حرف گرا ہوا ہے۔اور وہ کیسے گرا ہے۔

صحت کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ کلمہ میں کونسا حرف صحیح،سالم اور قائم رہے گا اور اس میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

اعلال کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ حرفِ علّت میں کب تبدیلی کرنا ضروری ہے۔

ادغام کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ ایک جنس کے دو حرفوں کو کب باہم مدغم کر دیا جاتا ہے۔

---

[1] عِلْمُ الْقَوَاعِدِالْعَرَبِيَّةِ کے ماہرین نے علم صرف کی عربی میں یہ تعریف کی ہے۔(ا) تَحْوِيْلُ الْاَصْلِ الْوَاحِدِ اِلَى اَمْثِلَةٍ مُخْتَلِفَةٍ لِمَعَانٍ مَقْصُوْدَةٍ۔(ب)عِلْمٌ بِأَبْنِيَةِ الْكَلِمَةِ وَبِمَايَكُوْنُ لِحُرُوْفِهَا مِنْ أَصَالَةٍ وَزِيَادَةٍ وَحَذْفٍ وَ صِحَّةٍ وَاِعْلَالٍ وَاِدْغَامٍ وَاِمَالَةٍ وَبِمَا يَعْرُضُ لِاٰخِرِهَا مِمَّا لَيْسَ بِاِعْرَابٍ وَلَا بِنَاءٍ مِنَ الْوَقْفِ وَغَيْرِهٖ۔

امالہ[1] کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ زبر کو زیر اور الف کو ی کی آواز سے کچھ کچھ مشابہت دیکر پڑھنا کب درست ہے اور

وقف کیا ہے۔ یعنی یہ پتہ چلے کہ وقف کی صورت میں کلمہ کے آخری حرف کی کیا حالت ہوتی ہے۔

غرض بناء۔ اِصالت۔ زِیادت۔ حذف۔ صحت۔ اِعلال۔ اِدغام۔ اِمالہ اور وقف ان سب تبدیلیوں کا پتہ علم الصرف سے لگتا ہے۔

علمِ صَرف کا موضوع

فعل متصرّف[2]۔ اسم مشتق اور اسم معرب کی شکل میں جو مختلف تبدیلیاں ہوتی ہیں ان کا بیان علم صرف میں ہوتا ہے۔ اس لئے علمِ صرف کا موضوع فعل متصرّف۔ اسم مشتق اور اسم معرب ہے۔

اسم مبنی اور حروف، علمِ صرف کا موضوع نہیں۔ اور نہ ان کے متعلق علم صرف میں زیادہ بحث ہوتی ہے۔ کیونکہ ان کا تفصیلی ذکر علم النحو میں آتا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں جامع الدروس العربیۃ صفحہ۵ جلد اوّل۔

تہذیب التوضیح صفحہ۲ جلد۲۔

کلمہ اور اس کے بنیادی حروف

اکیلے بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ مثلاً اَلْبُسْتَانُ جَمِیْلٌ۔ اس جملہ میں ''اَلْبُسْتَانُ'' کلمہ ہے۔ کیونکہ یہ اکیلا بامعنی لفظ ہے اس کے معنے باغ کے ہیں۔ اسی طرح جَمِیْلٌ اکیلا بامعنی لفظ ہے اور اس

---

[1] بِسْمِ اللّٰہِ مَجْرٖیھَا کو بِسْمِ اللّٰہ مَجْرِیُھَا پڑھنا اِمالہ ہے۔

[2] عربی میں علم الصرف کے موضوع کی یہ تعریف کی گئی ہے۔ ''اَلْفِعْلُ الْمُتَصَرِّفُ وَالْاِسْمُ الْمُتَمَکِّنُ فَلَا یَبْحَثُ عَنِ الْاَفْعَالِ الْجَامِدَۃِ وَلَا عَنِ الْاَسْمَآءِ الْمَبْنِیَّۃِ فِیْ عِلْمِ الصَّرْفِ''۔

کے معنے خوبصورت کے ہیں۔ یہ بھی کلمہ ہے۔گویا اَلْبُسْتَانُ جَمِیْلٌ میں دو کلمے ہیں۔ایک کلمہ اَلْبُسْتَانُ اور دوسرا جَمِیْلٌ ہے۔

یَعِیْشُ السَّمَکُ فِی الْمَآءِ۔اس جملہ میں یَعِیْشُ کلمہ ہے کیونکہ یہ اکیلا بامعنی لفظ ہے۔اس کے معنے ہیں ''رہتی ہیں''۔''رہائش رکھتی ہیں''۔اس لئے یہ کلمہ ہے۔اَلسَّمَکُ دوسرا کلمہ ہے اس کے معنے ہیں ''مچھلیاں''۔فِیْ تیسرا کلمہ ہے اس کے معنی ہیں ''میں''۔اَلْمَآءُ چوتھا کلمہ ہے۔اس کے معنے ہیں ''پانی''۔گویا جملہ یَعِیْشُ السَّمَکُ فِی الْمَآءِ میں کل چار کلمے ہیں۔ایک یَعِیْشُ، دوسرا السَّمَکُ ،تیسرا فِیْ اور چوتھا اَلْمَآء۔

اصولاً عربی زبان کے ہر اسم معرب اور فعل میں کم از کم تین حرف اصلی ہوں گے۔مثلاً رَجُلٌ۔ نَصُرٌ۔ کَتَبَ۔

البتہ اعلال اور اسقاط کی وجہ سے بعض اوقات کلمے کے اصلی تین حرفوں میں سے کوئی حرف حذف ہوجاتا ہے جس کی وجہ سے وہ کلمہ دوحرفی یا یک حرفی رہ جاتا ہے۔لیکن اصل کے لحاظ سے اس میں تین حروف ہی ہوتے ہیں۔مثلاً

قُلْ میں ظاہراً دوحرف ہیں لیکن اس کی اصلی شکل اُقْوُلْ بروزن اُنْصُرْ تھی۔جس میں ق۔و۔ل تین حرف اصلی ہیں۔اور ہمزہ زائدہ ہے۔[1] اعلال کی وجہ سے واؤ گر گئی اور ہمزہ[1] بھی حذف ہوگیا۔اور باقی دوحروف ق اور ل رہ گئے جس کا مجموعہ قُلْ بنا اس کے معنی ہیں ''کہہ''۔

''قِ'' میں بظاہر ایک حرف ہے لیکن اس کی اصلی شکل اِوْقِیْ بروزن اِضْرِبْ[2] تھی۔اعلال کی وجہ سے واؤ اور یاء دوحروف گر گئے۔ہمزہ وصلی بھی حذف ہوگیا۔باقی ایک حروف ''قِ'' رہ گیا جس کے معنے ہیں۔''بچا''۔

---

[1] قاعدہ۔نمبر ۳۶،نمبر ۳۴،نمبر ۹ (حصہ اوّل)

[2] قاعدہ نمبر ۲۸۔نمبر ۵۰،نمبر ۹۔(حصہ اوّل)

یَدٌ اور دَمٌ میں لام کلمہ محذوف ہے۔ ان کا اصل یَدَیٌ اور دَمَوٌ ہے۔ پس جس کلمہ میں بنیادی طور پر تین اصلی حرف نہیں بلکہ کم ہیں وہ اپنی اصل شکل سے ہٹا ہوا ہے۔ اس لئے نہ وہ فعل متصرّف ہوگا اور نہ اسم معرب بلکہ یا وہ حرف ہوگا۔ یا اسم مبنی ہوگا۔ مثلاً

بِ۔ لِ ۔ فِیْ ۔ مِنْ یہ سب حرف ہیں اور

''تَ''ضمیر خطاب۔''تُ''ضمیر متکلّم۔'' نَا''ضمیر جمع متکلّم۔''مَنْ''اسم موصول۔ یہ سب اسماء مبنی ہیں۔

بناء اور صیغہ

علم الصّرف کا مقصد کلمہ کی بناء اور صیغہ کی پہچان ہے۔ بناء اور صیغہ سے مراد کسی کلمہ کی وہ بناوٹ اور ہیئت ہے جو اس کی شکل وصورت کو متعیّن کرتی ہے جس میں دوسرے کلمات اس کے ساتھ شریک ہوسکتے ہیں۔ اور وزن کے ذریعے ان کی باہم مشابہت ظاہر ہوسکتی ہے۔

کلمات کا یہ توازن اور ان کی مشابہت حروف کی تعداد ترتیب، ان کی حرکات وسکنات کی یکسانی ان کے اصل یا زائد ہونے اور اپنی اپنی جگہ قائم رہنے کے اعتبار سے پیدا ہوتی ہے۔ مثلاً

رَجُلٌ کی جو شکل اور ہیئت ہے وہی شکل وہیئت عَضُدٌ کی ہے۔ دونوں میں تین تین حرف ہیں اور تینوں اصلی ہیں اور ان کی ترتیب بھی ایک جیسی ہے یعنی پہلے فاء کلمہ، دوسرے نمبر پر عین کلمہ اور تیسرے نمبر پر لام کلمہ ہے۔ دونوں کی حرکات بھی یکساں ہیں کیونکہ دونوں کا پہلا حرف مفتوح اور دوسرا مضموم ہے اس لئے دونوں ایک ہی صیغہ کے کلمے ہیں۔ ان کا وزن فَعُلٌ ہے۔ پس دونوں کی شکل وشباہت اور وزن ایک ہے۔ گو دونوں کے حروف مختلف ہیں پہلے میں ر۔ ج۔ ل ہے اور دوسرے میں ع۔ ض۔ د۔

صیغہ یعنی کلمہ کی شکل وشباہت اور اس کے وزن پر آخری حرف کی حالت سے کوئی فرق نہیں پڑتا مثلاً رَجُلٌ اور عَضُدِ۔ رَجُلًا اور عَضُدٌ ایک ہی صیغہ ہوں گے۔ پہلی مثال میں رَجُلٌ کے لام پر ضمّہ ہے اور عَضُدِ کی دال پر کسرہ ہے۔ اور دوسری مثال میں رَجُلًا کے لام پر فتحہ اور عَضُدٌ کی دال

حِبُكٌ کا وزن فِعُلٌ اور اس کا پہلا حرف مکسور ہے۔ اور دوسرا مضموم۔ لیکن اس وزن وشکل پر عربی زبان میں کوئی اور کلمہ نہیں ملتا تاہم یہ امکان موجود ہے کہ اس وزن پر کوئی اور کلمہ مل جائے اس امکان کی وجہ سے حِبُكٌ کو بھی ایک صیغہ کہیں گے۔

پرضمہ ہے۔اس فرق کے باوجود دونوں ایک ہی صیغہ ہیں اور دونوں کا وزن یکساں ہے۔کیونکہ آخری حرف کی زیر۔زبر اور پیش کے فرق سے کلمہ کی اصل شکل میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ رَجُلٌ ۔ رَجُلًا۔ رَجُلٍ۔ عَضُدٌ۔عَضُدًا۔عَضُدٍ ۔یہ سب ایک ہی شکل کے صیغے ہیں۔

یَئِسَ اور اَیِسَ دونوں ایک صیغہ نہیں ہیں۔کیونکہ ان کے حروف کی ترتیب میں فرق ہے۔ یَئِسَ کا وزن فَعِلَ اور اَیِسَ کا وزن عَفِلَ ہے۔اگرچہ دونوں میں تین تین حرف ہیں حرکات بھی ایک جیسی ہیں لیکن حروف کی ترتیب یکساں نہیں۔ یَئِسَ میں پہلا حرف یاء فاءکلمہ ہے اور دوسرا حرف ہمزہ عین کلمہ ہے۔اس کے برعکس اَیِسَ میں پہلا حرف ہمزہ عین کلمہ ہے اور دوسرا حرف یاء فاءکلمہ ہے یعنی اس میں قلب مکانی ہوئی ہے۔پس حروف کی ترتیب میں اس فرق کی وجہ سے ان دونوں کو ایک صیغہ کہنا درست نہ ہوگا۔ بلکہ یہ دونوں الگ الگ صیغے ہیں۔گو دونوں ماضی ہیں۔

اَکْرَمَ ۔کَرَّمَ ۔ دَحْرَجَ ایک صیغہ نہیں ہیں۔کیونکہ اَکْرَمَ باب افعال کی ماضی ہے اور اس کا وزن اَفْعَلَ ہے اس میں ہمزہ زائد ہے۔اور کَرَّمَ باب تَفْعِیْل کی ماضی ہے اور اس کا وزن فَعَّلَ ہے۔اس میں دوسری راء زائد ہے یہ دونوں۔ثلاثی مزید ہیں۔

دَحْرَجَ باب فَعْلَلَةٌ رباعی مجرّد کی ماضی ہے اور اس کا وزن فَعْلَلَ ہے۔اس میں سارے حروف اصلی ہیں۔پس باوجود اس کے کہ تینوں کلموں میں چار چار حرف ہیں ان کی حرکات وسکنات بھی ایک جیسی ہیں لیکن حروف اصلی اور زائد میں فرق ہے۔اَکْرَمَ میں ہمزہ زائد ہے اور باقی حروف اصلی ہیں۔کَرَّمَ میں دوسری راء زائد ہے اور باقی اصلی ہیں۔دَحْرَجَ میں چاروں حرف اصلی ہیں۔اس وجہ سے تینوں ایک صیغہ نہیں ہیں۔بلکہ الگ الگ ابواب سے تعلق رکھنے والے ماضی واحد کے صیغے ہیں۔

دِرْهَمٌ اور قِمَطْرٌ ایک صیغہ نہیں ہیں۔ان میں فرق ہے۔کیونکہ ان کی حرکات وسکنات کی

ترتیب ایک جیسی نہیں بلکہ اس میں فرق ہے۔

دِرْهَمٌ میں دوسرا حرف ساکن ہے اور تیسرا حرف متحرک ہے اور اس کا وزن فِعْلَلٌ ہے اس کے برعکس قِمَطْرٌ میں دوسرا حرف متحرک اور تیسرا حرف ساکن ہے اور اس کا وزن فِعَلْلٌ ہے۔ پس اس فرق کی وجہ سے یہ دونوں ایک صیغہ نہیں ہوں گے۔

بَيْطَرٌ اور شَرْيَفٌ (ملحق بہ جَعْفَرٌ) دونوں ایک صیغہ نہیں ہیں۔ کیونکہ حرف زائد "یاء" دونوں کلموں میں الگ الگ جگہ پر ہے۔ بَيْطَرٌ میں فاء کلمہ کے بعد یاء ہے اور شَرْيَفٌ میں عین کلمہ کے بعد ان کا اصل مادہ بَطَرٌ اور شَرَفٌ ہے۔

غرض علم الصّرف کا مقصد صیغہ کی پہچان اور اس بات کا پتہ چلانا ہے کہ کسی کلمہ میں تبدیلی کیا ہوئی ہے۔ اس کی اصل شکل کیا تھی۔ اور اب کیا ہے اور چونکہ سب سے زیادہ تبدیلی افعال یا اسماءِ مشتقہ میں ہوتی ہے اس لئے علم الصّرف میں سب سے زیادہ بحث افعال اور اسماءِ مشتقہ اور ان میں ہونے والی تبدیلیوں کے متعلق ہوگی۔ اس سے کم درجہ کی بحث اسم جامد کے متعلق ہوتی ہے۔ اسم مبنی اور حرف کی بحث اس علم میں نہ ہونے کے برابر ہے۔ بہت معمولی صرف ضمنی طور پر علم الصّرف میں حروف اور اسمائے مبنیہ کا ذکر آتا ہے۔

وزن اور اس کا طریق

وزن کو میزان صرفی اور تمثیل بھی کہتے ہیں۔ عربی زبان کے اسماء معربہ اور افعال اصولاً چونکہ کم از کم تین حرف کے ہوتے ہیں۔ اس سے کم حروف کا کوئی فعل یا اسم معرب نہیں ہوتا اس لئے کلمہ کے وزن کے لئے ف۔ ع۔ ل تین حرف منتخب کئے گئے ہیں۔ مثلاً

رَجُلٌ کا وزن فَعُلٌ ہے۔ كَتَبَ کا وزن فَعَلَ ہے۔ اگر کسی کلمہ میں چار حرف اصلی ہوں تو وزن کے لئے ف۔ ع۔ ل۔ ل یعنی دو لام ہوں گے۔ مثلاً

جَعْفَرٌ کا وزن فَعْلَلٌ ہے۔ دَحْرَجَ کا وزن فَعْلَلَ ہے۔ اگر کسی کلمہ میں پانچ حرف اصلی ہوں تو وزن کے لئے ف۔ ع۔ ل۔ ل۔ ل یعنی تین لام ہوں گے۔ مثلاً سَفَرْجَلٌ کا وزن فَعَلْلَلٌ[1] (فَعَلَّلٌ) ہوگا۔

وزن اور موزون

اصلی اور زائد حروف۔ ترتیب حروف اور ان کی حرکت وسکون کے لحاظ سے وزن اور موزون دونوں بالکل مطابق ہونے چاہئیں۔ کیونکہ وزن دراصل کلمہ کی اصلی شکل بتاتا ہے اور یہ تبھی ممکن ہے جبکہ اصل اور زائد سابق اور لاحق۔ متحرک اور ساکن موجود اور محذوف کی مطابقت کا پورا پورا خیال رکھا جائے مثلاً کَرُمَ کا وزن فَعُلَ۔

کَرُمْتَ کا وزن فَعُلْتَ ہے۔ (اس میں تَ ضمیر خطاب ہے)

اَکْرَمَ کا وزن اَفْعَلَ ہے (یہ باب افعال کی ماضی ہے اس میں ہمزہ زائد ہے)

کَرَّمَ کا وزن فَعَّلَ ہے یہ باب تَفْعِیل کی ماضی ہے اس میں دوسری راء زائد ہے۔

قُلْ کا وزن فُلْ ہے کیونکہ اس میں عین کلمہ محذوف ہے اس کی اصل شکل اُقْوُلْ بروزن اُفْعُلْ تھی اُنْصُرْ کی طرح۔

وزن کرنے کے اصول

کسی کلمہ کا وزن کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اصول ہیں:۔

(۱) جو حرف کلمہ میں زائد ہے وہ وزن میں بھی زائد ہوگا۔ مثلاً اِنْکَسَرَ میں چونکہ ہمزہ اور نون زائد ہیں۔ ک۔ س۔ ر اصلی ہیں۔ اس لئے اس کا وزن اِنْفَعَلَ ہوگا۔

---

[1] ادغام کے لئے ملاحظہ ہو قاعدہ نمبر ۶۸ و قاعدہ نمبر ۶۹۔

(۲) کلمہ میں اگر حرف زائد۔ اصلی حرف کے تکرار کی وجہ سے ہے تو وزن میں وہ زائد حرف بعینہٖ نہیں آئے گا بلکہ اس کے مقابل کے حرف کو مکرر کر دیا جائے گا۔ مثلاً

کَـرَّمَ اس میں عین کلمہ یعنی راء کا تکرار ہے اس لئے دوسری راء زائد ہے جو بعینہٖ وزن میں نہیں آئے گی بلکہ وزن میں عین کلمہ مکرر ہو جائے گا اور اس کا وزن ہوگا فَعَّلَ نہ کہ فَعْرَلَ۔

اِسی طرح اِغْـرَوْرَق۔ غَـرَق سے مشتق ہے اس میں ہمزہ۔ واوٗ زائد حروف ہیں اِس لئے وہ وزن میں اسی طرح قائم رہیں گے۔ لیکن ان کے بعد دوسری راء یعنی عین کلمہ مکرر ہونے کی وجہ سے زائد ہے۔ اس لئے وزن میں بھی عین کلمہ مکرر ہو جائے گا۔ پس اس کا وزن اِفْـعَـوْعَلَ ہوگا نہ کہ اِفْـعَـوْرَلَ۔

اِحْمَارَّ[۱]۔ (اِحْمَارَرَ) کا وزن اس اصول کے تحت اِفْعَالَّ (اِفْعَالَلَ) ہوگا۔ نہ کہ اِفْعَا لَرَ۔ یعنی دوسری راء جو زائد ہے وہ بعینہٖ وزن میں نہیں آئے گی۔ جَـلْـبَـبَ (ملحق بہ دَحْـرَجَ) کا وزن ہو گا۔ فَعْلَلَ نہ کہ فَعْلَبَ اس میں دوسری باء جو زائد ہے بعینہٖ وزن میں نہیں آئے گی بلکہ لام کلمہ مکرر ہوگا۔

(۳) کلمہ میں اگر حروف ''سَاَلْتُمُوْ نِيهَا[۲]'' میں سے کوئی حرف زائد ہو تو وزن میں وہ حرف بعینہٖ آئے گا۔ مثلاً

سِـلَاحٌ میں س۔ ل۔ ح حروف اصلی ہیں اور الف زائد ہے۔ اس لئے یہ الف وزن میں بھی ہوگی اور اس کے کلمہ کا وزن ہوگا فِعَالٌ۔

مَـكْـتُـوْبٌ میں ك۔ ت۔ ب حروف اصلیہ ہیں اور میم اور واوٗ دو حروف زائد ہیں اس لئے وزن میں بھی یہ حروف زائدہ بعینہٖ آئیں گے اور اس کا وزن ہوگا۔ مَفْعُوْلٌ۔

---

[۱] ادغام کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۸۔

[۲] ان حروف کو حروفِ زائدہ کہتے ہیں یعنی عربی کلمہ میں جب بھی کوئی حرف زائد ہوگا وہ ان ہی دس حرفوں میں سے کوئی حرف ہوگا۔

اِکْتَسَبَ میں ک۔س۔ب حروف اصلی ہیں اور ا۔ ۃ زائدہ ہیں۔اس لئے اس کا وزن ہوگا اِفْتَعَلَ۔

اِسْتَغْفَرَ میں غ۔ف۔ر حروف اصلی ہیں اور ا۔س۔ت حروف زائدہ ہیں۔اس لئے اس کا وزن ہوگا۔اِسْتَفْعَلَ۔

(۴) کلمہ میں اگر حروف آگے پیچھے ہوں یعنی ان میں قلب مکانی ہو تو وزن میں بھی ان کے مقابل کے طرف آگے پیچھے ہوں جائیں گے۔مثلاً اَیِسَ کا اصل یَئِسَ ہے۔اصل میں یاء پہلے ہے اور ہمزہ بعد میں۔

پس اَیِسَ میں یاء دوسرے نمبر پر آگئی اور ہمزہ پہلے نمبر پر یعنی عین کلمہ اور فاء کلمہ ایک دوسرے سے بدل گئے ہیں۔اس لئے وزن میں بھی اسی طرح ہوگا۔پس اَیِسَ کا وزن عَفِلَ ہوگا۔اور یَئِسَ کا فَعِلَ۔کیونکہ اس دوسرے کلمہ میں سارے حرف اپنی اپنی جگہ ترتیب وار ہیں۔

رَائیٌ کی جمع اَرَاءٌ میں بھی قلب مکانی ہوئی ہے یعنی راء کے بعد جو ہمزہ ہے وہ پہلے ہوگیا ہے اور راء بعد میں آئی ہے اس لئے اس کا وزن اَعْفَالٌ ہوگا۔

(۵) کلمہ میں جو حرف حذف ہوگیا وزن میں بھی اس کے مقابل کا حرف گر جائے گا مثلاً عِدْ کا وزن ہوگا عِلْ اس میں پہلا حرف[۱] واؤ یعنی فاء کلمہ گرا ہوا ہے۔

قُلْ کا وزن ہوگا فُلْ اس میں درمیانی حرف واؤ یعنی عین کلمہ[۲] گرا ہوا ہے۔

اُدْعُ کا وزن ہوگا اُفْعُ اس میں آخری حرف واؤ یعنی لام کلمہ[۳] گرا ہوا ہے۔

(۶) کلمے میں اگر اعلال کسی حرفِ عِلّت کو ساکن یا متحرک کرنے کی صورت میں ہو تو اس سے اس کے وزن میں کوئی فرق نہیں آئے گا۔مثلاً

---

۱ دیکھیں قواعد الصرف حصہ اوّل قاعدہ نمبر ۲۸۔ ۲ دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶ و نمبر ۳۳۔

۳ قاعدہ نمبر ۵۰۔

قَالَ (قَوَلَ) کا وزن ہوگا فَعَلَ نہ کہ فَعْلَ۔

يَقُوْ لُ (يَقْوُلُ) کا وزن ہوگا يَفْعُلُ نہ کہ يَفْعُلُ۔

مَرْمِيٌّ (مَرْمُوْ يٌ) کا وزن ہوگا مَفْعُوْلٌ نہ کہ مَفْعِيْلٌ [1]۔

(۷) کلمہ میں اگر کوئی حرف تاءِ اِفْتِعَال سے تبدیل شدہ ہوتو وزن میں وہ حرف نہیں آئے گا۔ بلکہ تاء آئے گی۔ مثلاً

اِصْطَبَرَ [2] کا وزن ہوگا اِفْتَعَلَ نہ کہ اِفْطَعَلَ یعنی وزن میں طاء کی جگہ تاء ہوگی۔

اِزْدَجَرَ کا وزن ہوگا اِفْتَعَلَ نہ کہ اِفْدَعَلَ۔

(۸) وزن کی بحث کا تعلق اَفعال۔ اسمائے مشتقّہ اور اسمائے جامدہ معربہ سے ہے۔

پس اسمائے مبنیہ اور حرف سے وزن کی بحث کا کوئی تعلق نہیں۔ یعنی اسمائے مبنیہ کے وزن کی ضرورت نہیں پڑتی ہے اور نہ ان کے حروف کے اصلی یا زائد ہونے کا سوال پیدا ہوتا ہے اور نہ یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ فلاں حرف کا کیا وزن ہے۔

وضاحت۔ مذکورہ بالا بیان کو غور سے پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل افعال اور اسماء معربہ کا وزن بتائیے۔

(۱) شَرِبَ۔ کَرُمَ۔ دَحْرَجَ۔

(۲) هَذَّبَ۔ فَهَّمَ۔ قَسَّمَ۔

(۳) لَاعَبَ۔ اِنْصَرَفَ۔ اِسْتَخْبَرَ۔

(۴) اِصْطَبَرَ۔ صَامَ۔ يَقُوْمُ۔ يَرْمُوْنَ۔

(۵) اِرْمُوْا۔ اِسْعَوْا۔ قُمْ۔

---

[1] دیکھیں حاشیہ تهذيب التوضيح صفحہ ۵ جلد ۲۔ فیہ نظر کیونکہ اس صورت میں اِقَامَةٌ اور اِسْتِقَامَةٌ کا کیا وزن ہوگا؟ یہ امر قابل غور ہے۔ [2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۴

(٦) هِبَةٌ۔زِنَةٌ۔مَرَامٍ۔مَهْدِیٌّ۔

(٧) قَمَرٌ۔جَعْفَرٌ۔دِرْهَمٌ۔قُذَعْمِلٌ۔اِسْتِقَاءٌ۔

تمرین نمبر ا

مندرجہ ذیل عبارت میں جو افعال اور اسماء معربہ آئے ہیں۔ان کا وزن بتایئے۔

اِذَاوَعَدْتَ عِدَةً فَانْجِزْ فَاِنَّ مِنْ اَكْبَرِ مَا يَضُرُّ الْاَفْرَادَ وَالْاُمَمَ اَنْ تُتَّخَذَ الْمَوَاعِدُ ذَرِيْعَةً اِلَى الْمُبَاطَلَةِ وَالتَّسْوِيْفِ وَكَثِيْرًا مَايُقَوِّی الْمِيْعَادُ بِكُلِّ مُخْرَجَةٍ مِنَ الْاِيْمَانِ۔ وَالْقَائِلُ وَالْمَقُوْلُ لَهٗ يَعْتَقِدَانِ اَنَّهَا كَاذِبَةٌ ۔ فَاِذَا تَقَهْقَرَتِ التِّجَارَةُ وَالصِّنَاعَةُ فِی الشَّرْقِ فَذٰلِكَ لِاَنَّهُمَا فِیْ حَاجَةٍ مَاسَّةٍ اِلَى الْاَخْلَاقِ قَبْلَ اِحْتِيَاجِهِمَا اِلَى الْمَالِ۔

تمرین نمبر ۲

مندرجہ ذیل کلمات کا وزن کیجیے۔

فَرَّ۔ يَسُوْدُ۔ يَسِيْلُ۔مَقَامٌ۔ قَادَ۔

اِزْدَلَفَ۔اِتَّصَلَ۔صُنْ۔ دَاعٍ۔

ثِقْ۔سَعَةٌ۔اِرْضَ۔ يَقْضُوْنَ۔

اِسْتَجَارَ۔اِنْتَفَعَ۔اِقْشَعَرَّ۔تَقَدَّمَ ۔

اَطِبَّاءُ۔اَعْدَاءُ۔جَيِّدٌ۔مِيْثَاقٌ۔سُعَاةٌ۔

تمرین نمبر ۳

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور ان میں استعمال ہونے والے افعال اور اسماء معربہ کا وزن بتائیں۔

الف۔ بَلَآءٌ لَيْسَ يَعْدِلُهُ بَلَآءٌ عَدَاوَةُ غَيْرَ ذِیْ حَسَبٍ وَ دِيْنٍ
يَبِيْعُكَ مِنْهُ عِرْضًا لَمْ يَصُنْهُ وَيَرْتَعُ مِنْكَ فِیْ عِرْضٍ مَصُوْنٍ

ب۔ يَا اَهْلَ ذَالْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا وَ لَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضَرًّا
قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِیْ اِكْفَهَرَّا اِلٰى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا
اَخَا سِفَارٍ طَالَ وَ اسْبَطَرَّا حَتّٰى انْثَنٰى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا
فَدُوْنَكُمْ ضَيْفًا قَنُوْعًا حُرًّا يَرْضٰى بِمَا اِحْلَوْلَى وَمَا أَمَرًّا

مزید تفصیل کے لئے دیکھئے۔

۱۔ تہذیب التوضیح صفحہ۱۴ وصفحہ۱۱ جلد دوم۔

۲۔ جامع الدروس العربیہ صفحہ۲۱۷ جلد نمبر۱۔

۳۔ قوائد اللغة العربية صفحہ۲۔

۴۔ النحو الواضح جزو اولیٰ صفحہ۳۴ تا ۳۶۔

قلب مکانی

بچے اور بعض اوقات بڑی عمر کے آدمی کوئی لفظ بولتے ہوئے بے خیالی میں حروف آگے پیچھے کر دیتے ہیں۔ مثلاً

(۱) بولتے بولتے مَطْلَبُ کو مَطْبَلُ بول گئے۔ ایسی غلطی اکثر ہو جاتی ہے۔ بعض اوقات اس تبدیلی میں کچھ لطیفہ کا رنگ بھی آ جاتا ہے اور اسے بار بار دہرانے کو جی چاہتا ہے اور کبھی کبھی اسے اپنا بھی لیا جاتا ہے۔ عربی زبان میں بھی ایسا ہوتا ہے اور اس قسم کی تبدیلی کا اصطلاحی نام ''قلب مکانی'' ہے۔ یہ تبدیلی زیادہ تر مہموز اور معتل میں ہوتی ہے۔ مثلاً

یَئِسَ سے اَیِسَ۔ اس میں ہمزہ اور یاء کی جگہ بدل گئی ہے۔ ہمزہ پہلے آ گیا ہے اور یاء اس کے بعد۔ اسی طرح وَاحِدٌ سے حَادِیْ میں واؤ آخر میں آ کر کسرہ ماقبل کی وجہ سے یاء بن گئی ہے اور الف کو حاء کے بعد جگہ ملی ہے۔

نَأَیٰ یَنْأَیٰ سے نَاءَ یَنَاءُ

فَلَحَ یَفْلَحُ سے لَفَحَ یَلْفَحُ

وَجْهٌ سے جَاهٌ بروزن عَفْلٌ[۱]

اَنْیُقٌ سے اَنُیْقٌ بروزن اَعْفُلٌ

اَرْآءٌ سے آرَاءٌ بروزن اَعْفَالٌ[۲]

اَبْآرٌ سے آبَارٌ بروزن اَعْفَالٌ[۳]

---

۱ جَوَهٌ سے واؤ الف بن گئی ہے۔ قاعدہ نمبر ۳۲۔

۲ اَءْرَاءٌ سے ہمزہ الف بن گیا۔ قاعدہ نمبر ۵۸۔

۳ اَءْبَارٌ سے ہمزہ الف بن گیا ہے۔ قاعدہ نمبر ۵۸۔

اَرْاٰمٌ سے آرَامٌ بروزن اَعْفَالٌ

جَایِئٌ سے جَائِئٌ بروزن فَالِعٌ

شَیْأً سے اَشْیَاءُ بروزن لَفْعَاءُ[۱] ان سب میں قلب مکانی ہے۔

(۲) مہموز اور معتل کے علاوہ دوسرے کلمات میں بھی بعض اوقات قلب مکانی ہوتی ہے مثلاً

اِضْمَحَلَّ سے اِمْضَحَلَّ۔ اِکْفَھَرَّ سے اِکْرَھَفَّ۔

۳۔ قلب مکانی یعنی حرف کی جگہ بدلنے کا پتہ مندرجہ ذیل اصول کے تحت لگایا جا سکتا ہے:۔

الف۔ کسی کلمہ کے اصل یعنی مصدر یا مفرد سے معلوم ہوسکتا ہے کہ حرف نے جگہ بدلی ہے مثلاً

نَاءَ کا مصدر نَأْیٌ ہے۔ اس سے صاف پتہ چلتا ہے کہ ہمزہ پہلے ہے اور یاء بعد میں ہے اس لئے نَاءَ لازماً مقلوب ہے کیونکہ اس میں یاء پہلے ہے اور ہمزہ بعد میں۔ لہٰذا اس کا وزن فَلَعَ ہے۔

اَیِسَ کا مصدر یَأْسٌ ہے لہٰذا اَیِسَ مقلوب ہے اور اس کا وزن عَفِلَ ہے۔

آبَارٌ کا مفرد بِئْرٌ ہے لہٰذا آبَارٌ مقلوب ہے اور اس کا وزن اَعْفَالٌ ہے۔

آرَاءٌ کا مفرد رَأْیٌ ہے لہٰذا آرَاءٌ مقلوب ہے اور اس کا وزن اَعْفَالٌ ہے۔

آرَامٌ کا مفرد رِئْمٌ ہے لہٰذا آرَامٌ مقلوب ہے اور اس کا وزن اَعْفَالٌ ہے۔

ب۔ کلمہ مقلوب کے دوسرے مشتقات سے پتہ لگ سکتا ہے کہ حروف کی اصل ترتیب کیا ہے مثلاً وِجْهَةٌ۔ جِهَةٌ۔ وُجُوْهٌ۔ وَجَاهَةٌ سے معلوم ہوسکتا ہے کہ جَاهٌ مقلوب ہے عین کلمہ پہلے آ گیا ہے۔ اور فاء کلمہ اس کے بعد آ گیا ہے۔ لہٰذا اس کا وزن عَفْلٌ ہے۔

ج۔ اگر قلب مکانی تسلیم نہ کی جائے تو کلمہ کے آخر میں دو ہمزوں کا اجتماع لازم آتا ہے جو عربی زبان کے لحاظ سے ناپسندیدہ ہے مثلاً جَاءَ کا اسم فاعل جَایِئٌ ہے۔ یہ کلمہ اگر اسی طرح رہے تو الف فاعل کے بعد واقع ہونے کی وجہ سے یاء ہمزہ[۲] بن جائے گی اور اس طرح یہ کلمہ جَاءِئٌ بنے گا۔

---

[۱] لام اور فاء کی جگہ بدلی ہے۔ [۲] دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۲

جس میں دو ہمزے اکٹھے ہو جاتے ہیں جو عربی زبان میں ناپسندیدہ ہیں۔لہٰذا جَـائِیٌ کا ہمزہ یاء سے پہلے کردیا گیا اس طرح یہ جَائِیٌ بن گیا۔پھر تعلیل ہو کر جَاءٍ بنا۔[1]

د۔اگر قلب مکانی نہ مانی جائے تو بغیر کسی سبب کے کلمہ کو غیر منصرف ماننا پڑے گا۔مثلاً اَشْیَاءُ۔ شَیْءٌ کی جمع ہے اور غیر منصرف ہے۔اگر اس کا آخری ہمزہ اصلی مانا جائے۔اور اس کا وزن اَفْعَالٌ ہو تو اس صورت میں اس کلمہ کے غیر منصرف ہونے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آتی لہٰذا تسلیم کرنا ہوگا کہ جمع کے شروع میں جو ہمزہ ہے وہ اصلی ہے یہ لام کلمہ میں تھا اب اس کی جگہ بدل دی گئی ہے۔اسے شروع میں لے آئے ہیں اور آخر میں الف ممدودہ زائد کی گئی ہے۔اس طرح یہ اَشْیَــاءُ بروزن لَفْعَاءُ ہوگا۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

تہذیب التوضیح صفحہ ۵ جلد نمبر ۲

---

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۵۷۔ نمبر ۴۳۔ نمبر ۳۳۔

مجرّد اور مزید

مجرد وہ کلمہ ہے جس کے سارے حروف اصلی ہوں زائد کوئی نہ ہو۔ مثلاً ضَـرَبَ۔ دَحْـرَجَ۔ شَمْسٌ۔ جَعْفَرٌ۔ سَفَرْجَلٌ۔ یہ سب کلمے مجرد ہیں۔

مزید وہ کلمہ ہے جس میں اصلی حروف کے علاوہ کوئی زائد حرف بھی ہو۔ مثلاً۔ اَکْـرَمَ۔ اِنْطَلَقَ۔ اِسْتَغْفَرَ۔ تَدَحْرَجَ۔ سَلَاحٌ۔ اِنْسَانٌ۔ غَضَنْفَرٌ۔ سَلْسَبِيْلٌ۔ یہ سب مزید کلمے ہیں۔

حرف زائد کرنے کے مقاصد

کسی مجرد کلمہ میں کوئی حرف زائد کرنے کے سات مقاصد ہو سکتے ہیں۔

پہلا مقصد۔ حرف زائد کرنے کا پہلا مقصد یہ ہے کہ کوئی خاص مفہوم پیدا کرنے کے لئے حرف زائد کیا جائے۔ کلمہ میں حرف زائد کرنے کی اکثر یہی غرض ہوتی ہے۔ مثلاً حروف مضارع حال اور مستقبل کے مفہوم کے لئے ماضی کے شروع میں زائد کئے جاتے ہیں۔ جیسے

نَصَرَ سے يَنْصُرُ۔ تَنْصُرُ۔ اَنْصُرُ۔ نَنْصُرُ۔

ان میں ی۔ ت۔ ألف اور ن زائد کئے گئے ہیں۔

اسی طرح فَـاعِلٌ کا الف ہے جیسے نَـاصِرٌ۔ جمع کا ہمزہ ہے جیسے اَقْوَالٌ۔ اسی طرح لازم کو متعدی بنانے کے لئے باب افعال کا ہمزہ ہے جیسے کَرُمَ سے اَکْرَمَ۔

دوسرا مقصد۔ حرف زائد کرنے کا دوسرا مقصد یہ ہے کہ الحاق کے لئے حرف زائد کیا جائے۔ یعنی کسی کلمہ ثلاثی کو رُباعی یا خُماسی کے ہمشکل بنانے کے لئے کوئی حرف زائد ہو۔ مثلاً کَثُـرَ سے کَـوْثَرَ میں واؤ زائد کی گئی ہے۔ تاکہ اس کی شکل دَحْرَجَ کی طرح ہو جائے۔ پس کَـوْثَرَ ملحق بہ دَحْرَجَ ہے۔

تیسرا مقصد۔ حرف زائد کرنے کا تیسرا مقصد یہ ہے کہ مَــدّ کے لئے حرف زائد کیا جائے۔یعنی آواز کو لمبا کرنے کے لئے حرف بڑھایا گیا ہو۔مثلاً

رِسْلَةٌ سے رِسَالَةٌ ۔کِتَبٌ سے کِتَابٌ۔اس جگہ الف کی زیادتی مَدّ یعنی آواز کو لمبا کرنے کے لئے ہوئی ہے۔

چوتھا مقصد۔ حرف زائد کرنے کا چوتھا مقصد یہ ہے کہ کسی حرف محذوف کے عوض کے طور پر حرف زائد کیا جائے۔مثلاً

اِقَامٌ سے اِقَامَةٌ اس میں ۃ الف محذوف کے عوض[1] آئی ہے۔

پانچواں مقصد۔ حرف زائد کرنے کا پانچواں مقصد یہ ہے کہ تکثیرِ لفظ کے لئے یعنی چھوٹے لفظ کو بڑا کرنے اور اس کا حجم بڑھانے کے لئے حرف زائد کیا جائے۔مثلاً

اِبْنٌ سے اِبْنُمٌ۔اس میں حرف میم لفظ کو بڑا کرنے کے لئے زائد ہوا ہے۔

چھٹا مقصد۔ حرف زائد کرنے کا چھٹا مقصد یہ ہے کہ جس کلمہ کا شروع کا حرف ساکن ہو اس کے تلفظ کو ممکن بنانے کے لئے حرف زائد کیا جائے۔کیونکہ ابتدا بہ ساکن مشکل ہے۔کلمہ کے شروع میں ہمزہ وصلی زائد کرنے کی یہی غرض ہوتی ہے کہ ابتدا کو آسان بنایا جائے۔مثلاً

اُنْصُرْ ۔ اِکْتَسَبَ۔ اِنْصِرَافٌ۔

ساتواں مقصد۔ حرف زائد کرنے کا ساتواں مقصد یہ ہے کہ حرکت کی وضاحت ہو جائے کہ اس حرف پر فتحہ ہے کسرہ ہے یا ضمہ۔اس غرض کے لئے ھاء زیادہ کرتے ہیں جسے ھائے سکتہ کہتے ہیں۔مثلاً (مَآ اَغْنٰی عَنِّیْ مَالِیَهْ) اس میں مَالِیَ کی یاء کی حرکت فتحہ کو ظاہر کرنے کے لئے ''ھائے سکتہ'' زائد کی گئی ہے۔اسی طرح رَہْ۔قِہْ میں ھائے سکتہ زائد ہے اصل کلمہ ''رَ'' اور ''قِ'' ہے۔

---

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۵۔

حروف کی زیادتی کے اصول

کسی کلمہ میں حروف کی زیادتی کی دوصورتیں ہیں۔

پہلی صورت۔ پہلی صورت یہ ہے کہ معنوی تبدیلی کے لئے کلمہ کے کسی اصلی حرف کومکرر کر دیا جائے مثلاً عَظَمَ سے عَظَّمَ اس میں عین کلمہ ''ظاء'' کومعنوی غرض کے لئے مکرر کیا گیا ہے۔

اِحْمَرَّ۔اس میں لام کلمہ راء کومبالغہ کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے مکرر کیا گیا ہے۔

یاالحاق کے لئے کلمہ کے کسی حرف کومکرر کر دیا جائے مثلاً

قَرْدَدٌ [1] ملحق بہ جَعْفَرٌ میں لام کلمہ دال مکرر ہے۔

سُنْدُسٌ ملحق بہ بُرْثُنٌ میں فاءکلمہ ''سین'' مکرر ہے اس کے اصلی حرف س۔ن۔د ہیں۔

سَجَنْجَلٌ ملحق بہ سَفَرْجَلٌ میں عین کلمہ ج مکرر ہے اور درمیان میں نون زائدہ حرفِ فاصل ہے۔اس کے اصلی حرف س۔ج۔ل ہیں۔

مَرْمَرِيْسٌ [2] ملحق بہ خَنْدَرِيْسٌ میں فاءکلمہ میم اور عین کلمہ راء مکرر ہیں۔اس کے اصلی حرف م۔ر۔س۔ہیں۔

صَمَحْمَحٌ [3] ملحق بہ سَفَرْجَلٌ میں عین کلمہ م اور لام کلمہ حاء کومکرر کیا گیا ہے۔اس کے اصلی حرف ص۔م۔ح۔ہیں۔

دوسری صورت۔ حرف زائد کرنے کی دوسری صورت یہ ہے کہ حروف ''سَأَلْتُمُوْنِيْهَا'' میں سے کوئی حرف زیادتی حرف کی مذکورہ سات اغراض میں سے کسی غرض کے لئے زائد کیا جائے جس کی تفصیل یہ ہے۔

---

[1] یہ ایک پہاڑ کا نام ہے۔ [2] بہت بڑی بلا۔بہت بڑی مصیبت۔ [3] چھوٹی غلیظ چیز۔

س ۔حروف زائدہ ''سَأَلْتُمُوْنِيْهَا'' میں سے ایک حرف س ہے۔

یہ باب استفعال بنانے کے لئے زائد کیا جاتا ہے جو طلب کا مفہوم ظاہر کرتا ہے۔مثلاً اِسْتَغْفَرَ اس نے بخشش طلب کی۔اس میں غ۔ف ۔ر اصلی حروف ہیں۔ہمزہ وصلی تاءاور سین زائد ہیں۔سین کی زیادتی طلب اور خواہش کا مفہوم پیدا کرنے کے لئے ہے۔

بعض اوقات سین الحاق کے لئے بھی آتا ہے۔مثلاً فُدْمُوْسٌ [1] ملحق بہ عُصْفُوْرٌ میں ف۔د۔م اصلی حرف ہیں۔واؤاور سین زائد ہیں۔ان کو الحاق کی غرض سے زائد کیا گیا ہے۔

اَسْطَاعَ میں س زائد ہے اس کی کوئی قیاسی افادیت نہیں نہ یہ معنوی تبدیلی کے لئے ہے اور نہ الحاق کے لئے اس کی اصل اَطَاعَ ۔يُطِيْعُ ہے۔یہ باب افعال کی ماضی اور مضارع ہیں۔

ہمزہ۔ حروف زائدہ میں سے ایک حرف ہمزہ ہے اس کی دو قسمیں ہیں۔وصلی اور قطعی۔[2]

ہمزہ وصلی۔ ابتدا بہ ساکن کو ممکن بنانے کے لئے کلمہ کے شروع میں ایک زائد حرف کے طور پر آتا ہے۔مثلاً اُنْصُرْ۔اِضْرِبْ۔اِكْتَسَبَ ۔ اِكْتِسَابٌ۔

ہمزہ قطعی۔ یہ بھی کلمہ کے شروع میں آتا ہے اور اس کے بعد کم از کم تین حرف اصلی ہوتے ہیں۔مثلاً اَضْرِبُ۔ اَفْضَلُ۔اَكْرَمَ۔اِكْرَامٌ۔ اَقْلَامٌ۔

ہمزہ زائد کلمہ کے آخر میں بھی آتا ہے بشرطیکہ اس سے پہلے الف زائد ہو اور اس الف سے پہلے تین یا تین سے زائد حرف اصلی ہوں۔مثلاً

حَمْرَآءُ۔عِلْبَآءُ۔قُرْفُصَآءُ۔(نَأْبِيْلٌ [3]۔اَكَلَ۔مَاءٌ۔شَاءَ۔نَبَأٌ۔اَنْبَاءٌ۔ان سب کلموں میں ہمزہ زائد نہیں کیونکہ ہمزہ کی زیادتی کی شرائط مفقود ہیں۔)

لام۔حروف زائدہ میں سے ایک حرف لام ہے۔یہ بہت قلیل صورتوں میں بطور حرف زائد کے آتا ہے۔مثلاً طَيْسَلٌ۔اصل لفظ طَيْسٌ ہے۔اس میں لام حرف زائد ہے۔

---

[1] پیش پیش رہنے والا سردار۔ [2] قاعدہ نمبر ۹ دیکھیں۔ [3] مَوْضِعٌ بِالْيَمَنِ۔

عَبْدَلٌ ۔اصل لفظ عَبْدٌ ہے۔لام زائد ہے۔

هَيْقَلٌ ۔اصل لفظ هَيْقٌ ہے لام زائد ہے۔

تاء۔حروف زائدہ میں سے ایک حرف تاء ہے یہ حرف باب تَفَعُّلٌ۔ تَفَاعُلٌ ۔تَفَعْلُلٌ۔ اِفْتِعَالٌ اور اِسْتِفْعَالٌ کے مصادر اوران کی فروعات میں قیاساً زائد ہوتا ہے۔مثلاً

تَكَسُّرٌ ۔تَكَسَّرَ ۔يَتَكَسَّرُ۔

تَخَاصُمٌ ۔تَخَاصَمَ ۔يَتَخَاصَمُ۔

تَدَحْرُجٌ ۔تَدَحْرَجَ ۔يَتَدَحْرَجُ۔

اِقْتِدَارٌ ۔ اِقْتَدَرَ ۔ يَقْتَدِرُ۔

اِسْتِخْرَاجٌ ۔اِسْتَخْرَجَ ۔يَسْتَخْرِجُ۔

(۲) تاءزائدہ باب تفعیل کے مصدر میں ہوتی ہے۔مثلاً

تَكْرِيْمٌ ۔تِكْرَامٌ ۔تَكْرِمَةٌ۔

(۳) تاءزائدہ مضارع کے شروع میں آتی ہے۔مثلاً تَنْصُرُ ۔تَضْرِبُ ۔تُبَاعُ۔

(۴) تاءزائدہ کلمہ کے آخر میں تانیث کی علامت کے طور پرآتی ہے۔مثلاً

مُسْلِمَةٌ ۔نَصَرَتْ۔

(۵) تاءزائدہ بعض مصادر کے آخر میں حرفِ محذوف کے عوض کے طور پر آتی ہے۔ مثلاً۔ عِدَةٌ ۔اِقَامَةٌ ۔اِسْتِقَامَةٌ۔

(۶) تاءزائدہ بعض مصادراوراسماء کے آخر میں سماعی طور پرآتی ہے۔مثلاً

رَحْمَةٌ ۔ نِشْدَةٌ ۔ قُدْرَةٌ ۔جَبْرُوْتٌ ۔رَهْبُوْتٌ ۔عَنْكَبُوْتٌ۔

میم۔حروف زائدہ میں سے ایک حرف میم ہے یہ کلمہ کے شروع میں بطور زائد حرف کے آتا ہے۔بشرطیکہ اس کے بعد تین اصلی حرف ہوں۔مثلاً

مَسْجِدٌ ۔مَحْمُوْدٌ ۔مُنْطَلِقٌ ۔مُنْبِجٌ۔

واوٌ۔حروفِ زائدہ میں سے ایک حرف واؤ ہے۔اس حرف کے زائد ہونے کی تین شرطیں ہیں۔واؤ کے علاوہ کم از کم تین حرف اصلی[1] ہوں واؤ کلمہ کے شروع میں زائد نہیں ہوتی[2]۔

تیسرے جس کلمہ میں واؤ زائد ہو وہ مضاعف رباعی[3] نہ ہو۔مثلاً وَقُوْدٌ ۔عَجُوْزٌ۔ مَحْمُوْدٌ۔قَلَنْسُوَۃٌ۔اَرْبَعَاوِیٌّ[4]۔

نون ۔حروف زائدہ میں سے ایک حرف نون ہے یہ بطور ایک زائد حرف کے مضارع کے شروع میں آتا ہے۔مثلاً نَضْرِبُ۔نَفْتَحُ۔نُكْرِمُ۔

اسی طرح باب اِنْفِعَال ۔اِفْعِنْلَال میں نون قیاساً زائد آتا ہے۔مثلاً اِنْكَسَرَ۔اِحْرَنْجَمَ۔

علاوہ ازیں چار حرفوں کے درمیان نون زائد آتا ہے۔بشرطیکہ وہ ساکن ہوں اور مدغم[5] نہ ہو۔مثلاً غَضَنْفَرٌ۔ عَقَنْقَلٌ[6] قَرَنْفَلٌ ۔حَبَنْطَی[7] وَرَنْتَلٌ۔

اسم کے آخر میں بھی نون زائدہ آتا ہے۔بشرطیکہ اس سے پہلے الف ہو۔نیز اس کلمہ کے کم از کم تین حرف اصلی ہوں۔مثلاً عُثْمَانُ۔ غَضْبَانُ۔ سَكْرَانُ۔ فَرْحَانُ۔

تثنیہ اور جمع مذکر سالم کے آخر میں نون زائدہ آتا ہے۔مثلاً نَاصِرَانِ۔نَاصِرُوْنَ۔

وقایہ کے طور پر نون زائد آتا ہے۔جسے ''نونِ وقایہ'' کہتے ہیں۔لَيَحْزُنُنِیْ۔ يَحْزُنُ۔ اور یائے متکلّم کے درمیان نون زائد آیا ہے۔تاکہ ضمہ اعرابی قائم رہے اور ی کی وجہ سے کسرہ نہ لانا پڑے۔

---

[1] صَوْتٌ میں واؤ زائد نہیں ہوگی۔کیونکہ باقی حرف دو رہ جاتے ہیں۔

[2] وَرَنْتَلٌ میں واؤ زائد نہیں ہوگی کیونکہ کلمہ کے شروع میں ہے اس کے معنے ہیں ''گدھ''۔

[3] لُؤْلُؤٌ میں واؤ زائد نہیں ہوگی کیونکہ یہ مضاعف رُباعی ہے۔ [4] چوکی۔

[5] عَنْبَرٌ میں نون چار حرفوں کے درمیان نہیں۔غَرْنِیْقٌ (بُت) میں نون ساکن نہیں۔عَجَنَّسٌ (بڑا اونٹ) میں نون مدغم ہے اس لئے ان کلمات میں یہ نون زائد نہیں ہوگا۔ [6] ریت کا ٹیلہ۔ [7] چھوٹے قد کا آدمی۔

فعل مضارع اور فعل امر حاضر معروف کے آخر میں تاکید کے لئے نون زائدہ آتا ہے۔مثلاً
لَاکِیْدَنَّ۔اُنْصُرَنَّ۔لَاکِیْدَنْ۔اُنْصُرَنْ۔

یاء۔حروف زائدہ میں سے ایک حرف یاء ہے۔یہ حرف مضارع کے شروع میں آتا ہے۔مثلاً
یَنْصُرُ۔یَکْتَسِبُ۔یَتَدَحْرَجُ۔

(۲) اسم جامد میں یاء زائد آتی ہے بشرطیکہ تین شرطیں موجود ہوں۔

اوّل۔ یاء کے علاوہ کم از کم تین اصلی حرف کلمہ میں ہوں۔[۱]

دوم۔ وہ کلمہ مضاعف رُباعی نہ ہو۔[۲]

سوم۔اگر اسم کے شروع میں یاء زائدہ ہے تو پھر یاء کے بعد زیادہ سے زیادہ تین حرف ہوں[۳]۔پس ان تین شرائط کے ساتھ یاء کسی جگہ بھی زائد آسکتی ہے۔مثلاً

یَلْمَعُ۔شروع میں یاء ہے۔ضَیْغَمٌ۔شَرِیْفٌ۔خُذْرِیَّۃٌ[۴]۔سَلْحُفِیَۃٌ۔
مِقْنَاطِیْسٌ۔خُبْزُوَانِیَّۃٌ[۵] ان سب میں یاء زائد ہے۔

ھاء۔حروفِ زائدہ میں سے ایک حرف ھاء ہے یہ بعض کلمات کے شروع میں زائد آتی ہے۔مثلاً ھَرَاقَ۔اس میں ھ باب افعال کے ہمزہ کی جگہ آئی ہے۔اصل میں یہ اَرَاقَ ہے۔جو اِرَاقَۃٌ کی ماضی ہے۔

اُمَّھَاتٌ یہ اُمٌّ کی جمع ہے مفرد میں ''ھ'' نہیں ہے اس لئے ظاہر ہے کہ جمع میں یہ زائد ہے۔

الف۔حروفِ زائدہ میں سے ایک حرف الف ہے۔یہ کلمہ کے شروع میں زائد نہیں ہوسکتا۔کیونکہ الف ہمیشہ ساکن ہوتا ہے اور ساکن حرف کلمہ کے شرع میں نہیں آسکتا۔اس کے علاوہ

---

[۱] بَیْتٌ میں یاء زائد نہ ہوگی کیونکہ باقی دو حرف رہ جاتے ہیں۔

[۲] یُوْیُوْ میں واؤ زائد نہ ہوگی کیونکہ یہ مضاعف رُباعی ہے۔ [۳] یَسْتَعُوْرُ (اَلْغَلِیْظُ مِنَ الْاَرْضِ) میں یاء زائد نہ ہوگی کیونکہ یاء کے بعد تین سے زائد حرف ہیں۔ [۴] اَلتَّکَبُّرُ۔ [۵] جگہ کا نام ہے۔

الف کسی جگہ بھی زائد آ سکتا ہے۔ بشرطیکہ الف کے علاوہ کلمہ میں کم از کم تین حرف اور ہوں۔ مثلاً

فَاهِمٌ ۔ اس میں ایک حرف کے بعد الف زائد ہے اور فاعل کی علامت ہے۔

جِمَادٌ۔ اس میں دو حرفوں کے بعد الف زائد ہے۔

غَضْبیٰ[1] اس میں تین حرفوں کے بعد الف زائد ہے۔

سَلَامیٰ[2] اس میں چار حرفوں کے بعد الف زائد ہے۔

قَبَعْثَرَیٰ۔ اس میں پانچ حرفوں کے بعد الف زائد ہے۔

بَرْدَرَایَا[3] اس میں چھ حرفوں کے بعد الف زائد ہے۔

حرف زائد کی پہچان

حرف زائد کے پہچاننے کی تین بنیادی اور مشہور علامتیں ہیں:۔

(۱) اصل کلمہ یعنی مفرد یا ماضی میں وہ زائد حرف موجود نہ ہو۔ مثلاً

فَاهِمٌ کا اصل فِهْمٌ ہے۔ اور اس میں الف موجود نہیں۔

اسی طرح شَمْأَلٌ کا اصل شَمِلٌ ہے۔ اس میں ہمزہ موجود نہیں۔

حَبَنْطَأٌ کا اصل حَبَطَ ہے۔ اس میں نون اور الف ممدودہ موجود نہیں۔

اِبْنُمٌ کا اصل بُنُوَّةٌ ہے۔ اس میں میم موجود نہیں۔

مَلَکُوتٌ کا اصل مَلَکٌ ہے۔ اس میں واؤ اور تاء موجود نہیں۔

عِفْرِیْتٌ اصل عَفَرٌ ہے۔ اس میں یاء اور تاء موجود نہیں۔

فُدْمُوْسٌ اصل فَدَمٌ ہے۔ اس میں واؤ اور سین موجود نہیں اس لئے یہ سب حرف زائد ہیں۔

---

[1] غصے والی۔ [2] انگلیوں کی ہڈیاں جو دو جوڑوں کے درمیان ہوتی ہیں۔ [3] ایک جگہ کا نام۔

(۲) حرف زائد معلوم کرنے کی دوسری علامت یہ ہے کہ فرع میں وہ زائد حرف قائم نہ رہے۔ مثلاً

سُنْبُلٌ میں نون زائد ہے کیونکہ اس سے مشتق فعل اَسْبَلَ الزَّرْعُ [۱] میں نون موجود نہیں۔
حَنْظَلٌ میں نون زائد ہے کیونکہ اس سے مشتق فعل حَظَلَتِ الْاِبِلُ [۲] میں نون موجود نہیں۔

(۳) حرف زائد معلوم کرنے کی تیسری علامت یہ ہے کہ اگر ہم اس زائد حرف کو اصلی قرار دیں تو اس کلمہ کے وزن کی کوئی نظیر نہ ملے۔ مثلاً

نَرْجِسٌ اس میں نون زائد ہے کیونکہ اگر ہم اس نون کو اصلی مانیں تو یہ اسم جامد کا رُباعی مجرد ہوگا۔ اور رُباعی مجرد کے وزن بیان ہو چکے ہیں۔ جن میں یہ وزن شامل نہیں۔ یہی حال تَنْفُبٌ۔ تَنْفُلٌ۔ هَنْدَلَعٌ کا ہے۔ کیونکہ ان میں نون کو اصلی ماننے کی صورت میں پہلے دو رُباعی اور تیسرا خُماسی ہوگا۔ حالانکہ اسم جامد کے لئے یہ وزن مستعمل نہیں۔

مزید وضاحت کے لئے دیکھیں:۔

۱۔ تهذيب التوضيح صفحہ ۵۱ تا ۶۵ جلد ۲
۲۔ جامع الدروس العربية صفحہ ۲۱۷ جلد اوّل و صفحہ ۴ جلد دوم
۳۔ قواعد اللغة العربية صفحہ ۵ و صفحہ ۳۷
۴۔ النحو الواضح صفحہ ۵ جلد دوم حصہ اوّل

---

۱ کھیتی کی بالیں نکل آئیں۔ ۲ اونٹ کو تُمّا (اندرائن) سخت کڑوالگا۔

اشتقاق

اشتقاق کے معنے ہیں ایک کلمہ سے دوسرا کلمہ اس طرح بنانا کہ صیغہ یعنی کلمہ کی شکل بدل جائے لیکن دونوں میں معنوی مناسبت اوران کے اصلی حروف کی ترتیب قائم رہے۔اشتقاق ہی کا دوسرا نام بناء ہے۔

عربی میں اشتقاق کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

اَلْاِشْتِقَاقُ اَخْذُ کَلِمَةٍ مِنْ اُخْرٰی مَعَ تَنَاسُبٍ فِیْهِمَا فِی الْمَعْنٰی وَاللَّفْظِ وَتَرْتِیْبِ الْحُرُوْفِ الْاَصْلِیَّةِ وَالتَّغْیِیْرِ فِی الصِّیْغَةِ مَثَلًا عَالِمٌ مُشْتَقٌّ مِنْ عِلْمٍ لِاَنَّ فِیْ مَعْنَاهُمَا وَتَرْتِیْبِ حُرُوْفِهِمَا تَنَاسُبًا وَاِنْ کَانَتْ صِیْغَةُ الْعَالِمِ (اَیْ شَکْلُهٗ)مُخْتَلِفَةٌ عَنْ صِیْغَةِ الْعِلْمِ۔

اشتقاق کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔ اشتقاقِ صغیر

۲۔ اشتقاقِ کبیر

۳۔ اشتقاقِ اکبر

(۱)۔ اشتقاقِ صغیر۔ اشتقاق صغیر کی تعریف اوپر گزر چکی ہے۔یعنی دوکلموں کے معنے اوران کے حروف اصلیہ ایک جیسے ہوں اوران حروف کی ترتیب بھی ایک ہی طرح کی ہو۔لیکن ان کا صیغہ ایک دوسرے سے مختلف ہو۔

علم صرف میں زیادہ تر بحث اسی اشتقاق کی ہوتی ہے اوراس کے مطابق افعال اوراسماء مصدر سے مشتق ہوتے ہیں۔

(۲)۔ اشتقاقِ کبیر۔ دوکلموں میں لفظی اور معنوی مشابہت موجود ہو لیکن ان کے حروف کی ترتیب میں فرق ہو اور وہ مختلف ہو۔ مثلاً جَذَبَ اور جَبَذَ میں اشتقاق کبیر ہے۔

اسی طرح اِضْمَحَلَّ اور اِمْضَحَلَّ۔ طَمَسَ الطَّرِيْقَ اور طَسَمَ الطَّرِيْقَ ۔ ثَنَتَ اللَّحْمُ اور نَثَتَ اللَّحْمُ میں بھی اشتقاق کبیر ہے۔

(۳)۔ اشتقاقِ اکبر۔ دوکلموں میں معنوی مناسبت ہو اور ان کے حروف بھی متناسب المخرج ہوں لیکن وہ حروف ایک طرح کے نہ ہوں۔ مثلاً

نَہِقَ اور نَعِقَ میں اشتقاقِ اکبر ہے۔

فَلَقَ اور فَلَجَ میں اشتقاقِ اکبر ہے۔

اشتقاقِ اکبر میں ہر سہ حرفی کلمہ کی نو ممکن صورتیں بھی ہوسکتی ہیں۔ جو قلب کے نتیجہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ تفصیل کے لئے دیکھیں الخصائص الكبرىٰ لابن جِنّی۔ الجزء الاوّل۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں:۔

تهذيب التوضيح صفحہ ٦٦ جلد۲

مراح الارواح ، بحث الاشتقاق۔

اسم کی اقسام

اشتقاق اور بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔

۱۔جامد ۲۔مصدر ۳۔مشتق

اسکی تفصیل یہ ہے:۔

جامد۔ وہ اسم ہے جو کسی دوسرے کلمہ سے مشتق نہ ہو۔خواہ آگے اس سے اور کلمات مشتق ہوں یا نہ ہوں۔اس لحاظ سے مصدر بھی جامد ہی کی ایک قسم ہوگی۔

پس اسم جامد کی دو قسمیں ہوئیں۔اسم ذات اور اسم معنٰے۔

اسم ذات۔[1] اسم ذات وہ اسم ہے جو کسی مستقل وجود اور جسم رکھنے والی چیز کو بتائے مثلاً اِنْسَانٌ۔حَیْوَانٌ۔رَجُلٌ۔اِمْرَأَۃٌ۔شَجَرٌ۔غُصْنٌ۔حَجَرٌ۔غُبَارٌ۔سب اسم ذات ہیں۔

اسم معنٰی۔ اسم معنی وہ اسم ہے جو کسی ذہنی مفہوم کو ظاہر کرے۔یعنی جس کا خارج میں مستقل وجود اور جسم نہ ہو۔مثلاً یہ سب اسم معنٰی ہیں۔

بَیَاضٌ۔سَوَادٌ۔شُجَاعَۃٌ۔جُبْنٌ۔عَدْلٌ۔ظُلْمٌ۔عِلْمٌ۔فَھْمٌ۔

اس تفصیل کے مطابق مصدر سب کے سب اسم جامد کی دوسری قسم یعنی اسم معنٰی سے تعلق رکھتے ہیں۔اسم جامد،اسم مصدر اور اسم مشتق میں سے ہر ایک کی تفصیل اپنے اپنے عنوان کے تحت آئے گی۔

---

[1] اسم جامد کی اس قسم کے اوزان کا تفصیلی ذکر مجرد اور مزید کی بحث میں پڑھیئے۔

مجرد اور مزید ہونے کے لحاظ سے اسم جامد کی اقسام

حروف کی تعداد اور مجرد اور مزید ہونے کے لحاظ سے اسم جامد کی چھ قسمیں ہیں۔

ثلاثی مجرد۔ ثلاثی مزید۔ رُباعی مجرد۔ رُباعی مزید۔ خُماسی مجرد۔ خُماسی مزید[۱]۔

ثلاثی مجرد۔ ثلاثی مجرد وہ اسم ہے جس میں تین حرف ہوں۔ اور تینوں اصلی ہوں۔

اسم ثلاثی مجرد کے کل دس وزن ہیں:۔

(۱) فَعْلٌ۔ شَمْسٌ۔ سَهْلٌ (۲) فَعَلٌ۔ قَمَرٌ۔ بَطَلٌ

(۳) فَعُلٌ۔ رَجُلٌ۔ عَضُدٌ۔ يَقُظٌ (۴) فَعِلٌ۔ كَتِفٌ۔ كَبِدٌ۔ حَذِرٌ

(۵) فُعْلٌ۔ قُفْلٌ۔ حُلْوٌ (۶) فُعَلٌ۔ رُطَبٌ۔ حُطَمٌ

(۷) فُعُلٌ۔ عُنُقٌ۔ جُنُبٌ۔ سُرُحٌ (۸) فِعْلٌ۔ حِمْلٌ۔ نِكْسٌ

(۹) فِعَلٌ۔ عِنَبٌ۔ زِرَعٌ (۱۰) فِعِلٌ۔ اِبِلٌ۔ اِطِلٌ۔ اِبِدٌ

---

۱ بعض اوقات اصلی اور زائد حرف سے قطع نظر محض حروف کی تعداد کے اعتبار سے کسی کلمہ کو رُباعی۔ خُماسی۔ سُداسی یا سباعی کہہ دیتے ہیں۔ مثلاً اگر کلمہ میں چار حرف ہوں تو اسے رباعی کہیں گے۔ جیسے اَكْرَمَ۔ دَحْرَجَ۔ جَعْفَرٌ۔ اگر پانچ حرف ہوں تو اسے خُماسی کہیں گے۔ جیسے اِنْطَلَقَ۔ تَدَحْرَجَ۔ سَفَرْجَلٌ۔ اگر چھ حرف ہوں تو اسے سُداسی کہیں گے۔ جیسے اِسْتَغْفَرَ۔ اِقْشَعَرَّ۔ اِنْكِسَارٌ۔ خَنْدَرِيْسٌ۔ اور اگر سات ہوں تو اسے سُباعی کہیں گے۔ مثلاً اِسْتِغْفَارٌ۔ اِقْشِعْرَارٌ۔

فعل میں اصلی اور زائد حرف ملا کر زیادہ سے زیادہ چھ حرف اور اسم میں زیادہ سے زیادہ سات حرف ہو سکتے ہیں۔ کوئی فعل چھ حرف سے زیادہ اور کوئی اسم سات حرف سے زیادہ کا عربی زبان میں نہیں ملتا۔ اسم خُماسی مجرد میں صرف ایک حرف زائد ہو سکتا ہے اور وہ بھی کلمہ کے آخر میں جیسے قَبَعْثَرَىٰ یا آخری حرف سے پہلے جیسے خَنْدَرِيْسٌ۔ اس میں یاء زائد ہے۔ عَفَرْفُوطٌ اس میں واؤ زائد ہے۔

فائدہ۔ قیاسی اصول کے لحاظ سے اسم ثلاثی مجرد کے کُل بارہ صیغے یا وزن ہونے چاہئیں۔ کیونکہ فاءکلمہ کی حرکت اور عین کلمہ کی حرکت وسکون کے اختلاف سے صیغہ یا وزن کا اختلاف پیدا ہوتا ہے۔ اس اعتبار سے فاءکلمہ کی تین اور عین کلمہ کی چار صورتیں ہو سکتی ہیں۔ اور تین کو چار میں ضرب دیں۔ تو بارہ حاصل آتا ہے۔ مثلاً

(۱)۔ فاءکلمہ پر فتحہ ہو اور عین کلمہ

۱۔ ساکن ہو۔ شَمْسٌ۔ ۲۔ مضموم ہو۔ رَجُلٌ۔

۳۔ مفتوح ہو۔ قَمَرٌ۔ ۴۔ مکسور ہو۔ کَتِفٌ۔

یہ چاروں وزن مستعمل ہیں۔

(۲)۔ فاءکلمہ مضموم ہو اور عین کلمہ

۱۔ ساکن ہو۔ قُفْلٌ ۲۔ مفتوح ہو۔ رُطَبٌ

۳۔ مضموم ہو۔ عُنُقٌ ۴۔ مکسور ہو۔ X

یہ تین وزن مستعمل ہیں آخری وزن یعنی فُعِلٌ اسم کے لئے مستعمل نہیں۔ صرف چند ایک اسم اس وزن کے ملتے ہیں۔ مثلاً دُئِلٌ

(۳)۔ فاءکلمہ مکسور ہو اور عین کلمہ

۱۔ ساکن ہو۔ حِمْلٌ ۲۔ مفتوح ہو۔ عِنَبٌ

۳۔ مضموم ہو۔ X ۴۔ مکسور ہو۔ اِبِلٌ

یہ بھی تین وزن مستعمل ہیں۔ تیسرا وزن یعنی فِعُلٌ اسم کے لئے مستعمل نہیں۔ صرف ایک یا دو اسم اس وزن پر ملتے ہیں مثلاً حِبُكٌ[۱]۔

غرض۔ پہلی صورت کے چار۔ دوسری صورت کے تین اور تیسری صورت کے تین کُل دس

[۱] دھاریاں اور لہریں جو ہوا کے چلنے سے ریتلے میدان میں پڑی نظر آتی ہیں۔

وزن اسم ثلاثی مجرد کے لئے مستعمل ہیں۔دو وزن یعنی فُعِلٌ اور فِعَلٌ علی العموم مستعمل نہیں جیسا کہ اوپر کی وضاحت سے ظاہر ہے۔

ثلاثی مزید۔ اسم ثلاثی مزید کے بے شمار وزن ہیں۔ان کے لئے کوئی خاص وزن یا قاعدہ مقرر نہیں۔مثلاً سِلَاحٌ۔اِنْسَانٌ ۔حِصَانٌ۔ شَمْأَلٌ۔طُوْمَارٌ۔

اسم رباعی مجرد کے چھ وزن ہیں۔اوران سب کا دارومدار سماع پر ہے۔مثلاً

(۱)۔ فَعْلَلٌ ۔جَعْفَرٌ۔ شَهْرَبٌ ۔مَلْهَبٌ۔ شَجْعَمٌ۔

(۲)۔ فِعْلِلٌ۔ زِبْرِجٌ۔ حِرْمِلٌ۔ دِلْقِمٌ۔ خِرْمِسٌ۔

(۳)۔فُعْلُلٌ۔ بُرْثُنٌ۔ دُمْلُجٌ۔ جُرْشُعٌ۔

(۴)۔ فِعَلٌّ۔ قِمَطْرٌ۔ فِطَحْلٌ۔

(۵)۔ فِعْلَلٌ۔ دِرْهَمٌ۔ هِبْلَعٌ۔

(۶)۔فُعْلَلٌ۔جُخْدَبٌ۔

وزن نمبر ۶ دراصل وزن نمبر ۳ کی ہی فرع ہے۔اس لئے اکثر علماء اس چھٹی قسم کے قائل نہیں وہ رُباعی مجرد کے صرف پانچ وزن مانتے ہیں۔

اسم رُباعی مزید کے کئی وزن ہیں۔مثلاً غَضَنْفَرٌ۔ سَجَنْجَلٌ۔

اسم خماسی مجرد کے چار وزن ہیں۔

(۱)۔فَعَلَّلٌ۔سَفَرْجَلٌ۔شَمَرْدَلٌ۔ (۲)۔فَعْلَلِلٌ۔جَحْمَرِشٌ۔قَهْبَلِسٌ۔

(۳)۔فِعْلَلٌّ۔قِرْطَعْبٌ۔جِرْدَحْلٌ۔ (۴)۔فُعَلِّلٌ۔قُذَعْمِلٌ۔خُزَعْبِلٌ۔قُبَعْثِرٌ۔

خماسی مزید کے وزن بھی کئی ہیں۔مثلاً خَنْدَرِيْسٌ۔سَلْسَبِيْلٌ۔

مجرد[۱] ومزید ہونے کے لحاظ سے فعل کی اقسام

حرف کی تعداد اور مجرد ومزید ہونے کے اعتبار سے فعل اور اس سے مشتق ہونے والے اسماء کی چار اقسام ہیں:۔

۱۔ثلاثی مجرد۔ ۲۔ثلاثی مزید۔ ۳۔رباعی مجرد۔ ۴۔رباعی مزید۔

ثلاثی مجرد کے چھ باب۔ثلاثی مزید کے بارہ باب۔رُباعی مجرد کا ایک باب اور رُباعی مزید کے تین باب۔اس طرح مصادرِ عربی کے کل بائیس[۲۲] باب مستعمل ہیں۔اگر ملحق بہ رباعی مجرد کے سات باب اور ملحق بہ رباعی مزید کے نو باب بھی اس میں شامل کر لئے جائیں تو پھر ابواب کی کل تعداد ۳۸ ہو جاتی ہے۔یعنی عربی زبان کے کُل افعال اور اسمائے مشتقہ کی شکل ان ابواب میں سے کسی نہ کسی باب کے صیغوں کے مطابق ہوگی۔ایک باب میں کم وبیش ۳۵ گردانیں آتی ہیں۔اب اس عنوان کی کچھ مزید تفصیل سپردِ قلم کی جاتی ہے۔

ثلاثی مجرد کے چھ باب سماعی ہیں کوئی بندھا بندھایا قاعدہ نہیں بتایا جاسکتا کہ ثلاثی مجرد کا کونسا مصدر کس باب سے آئے گا۔تاہم مندرجہ ذیل امور قابل توجہ ہیں اور ان سے ایک عام اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

(ا۔ نَصَرَ۔يَنْصُرُ۔یہ باب کثیر الاستعمال ہے۔عربی زبان کے اکثر مصادر اس باب سے آتے ہیں۔مثلاً طَلَبَ۔يَطْلُبُ۔خَرَجَ۔يَخْرُجُ۔دَخَلَ۔يَدْخُلُ۔نَفَخَ۔يَنْفُخُ۔دَعَّ۔يَدُعُّ۔ (دَعَّ الرَّجُلَ اِذَا دَفَعَهٗ) وغیرہ۔

ب۔ اکثر مہموز الفاء اس باب سے آتے ہیں۔مثلاً

اَمَرَ۔يَأْمُرُ۔اَخَذَ۔يَأْخُذُ۔اَكَلَ۔يَأْكُلُ۔

۱؎ مصدر اور اس کی اقسام کا باب بھی دیکھیں۔

ج۔ اجوف واوی اور ناقص واوی سارے کے سارے اس باب سے آتے ہیں۔ مثلاً

قَامَ۔یَقُوْمُ۔دَعَا۔یَدْعُوْ۔

د۔مضاعف ثلاثی متعدّی اس باب سے آتا ہے۔مثلاً

مَدَّ۔یَمُدُّ۔صَدَّ۔یَصُدُّ۔

نوٹ۔عام طور پر مضاعف ثلاثی متعدّی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے نہیں آتا۔البتہ مندرجہ ذیل مادے نَصَرَ یَنْصُرُ اور ضَرَبَ یَضْرِبُ دونوں سے مستعمل ہیں۔

بَتَّ الْحَبْلَ	یَبُتُّهٗ ۔ یَبِتُّهٗ [1]
عَلَّ الصَّبِیَّ	یَعُلُّهٗ ۔ یَعِلُّهٗ
نَمَّ الْحَدِیْثَ	یَنُمُّهٗ ۔ یَنِمُّهٗ
شَدَّالْحَبْلَ	یَشُدُّهٗ ۔ یَشِدُّهٗ
رَمَّ الْبَیْتَ	یَرُمُّهٗ ۔ یَرِمُّهٗ
هَرَّالشَّیْئَ	یَهُرُّهٗ ۔ یَهِرُّهٗ
باقی رہا حَبَّهٗ	یَحِبُّهٗ تو یہ شاذ ہے۔

مقابلہ میں کامیابی اور غلبہ کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے بھی نَصَرَ ۔یَنْصُرُ کا باب مستعمل ہے۔خواہ یہ مصدر اصل میں اس باب میں نہ آتا ہو۔البتہ مثال واوی اجوف یائی اور ناقص یائی کے ابواب اس سے مُسْتَثْنٰی ہیں۔یعنی مقابلہ کی صورت میں بھی یہ ضَرَبَ۔یَضْرِبُ سے آئیں گے۔مثلاً

کَاتَبَنِیْ زَیْدٌ فَکَتَبْتُهٗ ۔ اَکْتُبُهٗ۔یعنی زید نے کتابت میں مجھ سے مقابلہ کیا اور میں اس مقابلہ میں اس پر غالب آیا۔

خَاصَمَنِیْ زَیْدٌ فَخَصَمْتُهٗ یَخْصُمُهٗ۔ یعنی زید نے مجھ سے مقدمہ بازی کی تو اس میں

---

[1] قَطَعَهٗ

مجھے اس کے مقابلہ میں کامیابی حاصل ہوئی۔حالانکہ اصلاً خَصَمٌ ضَرَبَ یَضْرِبُ کے باب سے آتا ہے۔

عَالَمَنِیْ زَیْدٌ فَعَلَمْتُہٗ یَعْلُمُہٗ۔ حالانکہ اصلاً اس کی ماضی مکسور العین اور مضارع مفتوح العین ہوتا ہے۔

رَامَانِیْ زَیْدٌ فَرَمَیْتُہٗ یَرْمِیْہِ۔ زید نے تیراندازی میں مجھ سے مقابلہ کیا اور اس میں مَیں غالب رہا۔ یہ چونکہ ناقص یائی ہے اس لئے اظہار غلبہ کی صورت میں بھی ضَرَبَ یَضْرِبُ سے آیا ہے۔

(۲)۔ضَرَبَ یَضْرِبُ۔ یہ باب بھی کثیر الاستعمال ہے۔لیکن کثرت استعمال کے لحاظ سے اس کا درجہ باب نَصَرَ کے بعد ہے۔مثلاً

(۱)۔ کَسَبَ یَکْسِبُ ۔ غَلَبَ یَغْلِبُ

نَزَلَ یَنْزِلُ ۔ رَجَعَ یَرْجِعُ

(۲)۔ مثال واوی[۱] اجوف یائی ناقص یائی[۲] اس باب سے آتے ہیں۔مثلاً

وَعَدَ یَعِدُ (مثال واوی)

بَاعَ یَبِیْعُ (اجوف یائی)

قَضٰی یَقْضِیْ (ناقص یائی)

(۳)۔ مضاعف ثلاثی لازم اس باب سے آتا ہے۔مثلاً

فَرَّ یَفِرُّ ۔ دَبَّ یَدِبُّ ۔ صَحَّ یَصِحُّ

باقی رہے زَرَّ یَزُرُّ ۔ اَتَّ یَأُتُّ تو یہ شاذ ہیں۔

---

۱ مثال واوی کا لام کلمہ اگر حرف حلقی ہو تو یہ فَتَحَ یَفْتَحُ کے باب یا عَلِمَ یَعْلَمُ کے باب سے ہوگا۔مثلاً وَضَعَ یَضَعُ ۔ وَقَعَ ۔یَقَعُ ۔وَسِعَ ۔یَسَعُ ۔وَطِئَ ۔یَطَئُ۔

۲ ناقص یائی کا اگر عین کلمہ حرف حلقی ہو تو پھر یہ فَتَحَ یَفْتَحُ کے باب سے ہوگا۔سَعٰی ۔یَسْعٰی ۔نَعٰی ۔یَنْعٰی۔

(۳)۔ فَتَحَ يَفْتَحُ ۔کثرت استعمال کے لحاظ سے اس باب کا درجہ ضَرَبَ يَضْرِبُ کے بعد ہے۔اس باب کے لئے شرط یہ ہے کہ مصدر کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی ہوں ۔مثلاً

(۱) مَنَعَ يَمْنَعُ مَنْعٌ (۲) سَأَلَ يَسْأَلُ سُؤَالٌ۔

(۳) سَعٰى يَسْعٰى سَعْىٌ (۴) نَهٰى يَنْهٰى نَهْىٌ۔

باقی رہے أَبٰى يَأْبٰى اور رَكَنَ يَرْكَنُ تو یہ شاذ ہیں۔

نوٹ۔ اصول یہ ہے کہ فَتَحَ يَفْتَحُ کے باب سے وہی مصدر آئے گا جس کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی ہو۔لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس مصدر کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرف حلقی ہو تو وہ ضرور فَتَحَ يَفْتَحُ کے باب سے آئے۔مثلاً

دَخَلَ يَدْخُلُ کا عین کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہے۔

بَلَغَ يَبْلُغُ کا لام کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ باب نَصَرَ يَنْصُرُ سے ہے۔

بَغٰى يَبْغِىْ کا عین کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ ضَرَبَ يَضْرِبُ کے باب سے ہے۔

رَجَعَ يَرْجِعُ کا لام کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ ضَرَبَ يَضْرِبُ کے باب سے ہے۔

سَعِدَ يَسْعَدُ کا عین کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ عَلِمَ يَعْلَمُ کے باب سے ہے۔

سَمِعَ يَسْمَعُ کا لام کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ عَلِمَ يَعْلَمُ کے باب سے ہے۔

بَعُدَ يَبْعُدُ کا عین کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ كَرُمَ يَكْرُمُ کے باب سے ہے۔

فَقُهَ يَفْقُهُ کا لام کلمہ حرفِ حلقی ہے لیکن یہ كَرُمَ يَكْرُمُ کے باب سے ہے۔

غرض قاعدہ صرف یہ ہے کہ فَعَلَ يَفْعَلُ کے وزن پر وہی باب ہوگا جس کا عین کلمہ یا لام کلمہ حرفِ حلقی ہو۔

(۴)۔عَلِمَ يَعْلَمُ ۔کثرت استعمال کے لحاظ سے اس باب کا درجہ فَتَحَ يَفْتَحُ کے بعد

ہے۔مثلاً سَمِعَ یَسْمَعُ۔خَافَ یَخَافُ۔(خَوِفَ یَخْوَفُ) شَاءَ یَشَاءُ۔رَضِیَ۔یَرْضٰی

(الف) جومصدر راحت وخوشی، رنج وغم یا بیماری اور لاچاری کا مفہوم رکھتے ہیں ان کے افعال زیادہ تر اسی باب سے آتے ہیں۔مثلاً

فَرِحَ یَفْرَحُ ۔ فَرْحَةٌ ۔ طَرِبَ[1] یَطْرَبُ۔ طَرَبٌ

بَطِرَ[2] یَبْطَرُ ۔ بَطَرٌ ۔ اَشِرَ یَأْشَرُ ۔ اَشَرٌ

حَزِنَ یَحْزَنُ ۔ حُزْنٌ ۔ غَضِبَ یَغْضَبُ ۔ غَضَبٌ

سَقِمَ یَسْقَمُ ۔ سَقَمٌ

(ب)۔جومصادر کسی چیز کے خالی ہونے یا بھرا ہوا ہونے کا مفہوم رکھتے ہیں وہ اس باب سے آتے ہیں۔مثلاً

شَبِعَ یَشْبَعُ ۔ شَبَعٌ	رَوِیَ یَرْوَیٰ ۔ رِوَاءٌ
سَکِرَ یَسْکَرُ ۔ سَکَرٌ	عَطِشَ یَعْطَشُ ۔ عَطَشٌ
ظَمِئَ یَظْمَئُ ۔ ظَمَأٌ	صَدِیَ یَصْدَیٰ ۔ صَدًی

(ج)۔جومصادر[3] رنگ وعیب یا حلیہ وشکل کا مفہوم رکھتے ہیں وہ اس باب سے آتے ہیں۔مثلاً

سَوِدَ یَسْوَدُ ۔ سَوَادٌ	خَضِرَ یَخْضَرُ ۔ خُضْرَةٌ
حَمِرَ یَحْمَرُ ۔ حُمْرَةٌ	مَرِضَ یَمْرَضُ ۔ مَرَضٌ
عَرِجَ یَعْرَجُ ۔ عَرَجٌ	عَمِشَ[4] یَعْمَشُ ۔ عَمَشٌ
عَمِیَ یَعْمٰی ۔ عَمًی	غَیِدَ[5] یَغْیَدُ ۔ غَیَدٌ

---

[1] اَلطَّرَبُ اَلْخِفَّةُ یُصِیْبُ الْاِنْسَانَ لِفَرَحٍ اَوْ حُزْنٍ۔ [2] اَلْبَطَرُ وَالْاَشَرُ شِدَّةُ الْفَرَحِ۔

[3] مصادر ثلاثی مجرد شق نمبر ۷۔ [4] اَلَّذِیْ لَایُبْصِرُ فِی الشَّمْسِ۔

[5] نازپروردہ۔ نرم ونازک۔

هَيِفَ[۱] يَهْيَفُ ۔ هَيَفٌ   لَمِيَ[۲] يَلْمَى ۔ لَمًى

(۵)۔ كَرُمَ يَكْرُمُ کثرت یا قلّتِ استعمال کے لحاظ سے اس باب کا درجہ عَلِمَ يَعْلَمُ کے بعد آتا ہے۔ اور لازم مصادر سے مندرجہ ذیل اصول کے تحت مستعمل ہے۔

جو مصادر طبعی حالت[۳] یا قائم رہنے والے خلقی وصف کا مفہوم رکھتے ہیں وہ اس باب سے آتے ہیں۔ مثلاً

كَرُمَ يَكْرُمُ ۔ شَرُفَ يَشْرُفُ ۔ لَؤُمَ يَلْؤُمُ ۔
عَذُبَ يَعْذُبُ ۔ فَقُهَ يَفْقُهُ ۔ خَطُبَ يَخْطُبُ ۔
نَهُوَ[۴] يَنْهُى ۔ حَسُنَ يَحْسُنُ ۔ جَمُلَ يَجْمُلُ ۔
هَيُؤَ[۵] يَهْيُؤُ ۔ قَبُحَ يَقْبُحُ ۔

بعض اوقات تعجب۔ مدح یا ذم کا مفہوم ظاہر کرنے کے لئے اس باب کی ماضی سے کام لیا جاتا ہے۔ مثلاً

كَتُبَ سَعِيْدٌ سے كَتَبَ سَعِيْدٌ۔ سعید نے کیا خوب لکھا اس نے لکھنے میں کمال کر دیا۔

(۶)۔ فَعِلَ يَفْعِلُ یہ باب بہت قلیل الاستعمال ہے۔ عربی کے صرف چند مصادر اس باب سے آتے ہیں۔ مثلاً حَسِبَ يَحْسِبُ ۔ نَعِمَ يَنْعِمُ۔

يَبِسَ يَيْبِسُ ۔ يَئِسَ يَيْئِسُ[۶]۔ وَزِنَ يَزِنُ ۔ وَمِقَ يَمِقُ ۔ وَرِمَ يَرِمُ ۔ وَثِقَ يَثِقُ ۔ وَرِعَ يَرِعُ ۔ وَفِقَ يَفِقُ ۔ وَرِثَ يَرِثُ ۔ وَلِيَ يَلِيُ ۔ وَرِيَ[۷] يَرِيُ۔

---

۱ پتلے پیٹ والا۔ ۲ سرخی مائل خوبصورت ہونٹوں والا ۔ ۳ اَلسَّجَايَا۔ اَلْغَرَائِزُ۔ اَلطَّبَائِعُ الثَّانِيَةُ۔
۴ دیکھیں قاعدہ نمبر ۵۶ ۔ ۵ حَسُنَتْ هَيْئَتُهُ۔
۶ ان کا مضارع مفتوح العین بھی مستعمل ہے یعنی یہ باب عَلِمَ يَعْلَمُ میں بھی محسوب ہو سکتے ہیں ۔
۷ وَرِيَ الزَّنْدُ خَرَجَتْ نَارُهُ۔ چقماق سے آگ نکلی۔

ابواب[1] ثلاثی مزید فیہ

ثلاثی مزید فیہ کے کل بارہ[2] باب ہیں۔ان میں سے کسی باب میں کتنے حرف زیادہ ہیں اس کا علم اس باب کی ماضی کے پہلے صیغہ سے ہوسکتا ہے۔مصدر یا کسی اور صیغہ میں کتنے ہی حروف زائد ہوں یا کوئی حرف زائد نہ ہو اس سے اس باب کے مزید ہونے یا نہ ہونے پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔مثلاً باب اَفْعَال کی ماضی اَفْعَلَ ہے۔اس میں صرف ایک حرف ہمزہ زائد ہے اس لئے یہ مزید بہ یک حرف ہے۔حالانکہ اس کے مصدر اِکْرَامٌ میں دو حرف زیادہ ہیں۔شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد الف اور مضارع یُکْرِمُ میں ان میں سے کوئی حرف بھی زائد نہیں پھر بھی یہ مضارع باب مزید فیہ یعنی افعال کا ہے نہ کہ کسی ثلاثی مجرد کا۔

ثلاثی مزید فیہ کے تین باب ایسے ہیں جن میں ایک حرف زائد ہوتا ہے۔مثلاً

باب اِفْعَالٌ ۔ اَفْعَلَ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ زائد ہوتا ہے۔یہ باب تعدیہ یعنی لازم کو متعدّی بنانے کے لئے آتا ہے۔اور اگر مجرد پہلے ہی متعدّی ہو تو اسے دوسرے مفعول کی طرف متعدّی کرتا ہے مثلاً:- ذَهَبَ سے اَذْهَبَ۔ یُذْهِبُ ۔ اِذْهَابٌ۔

کَرُمَ سے اَکْرَمَ ۔ یُکْرِمُ ۔ اِکْرَامٌ

دَخَلَ سے اَدْخَلَ۔ یُدْخِلُ ۔ اِدْخَالٌ

لَزِمَ الْاَمْرُ سے اَلْزَمَ الْاَمْرَ ۔ یُلْزِمُ الْاَمْرَ ۔

عَلِمَ زَیْدٌ خَبَرًا سے اَعْلَمَ زَیْدٌ بَکْرًا خَبَرًا ۔ (یہاں فعل کے دو مفعول ہیں)

---

[1] مصادر ثلاثی مزید کا عنوان بھی دیکھیں

بابِ تَفْعِيلٌ۔ فَعَّلَ۔ اس باب کے ماضی کا عین کلمہ مکرر کر کے ایک حرف زیادہ کیا گیا ہے زیادہ تر یہ تعدیہ اور تکثیر کے لئے آتا ہے۔ مثلاً

صَرَفَ سے صَرَّفَ يُصَرِّفُ۔ تَصْرِيفٌ۔ یہ تعدیہ کے لئے ہے۔

مَلِكَ سے مَلَّكَ يُمَلِّكُ ۔ تَمْلِيكٌ

جَالَ سے جَوَّلَ زَيْدٌ ۔يُجَوِّلُ ۔ زید خوب گھوما پھرا۔ یہاں فعل کی تکثیر کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔

مَاتَ سے مَوَّتَتِ الْإِبِلُ۔ بہت اونٹ مرے۔ یہاں فاعل کی تکثیر کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔

غَلَقَ سے غَلَّقْتُ الْاَبْوَابَ ۔ میں نے بہت سے دروازے بند کئے۔ یہاں مفعول کی تکثیر کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔

بابِ مُفَاعَلَةٌ۔ فَاعَلَ۔ اس باب کی ماضی کے فاء کلمہ کے بعد الف زائد کیا گیا ہے۔ یہ زیادہ تر کام میں مشارکت کے معنی دیتا ہے۔ مثلاً

تَبِعَ سے تَابَعَ يُتَابِعُ مُتَابَعَةٌ ۔ (ایک دوسرے کے پیچھے چلنا)

مَشْوَرَةٌ سے شَاوَرَ ۔ يُشَاوِرُ ۔ مُشَاوَرَةٌ (ایک دوسرے سے مشورہ کرنا)

شِرْكَةٌ سے شَارَكَ يُشَارِكُ مُشَارَكَةٌ ۔(ایک دوسرے کے ساتھ کام میں شریک ہونا)

نِدَا سے نَادٰى۔ يُنَادِيُ مُنَادَاةٌ۔(ایک دوسرے کو بلانا)

(۲)۔ ثلاثی مزید فیہ کے پانچ باب ایسے ہیں جن میں دو حرف زائد ہوتے ہیں۔

بابِ تَفَاعُلٌ ۔ تَفَاعَلَ۔ اس باب کی ماضی کے شروع میں تاء اور عین کلمہ کے بعد الف زائد کی جاتی ہے یہ باب مشارکت، کثرت اور تکلّف کا مفہوم ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

سَبَقَ سے تَسَابَقَ يَتَسَابَقُ۔تَسَابُقٌ۔ایک دوسرے سے سبقت لے جانے کی کوشش کی۔

ضَرَبَ سے تَضَارَبَ زَيْدٌ وَبَكْرٌ۔ زید اور بکر نے ایک دوسرے کو مارا۔

مَرِضَ سے تَمَارَضَ يَتَمَارَضُ تَمَارُضٌ۔ وہ مریض بن بیٹھا۔

بابِ تَفَعُّلٌ۔ تفعّلَ ۔ اس باب کی ماضی کے شروع میں تاء زائد کی جاتی ہے ۔اور اس کا عین کلمہ مکرر ہوتا ہے ۔ یہ باب زیادہ تر تکلّف اور بناوٹ کا مفہوم ظاہر کرتا ہے کبھی کبھی کثرت اور مبالغہ کا مفہوم بھی دیتا ہے ۔مثلاً

شَجَاعَةٌ سے تَشَجَّعَ یَتَشَجَّعُ ۔تَشَجُّعٌ ۔اپنے آپ کو شجاع ظاہر کیا۔

حِلْمٌ سے تَحَلَّمَ یَتَحَلَّمُ تَحَلُّمٌ ۔اپنے آپ کو حلیم ظاہر کیا۔

عَلِمٌ سے تَعَلَّمَ یَتَعَلَّمُ تَعَلُّمٌ ۔حصول علم کے لئے بہت کوشش کی ۔

بابِ اِنْفِعَالٌ۔ اِنْفَعَلَ ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ اور نون دو حرف زائد کئے گئے ہیں ۔ یہ باب اس مادہ سے نہیں آتا جس کے شروع کا اصلی حرف نون ہو جیسے نَصَرَ ۔نَفَعَ ۔ یہ باب ہمیشہ لازم ہوتا ہے اور مُطَاوَعَة یعنی کام کا نتیجہ نکل آنے اور اس کے اثر کے ظاہر ہونے کا مفہوم دیتا ہے ۔مثلاً

کَسَرَ سے اِنْکَسَرَ ۔ یَنْکَسِرُ ۔ اِنْکِسَارٌ

صَرَفَ سے اِنْصَرَفَ ۔ یَنْصَرِفُ ۔ اِنْصِرَافٌ

صَرَفْتُہٗ عَنِ الْاَمْرِ فَانْصَرَفَ ۔ میں نے اسے اس کام سے روکا تو وہ رک گیا۔

بابِ اِفْتِعَالٌ۔ اِفْتَعَلَ ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ اور فاء کلمہ کے بعد تاء زائد کی جاتی ہے یہ بھی زیادہ تر مُطَاوَعَة کا مفہوم دیتا ہے ۔مثلاً

جَمَعْتُ النَّاسَ فَاجْتَمَعُوْا ۔میں نے لوگوں کو جمع کیا تو وہ جمع ہو گئے ۔

بابِ اِفْعِلَالٌ۔ اِفْعَلَّ ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ زائد کیا جاتا ہے اور لام کلمہ مکرر ہوتا ہے ۔ یہ باب مبالغہ اور کثرت کا مفہوم دیتا ہے اور ایسے مادہ سے آتا ہے جو رنگ یا عیب کا مفہوم ظاہر کرتا ہے ۔مثلاً

حَمِرَ سے اِحْمَرَّ یَحْمَرُّ اِحْمِرَارٌ۔ بہت زیادہ سرخ ہوگیا۔

عَوِرَ سے اِعْوَرَّ یَعْوَرُّ اِعْوِرَارٌ۔ بہت زیادہ بھینگا ہوگیا۔

(۳)۔ثلاثی مزید فیہ کے چار باب ایسے ہیں جن میں تین حرف زائد ہوتے ہیں۔

باب اِفْعِیْلَالٌ ۔ اِفْعَالَّ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد الف لایا جاتا ہے اور لام کلمہ مکرر ہوتا ہے۔ یہ باب اِفْعِلَال کی طرح رنگ اور عیب کے معنے دینے والے مادوں سے آتا ہے۔ نیز مبالغہ کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ بلکہ باب اِفْعِلَال سے زیادہ اس میں مبالغہ ہوتا ہے۔مثلاً۔

حَمِرَ سے اِحْمَآرَّ[1] یَحْمَآرُّ۔اِحْمِیْرَارٌ[2] بہت زیادہ سرخ ہوگیا۔

دَهِمَ سے اِدْهَامَّ۔یَدْهَامُّ۔اِدْهِیْمَامٌ۔ بہت زیادہ سیاہ ہوگیا۔

باب اِفْعِیْعَالٌ ۔ اِفْعَوْعَلَ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ زائد ہے۔اور عین کلمہ مکرر ہے۔جن کے درمیان واوٗ زائد ہے۔مثلاً

حَدِبَ سے اِحْدَوْدَبَ ۔ یَحْدَوْدِبُ ۔ اِحْدِیْدَابٌ[3] کبڑا ہونا۔

خَشُنَ سے اِخْشَوْشَنَ ۔ یَخْشَوْشِنُ ۔ اِخْشِیْشَانٌ

باب اِفْعِوَّالٌ ۔ اِفْعَوَّلَ ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد واوٗ مشدّد زائد ہوتی ہے۔ یہ باب مبالغہ کا مفہوم دیتا ہے۔مثلاً

عَلَطَ سے اِعْلَوَّطَ ۔ یَعْلَوِّطُ ۔اِعْلِوَّاطٌ ۔سوار ہونے کے لئے اونٹ کی گردن سے اچھی طرح چمٹ گیا۔

باب اِسْتِفْعَالٌ ۔ اِسْتَفْعَلَ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ہمزہ۔سین اور تاء تین

---

[1] اِحْمَارَرَ میں ادغام کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۸۔ [2] الف یاء بن گئی دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۸۔

[3] واوٗ یاء بن گئی۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶۔

حرف زائد کئے جاتے ہیں۔ یہ باب طلب اور سوال کے مفہوم کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً

غَفَرَ سے اِسْتَغْفَرَ۔ يَسْتَغْفِرُ۔ اِسْتِغْفَارٌ۔ مغفرت طلب کی۔

كَتَبَ سے اِسْتَكْتَبَ۔ يَسْتَكْتِبُ۔ اِسْتِكْتَابٌ۔ کوئی بات لکھ دینے کے لئے کہا کبھی کبھی اس میں طلب اور سوال کا مفہوم نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ لازم ہوتا ہے۔ مثلاً

اِسْتَحْجَرَ الطِّيْنُ۔ گیلی مٹی پتھر بن گئی۔

رُباعی مجرّد

باب فَعْلَلَةٌ۔ فَعْلَلَ رُباعی مجرد کا ایک باب آتا ہے۔ اس کی ماضی میں چار حرف اصلی ہوتے ہیں۔ یہ باب عام طور پر متعدّی ہوتا ہے۔ مثلاً

دَحْرَجَ۔ يُدَحْرِجُ۔ دَحْرَجَةٌ۔ اس نے پتھر لڑھکایا۔

یہ باب نحتِ جملہ یعنی لمبی کلام کے اختصار کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کے لئے ترتیب حروف کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مثلاً

بَسْمَلَ۔ اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم پڑھا۔

حَمْدَلَ۔ اس نے اَلْحَمْدُلِلّٰهِ پڑھا۔

حَوْقَلَ۔ اس نے لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ پڑھا۔

نَرْجَسَ الدَّوَآءَ۔ وَضَعَ فِي الدَّوَاءِ النَّرْجِسَ۔

فَلْفَلَ الطَّعَامَ۔ جَعَلَ فِي الطَّعَامِ الْفِلْفِلَ۔

عَقْرَبَ الصُّدْغَ۔ کنپٹی کے بالوں کو بچھو کی دم کی طرح کنڈل دار بنایا۔

ابواب[1] ملحق بہ رُباعی مجرّد

بعض اوقات ایک مادہ ثلاثی مجرد کا ہوتا ہے لیکن اسے رُباعی مجرد کے ہم شکل بنانے کے لئے اس میں ایک حرف زائد کردیا جاتا ہے۔ یہ حرف زائد کلمہ کے شروع میں نہیں آتا۔ نیز یہ زیادتی بالعموم کسی معنوی زیادتی کے لئے نہیں ہوتی۔ البتہ بعض اوقات الحاق کے بعد کلمہ ملحق میں نئے معنے پیدا ہوجاتے ہیں۔

جس کلمہ میں الحاق کے لئے حرف زائد کیا جاتا ہے اسے ملحق اور جس کے ساتھ الحاق ہوا سے ملحق بہٖ کہتے ہیں۔ باب ملحق اور ملحق بہٖ کے مصدر ایک جیسے ہوتے ہیں۔ الحاق کی یہی بڑی پہچان ہے کہ دونوں کے مصدر ایک جیسے ہوتے ہیں۔ پس گو اَکْرَمَ کی شکل دَحْرَجَ کے مشابہ ہے لیکن اَکْرَمَ دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق نہیں کیونکہ ان دونوں کے مصدروں کا وزن الگ الگ ہے۔ اَکْرَمَ کا مصدر اِکْرَامٌ ہے اور دَحْرَجَ کا مصدر دَحْرَجَۃٌ۔

جَلْبَبَ۔ دَحْرَجَ کے ساتھ ملحق ہے۔ کیونکہ جَلْبَبَ کا مصدر جَلْبَبَۃٌ بروزن دَحْرَجَۃٌ[2] ہے۔

رُباعی مجرد کے ساتھ مندرجہ ذیل سات باب ملحق ہیں:۔

فَعْلَلَۃٌ۔ اس میں الحاق کے لئے لام کلمہ مکرر لایا گیا ہے۔ مثلاً

شَمَلَ[3] سے شَمْلَلَ یُشَمْلِلُ۔ شَمْلَلَۃٌ۔ (اس میں دوسرا لام زائد ہے)

فَوْعَلَۃٌ۔ اس میں الحاق کے لئے فاء کلمہ کے بعد واؤ زیادہ کی گئی ہے۔ مثلاً

رَدَنَ سے رَوْدَنَ[4] یُرَوْدِنُ۔ رَوْدَنَۃٌ۔

فَعْوَلَۃٌ۔ اس میں الحاق کے لئے عین کلمہ کے بعد واؤ زائد کی گئی ہے۔ مثلاً

---

[1] الحاق کا عنوان بھی دیکھیں۔　[2] مزید تفصیل کے لئے دیکھیں عنوان الحاق۔

[3] شَمَّرَ وَ اَسْرَعَ۔ تیزی سے کام کرنے کے لئے تیاری کی اور مستعدی کا اظہار کیا۔

[4] تھک گیا۔ بدن پر جھُریاں پڑگئیں۔

جَهَرَ سے جَهْوَرَ [۱] يُجَهْوِرُ۔جَهْوَرَةٌ ۔

فَيْعَلَةٌ۔ اس میں الحاق کے لئے فاء کلمہ کے بعد یاء زائد کی گئی ہے۔مثلاً

سَطَرَ سے سَيْطَرَ [۲] يُسَيْطِرُ ۔سَيْطَرَةٌ ۔

فَعْيَلَةٌ۔اس میں الحاق کے لئے عین کلمہ کے بعد یاء زائد کی گئی ہے۔مثلاً

عَثَرَ سے عَثْيَرَ [۳] يُعَثْيِرُ۔عَثْيَرَةٌ ۔

رَهَأَ سے رَهْيَأَ [۴] يُرَهْيِئُ۔رَهْيَأَةٌ ۔

فَعْلَاةٌ۔(فَعْلَيَةٌ) [۵] ۔اس میں الحاق کے لئے لام کلمہ کے بعد یاء زائد کی گئی ہے۔مثلاً

سَلَقَ سے سَلْقٰى [۶] يُسَلْقِيُ ۔سَلْقَاةٌ ۔

فَنْعَلَةٌ۔اس میں الحاق کے لئے فاء کلمہ کے بعد نون زائد کیا گیا ہے۔مثلاً

شَتَرَ۔[۷] سے شَنْتَرَ۔ يُشَنْتِرُ۔ شَنْتَرَةٌ ۔

رُباعی مزید فیہ

رُباعی مزید کے تین باب ہیں۔

(۱)۔ تَفَعْلُلٌ ۔ تَفَعْلَلَ ۔اس باب کی ماضی کے شروع میں ایک حرف زائد آتا ہے۔یعنی اس کی ماضی کے فاء کلمہ سے پہلے تاء زائد ہوتی ہے۔ یہ باب لازم ہے اور مطاوعت کا مفہوم دیتا ہے۔مثلاً دَحْرَجَ سے تَدَحْرَجَ يتَدَحْرَجُ ۔ تَدَحْرُجٌ ۔

دَحْرَجْتُ [۸] الْحَجَرَ فتَدَحْرَجَ۔

---

[۱] زور سے آواز دی۔ [۲] نگرانی کی۔گرفت کی۔

[۳] آثَارَ الْغُبَارَ دھول اُڑائی یہاں الحاق کے بعد معنے بدل گئے ہیں۔ [۴] کام میں سستی دکھائی۔

[۵] یاء الف بن گئی دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲۔ [۶] چت گرادیا نیز دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲۔

[۷] کپڑے کو ٹکڑے ٹکڑے کردیا۔ [۸] میں نے پتھر لڑھکایا تو وہ لڑھک گیا۔

باب رباعی مزید یعنی تَفَعْلُلٌ کے چھ ملحقات ہیں۔

تَفَعْلُلٌ ۔ اس باب میں الحاق کے لئے لام کلمہ مکرر کیا گیا ہے اور شروع میں تاء زائد ہے۔

مثلاً۔ مَعَدُ سے تَمَعْدَدَ [1] یَتَمَعْدَدُ۔ تَمَعْدُدٌ ۔

تَفَوْعُلٌ ۔ اس باب میں الحاق کے لئے فاء کلمہ کے بعد واؤ زائد کی گئی ہے۔ اور شروع میں تاء زائد ہے۔ مثلاً۔ کَثُرَ سے تَکَوْثَرَ [2] یَتَکَوْثَرُ ۔ تَکَوْثُرٌ ۔

تَفَعْوُلٌ ۔ اس باب میں الحاق کے لئے عین کلمہ کے بعد واؤ زائد کی گئی ہے۔ اور شروع میں تاء زائد ہے۔ مثلاً۔ سَرَلَ سے تَسَرْوَلَ [3] یَتَسَرْوَلُ تَسَرْوُلٌ ۔

تَفَیْعُلٌ ۔ اس باب میں الحاق کے لئے فاء کلمہ کے بعد یاء زائد کی گئی ہے۔ اور شروع میں تاء زائد ہے۔ مثلاً۔ سَطَرَ سے تَسَیْطَرَ [4] یَتَسَیْطَرُ ۔ تَسَیْطُرٌ ۔

تَفَعْیُلٌ ۔ اس باب میں الحاق کے لئے عین کلمہ کے بعد یاء زائد کی گئی ہے۔ اور شروع میں تاء زائد ہے۔ مثلاً۔ رَھَأَ سے تَرَھْیَأَ [5] یَتَرَھْیَأُ ۔ تَرَھْیُؤٌ ۔

تَفَعْلٍ ۔ (تَفَعْلُیٌ [6]) اس باب میں الحاق کے لئے لام کلمہ کے بعد یاء زائد کی گئی ہے۔ اور شروع میں تاء زائد ہے۔ مثلاً۔ جَعَبَ سے تَجَعْبٰی [7] یَتَجَعْبٰی تَجَعْبٍ ۔

(۲) **باب اِفْعِنْلَالٌ** ۔ اِفْعَنْلَلَ۔ یہ رباعی مزید کا دوسرا باب ہے اس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہے۔ یہ مطاوعت کا مفہوم دیتا ہے۔ مثلاً

---

۱ تَمَعْدَدَ فِی الْاَرْضِ۔ ذَھَبَ وَاَبْعَدَ ۔ ۲ وہ بہت زیادہ ہوگیا۔

۳ کمزور ہونے اور تھک جانے کی وجہ سے کمزور چال چلا۔ ۴ نگران بنا۔

۵ پریشانی سے حرکت کرنا۔ برسنے کے لئے تیار ہونا۔

۶ آخر میں یاء ہے جو گر گئی ہے اور ضمہ ماقبل کسرہ سے بدل گیا ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۳ و نمبر ۴۶ و نمبر ۳۳ ۔

۷ یاء الف بن گئی ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲ ۔ لشکر ایک دوسرے میں گھس گیا۔ گھمسان کا رن پڑا۔

حَرْجَمَ سے اِحْرَنْجَمَ۔[1] یَحْرَنْجِمُ۔اِحْرِنْجَامٌ

باب اِفْعِنْلَال کے ساتھ دو باب ملحق ہیں۔

اِفْعُنْلَالٌ۔ اس میں الحاق کے لئے لام کلمہ مکرر کیا گیا ہے۔اور شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہے۔مثلاً

قَعِسَ سے اِقْعَنْسَسَ[2]۔ یَقْعَنْسِسُ۔ اِقْعِنْسَاسٌ

اِفْعِنْلَاءٌ[3] اس میں الحاق کے لئے لام کلمہ کے بعد یاء زائد کی گئی ہے۔اور شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہے۔اس کی اصل شکل اِفْعِنْلَایٌ ہے۔مثلاً

حَرَبَ سے اُحْرَنْبٰی[4] یَحْرَنْبِیْ[5] اِحْرِنْبَاءٌ[6]

سَلَقَ سے اِسْلَنْقٰی[7] یَسْلَنْقِیْ اِسْلِنْقَاءٌ۔

(۳)۔باب اِفْعِلَّالٌ۔ اِفْعَلَّلَ۔رباعی مزید فیہ کا یہ تیسرا باب ہے۔اس میں تین حرف زائد ہوتے ہیں۔اس کی ماضی کے شروع میں ہمزہ زائد ہے اور لام کلمہ مکرر ہے۔مثلاً قَشْعَرَ سے اِقْشَعَرَّ[8] یَقْشَعِرُّ۔ اِقْشِعْرَارٌ۔

نوٹ۔یہ ضروری نہیں کہ ہر مجرد کا مزید ہو اور نہ یہ ضروری ہے کہ ہر مزید کا مجرد ہو۔مثلاً لَیْسَ اور خَلَا کا فعل مزید نہیں ہے۔اسی طرح اِجْلَوَّذَ۔اِعْرَنْدیٰ کا کوئی مجرد نہیں۔

---

[1] حَرْجَمْتُ الْاِبِلَ فَاحْرَنْجَمُوْا۔میں نے اونٹوں کو اکٹھا کیا تو وہ اکٹھے ہو گئے۔

[2] پیچھے کی طرف اکڑنا سینہ آگے نکالنا۔ [3] اس میں یاء ہمزہ بن گئی ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔

[4] یاء الف بن گئی ہے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲۔یَحْرَنْبِیُ۔ [5] یاء ساکن ہو گئی ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۳۔

[6] یاء ہمزہ بن گئی ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔ [7] پیٹھ کے بل چت سویا۔

[8] اصل اِقْشَعْرَرَ ہے۔راء کو راء میں ادغام کیا گیا ہے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۸۔رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

تمارین

ثلاثی مجرد۔ثلاثی مزید۔رباعی مجرد اور رباعی مزید کے ابواب کی تفاصیل پرغور کرنے کے بعد آپ مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے مجرد اور مزید افعال کی تعیین کریں۔اوران کی نوعیت بتائیں کہ وہ کیا صیغے ہیں۔اوران کا کس باب سے تعلق ہے۔

تمرین نمبرا

(۱)۔فَهِمَ التِّلْمِيْذُ الدَّرْسَ ۔	(۱)۔أَفْهَمَ الْأُسْتَاذُ التِّلْمِيْذَ۔
(۲)۔حَمَلَ الْجَمَلُ الْقُطْنَ ۔	(۲)۔حَمَّلَ الرَّجُلُ الجَمَلَ۔
(۳)۔لَعِبَ الْوَلَدُ ۔	(۳)۔لَاعَبَ الْوَلَدُ اَخَاهُ۔
(۴)۔دَفَعَ الْمَاءَ السَّفِيْنَةَ۔	(۴)۔اِنْدَفَعَ الْمَاءُ۔
(۵)۔رَفَعَ الْجُنْدِيُّ الرَّأْيَةَ۔	(۵)۔اِرْتَفَعَتِ الرَّأْيَةُ۔
(۶)۔حَمِرَ الْوَرْدُ ۔	(۶)۔اِحْمَرَّالْوَرْدُ۔
(۷)۔ضَرَبَ الرَّجُلُ السَّارِقَ۔	(۷)۔تَضَارَبَ الرَّجُلَانِ۔
(۸)۔حَسُنَ الْجَوُّ۔	(۸)۔تَحَسَّنَ الْجَوُّ۔
(۹)۔رَضِيَ الْوَالِدُ عَنِ ابْنِهٖ ۔	(۹)۔اِسْتَرْضَى الْوَلَدُ أَبَاهُ۔
(۱۰)۔حَدِبَ الظَّهْرُ۔	(۱۰)۔اِحْدَوْدَبَ الظَّهْرُ۔

تمرین نمبر۲

(۱)۔بَعْثَرَ الْهَوَاءُ الْوَرَقَ۔	(۱)۔تَبَعْثَرَا لْوَرَقُ ۔
(۲)۔حَرْجَمَ الرَّاعِیُ الْاِبِلَ۔	(۲)۔اِحْرَنْجَمَتِ الْاِبِلُ ۔
(۳)۔طَمْأَنَ الطَّبِیْبُ الْمَرِیْضَ۔	(۳)۔اِطْمَأَنَّ الْمَرِیْضُ ۔

تمرین نمبر۳

باب کی تعیین کیجئے۔

(۱)۔خَلَقَ الْاِنْسَانَ فِیْ اَحْسَنِ الْتَقْوِیْمِ۔

(۲)۔لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ۔

(۳)۔اِعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

(۴)۔مَنْ جَاءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا۔

(۵)۔کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا تُسْرِفُوْا۔

(۶)۔اِجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ۔

(۷)۔اَحْسَنَ الصَّانِعُ عَمَلَهٗ۔

(۸)۔کَرَّمَتِ الشُّعُوْبُ نَابِغِیْهَا۔

(۹)۔حَاسَبَ السَّیِّدُ الْخَادِمَ ۔ اِنْصَرَفْنَا اِلٰی اَعْمَالِنَا۔

(۱۰)۔تَقَدَّمَ فَنُّ الطَّیَرَانِ۔

(۱۱)۔اِشْتَمَلَ الْکِتَابُ عَلٰی فَوَائِدَ۔

(۱۲)۔تَبَارَی الطَّلَبَةُ فِی الْعَدْوِ۔

(۱۳)۔اِسْتَعْلَمَ النَّاسُ الْخَيْرَ۔

(۱۴)۔اِحْلَوْلَی الْعِنَبُ۔

(۱۵)۔اِجْلَوَّذَ الْحِصَانُ۔

(۱۶)۔اِخْضَارَّ الزَّرْعُ۔

(۱۷)۔طَمْأَنَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

(۱۸)۔تَبَعْثَرَ الْوَرَقُ۔

(۱۹)۔تَدَهْوَرَ سِعْرُ الْقُطْنِ۔

(۲۰)۔اِحْرَنْجَمَ التَّلَامِيْذُ فِیْ فِنَاءِ الْمَدْرَسَةِ۔

(۲۱)۔اِفْرَنْقَعَ الْمُزْدَحِمُوْنَ۔

(۲۲)۔اِشْمَعَلَّ الْعُمَّالُ فِیْ طَلَبِ الرِّزْقِ۔

(۲۳)۔اِقْشَعَرَّ الْحَارِسُ مِنَ الْبَرْدِ۔

تمرین نمبر۴

مندرجہ ذیل اشعار کے معنے بتائیں اور مجرد اور مزید افعال کی وضاحت کریں۔ان میں جو حرف زائد ہیں وہ بتائیں۔

(۱)۔لَوْ عَرَفَ الْاِنْسَانُ مِقْدَارَهٗ　لَمْ يَفْخَرِ الْمَوْلٰی عَلٰی عَبْدِهٖ

(۲)۔أُمْسِ الَّذِیْ مَرَّ عَلٰی قُرْبِهٖ　يَعْجِزُ اَهْلُ الْاَرْضِ عَنْ رَدِّهٖ

(۳)۔تَسَامَحْ وَلَا تَسْتَوْفِ حَقَّكَ كُلَّهٗ　وَ أَبْقِ فَلَمْ يَسْتَوْفِ قَطُّ كَرِيْمٌ

(۴)۔وَلَا تَغْلُ فِیْ شَیْءٍ مِّنَ الْاَمْرِ اقْتَصِدْ　كِلَا طَرَفَیْ قَصْدِ الْاُمُوْرِ ذَمِيْمٌ

(۵)۔صَدِيقِي مَنْ يَّرُدَّ الشَّرَّ عَنِّي وَ يَرْمِي بِالْعَدَاوَةِ مَنْ رَمَانِي

(۶)۔وَتَصْغُو لِي إذَا مَاغِبْتُ عَنْهُ وَارْجُوْهُ لِنَائِبَةِ الزَّمَانِ

تمرین نمبر ۵

مندرجہ حکایات میں جو مجرّد اور مزید افعال ہیں انہیں علیحدہ کریں۔ ہر فعل کا باب بتائیں۔اور حروفِ زیادت کی تعیین کریں۔

حَكَى يَحْيَ بنُ اَكْثَمَ قَالَ :بِتُّ عِنْدَالْمَاْمُوْنِ فَانْتَبَهَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ ۔فَتَوَهَّمَ اَنِّيْ نَائِمٌ وَقَدْ عَطِشَ فَلَمْ يَسْتَدْعِ الْغُلَامَ لِئَلَّا اَسْتَيْقِظَ وَ قَامَ يَتَمَشّٰى هَادِئًا فِيْ خُطَاهُ فَلَمَّا شَرِبَ رَجَعَ ۔وَهُوَ يُخْفِيْ صَوْتَهُ وَاَخَذَهُ سُعَالٌ فَرَأَيْتُهُ يَجْمَعُ كَمَّهُ فِيْ فَمِهٖ، كَيْ لَااَسْمَعَ سُعَالَهُ وَا نْبَثَقَ الْفَجْرُ وَقَدْ تَنَاوَمْتُ فَتَمَهَّلَ قَلِيْلًا ثُمَّ تَحَرَّكْتُ ،فَقَالَ:اَللّٰهُ اَكْبَرُ،يَاغُلَامُ نَبِّهْ اَبَا مُحَمَّدٍ،فَصِحْتُ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ ،شَاهَدْتُ بِعَيْنِيْ جَمِيْعَ مَاكَانَ اللَّيْلَةَ،وَبِذٰلِكَ جَعَلَكُمُ اللّٰهُ عَلَيْنَا سَادَةً۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربية۔صفحہ۲۱۱ تا ۲۳۵ جلد ا۔

تهذيب التوضيح ۔صفحہ۱۴ تا ۲۸ جلد۲۔

قواعد اللغة العربية۔صفحہ۵ تا ۸۔

النحو الواضح جلد۲ حصہ اوّل صفحہ۵ تا ۱۴۔

اِلحاق[1]

بعض اوقات کسی ثلاثی کلمہ کو رباعی یا خماسی کے ہم وزن اور ہم شکل بنانے کے لئے اس میں حرف زیادہ کر دیئے جاتے ہیں اسے الحاق کہتے ہیں۔ جس کلمہ میں حرف زائد کیا جائے اسے ملحق کہتے ہیں۔ جس کے وہ ہم شکل ہو اسے ملحق بہ کہتے ہیں۔ مثلاً

جَهَرَ کو دَحْرَجَ کی ہم شکل بنانے کے لئے عین کلمہ کے بعد واوٗ زائد کی جاتی ہے۔ اس طرح جَهْوَرَ ملحق ہوگا اور دَحْرَجَ ملحق بہ۔

(۱)۔ الحاق کے لئے کسی حرف کی زیادتی سماعی ہے قیاسی نہیں یعنی سارے ملحق کلمات کا تعلق شنید سے ہے۔ اور ہم کوئی ایسا قاعدہ نہیں بنا سکتے جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ فلاں حرف فلاں جگہ زیادہ کیا جائے تو الحاق کا مقصد حاصل ہوگا۔

(۲)۔ الحاق کے لئے کسی حرف کی زیادتی کا فائدہ صرف لفظی اور صوتی ہوتا ہے۔ یعنی حرف زائد کرنے سے معنے میں کوئی خاص زیادتی یا تبدیلی نہیں ہوتی۔ بعض اوقات معنے بالکل وہی رہتے ہیں۔ اور بعض صورتوں میں الحاق کے بعد کلمہ میں بالکل نئے معنے پیدا ہو جاتے ہیں۔ مثلاً

(الف) مَهَدَ سے مَهْدَدَ ملحق بہ دَحْرَجَ اس جگہ مَهَدَ اور مَهْدَدَ دونوں کے معنے ایک ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں۔

(ب) عَثِرَ سے عَثْيَرَ ملحق بہ دَحْرَجَ اس جگہ عَثِرَ کے معنی ہیں واقف ہوا۔ پتہ لگایا۔ پایا۔ لیکن عَثْيَرَ کے معنی مٹی اڑائی۔ دھول اور گرداڑائی اس مثال میں عَثِرَ ثلاثی اور ملحق عَثْيَرَ دونوں کے معنے بالکل مختلف ہو گئے ہیں۔

(ج) زَنَبَ سے زَيْنَبُ۔

---

[1] رباعی مجرد اور رباعی مزید کے ابواب بھی دیکھیں۔

کَکُبٌ سے کَوْکَبٌ ۔ملحق بہٖ جَعْفَرٌ۔

اصل یعنی زَنَبٌ اور کَکُبٌ کے کچھ معنے نہیں۔ یہ بے معنے لفظ ہیں۔لیکن الحاق زیادتی کے بعد ملحق میں نئے معنے پیدا ہو گئے ہیں۔

(۳)۔فعل ملحق اپنے تمام تصرفات میں فعل ملحق بہ کی مانند ہوتا ہے۔مثلاً شَمْلَلَ ملحق بہٖ دَحْرَجَ کی گردان اسی طرح ہوگی جس طرح دَحْرَجَ کی ہوتی ہے۔انکے مصدر کی شکل بھی ایک جیسی ہوگی۔دَحْرَجَ کا مصدر ہے دَحْرَجَةٌ اور شَمْلَلَ کا مصدر ہے شَمْلَلَةٌ۔

(۴)۔اس وضاحت سے معلوم ہوا کہ اَکْرَمَ ملحق بہ دَحْرَجَ نہیں ہے کیونکہ ہمزہ کی زیادتی دَحْرَجَ سے الحاق کی وجہ سے نہیں ہے۔ بلکہ زائد معنے پیدا کرنے کے لئے یہ ہمزہ زائد ہوا ہے۔دوسرے ان دونوں کے مصدر بھی مختلف ہیں۔اَکْرَمَ کا مصدر اِکْرَامٌ ہے اور دَحْرَجَ کا مصدر دَحْرَجَةٌ ہے۔

(۵)۔اسم ملحق کی جمع اور تصغیر بالکل اسی طرح آئے گی جس طرح ملحق بہ کی آتی ہے۔مثلاً کَوْثَرٌ ملحق بہٖ جَعْفَرٌ ان دونوں کی جمع کَوَاثِرُ اور جَعَافِرُ ہوگی۔اور تصغیر کُوَیْثِرٌ اور جُعَیْفِرٌ ۔

اَلَنْدَدٌ ملحق بہٖ سَفَرْجَلٌ ہے۔ان دونوں کی جمع سَفَارِجُ اور اَلَانِدُ ہوگی اور تصغیر سُفَیْرِجٌ اور اُلَیْنِدٌ ہوگی۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

تہذیب التوضیح صفحہ۲۵ جلد۲۔

مصدر☆ اور اس کی اقسام

مصدر وہ اسم معنے ہے جس سے افعال اور اسماء مشتق[1] ہوتے ہیں۔ ثلاثی مجرد کے مصادر کے لئے کوئی خاص وزن مقرر نہیں۔ وہ کسی وزن وشکل کے ہو سکتے ہیں۔ ان کا دارومدار بالعموم سماع پر ہے۔ یعنی کسی فعل ثلاثی کا جیسا مصدر عربوں سے سنا وہی استعمال میں آتا ہے۔ البتہ ثلاثی مجرد کے مصدر کی مندرجہ ذیل صورتیں کسی حد تک قیاسی ہیں:۔

[1] اَصلُ الْمُشْتَقَّاتِ کُلِّهَا الْمَصْدَرُ وَهُوَ مَا دَلَّ عَلَی الْحَدَثِ مُجَرَّدًا عَنِ الزَّمَانِ۔ مثلاً نَصْرٌ۔ اِکْرَامٌ۔

بناء اور اشتقاق کا عام طریق۔ مصدر اور افعال اور اسماء کے مشتق ہونے کا عام اصول یہ ہے کہ مصدر سے ماضی معروف کا پہلا صیغہ یعنی واحد مذکر غائب بنایا جاتا ہے۔ اور پھر اس سے واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب اور واحد متکلّم کے صیغے بنتے ہیں۔ مثلاً نَصْرٌ سے نَصَرَ مشتق ہوا ہے۔ پھر نَصَرَ سے نَصَرَتْ۔ نَصَرْتَ۔ نَصَرْتُ بنے ہیں۔

تثنیہ اور جمع کے صیغے اپنے اپنے واحد سے بنتے ہیں۔ مثلاً

نَصَرَا۔ نَصَرُوْا۔ نَصَرَ سے بنے ہیں۔ نَصَرَتَا۔ نَصَرْنَ۔ نَصَرَتْ سے نَصَرْتُمَا۔ نَصَرْتُمْ۔ نَصَرْتَ سے۔ نَصَرْتُمَا۔ نَصَرْتُنَّ۔ نَصَرْتِ سے اور نَصَرْنَا نَصَرْتُ سے بنے ہیں۔

ماضی مجہول کا پہلا صیغہ۔ ماضی معروف کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے اور باقی صیغوں کے اشتقاق کا وہی اصول ہے جو ماضی معروف میں بیان ہوا ہے۔ مثلاً نُصِرَ نَصَرَ سے مشتق ہوا ہے۔ اس کے بعد باقی صیغے مخاطب متکلّم وغیرہ نُصِرَ سے بنیں گے۔ اور تثنیہ، جمع اپنے اپنے واحد سے۔ مضارع معروف کا پہلا صیغہ ماضی معروف کے پہلے صیغے سے بنتا ہے۔ مثلاً یَنْصُرُ نَصَرَ سے بنتا ہے۔ اس کے بعد اشتقاق کا وہی اصول ہوگا۔ جو ماضی معروف میں بیان ہوا ہے۔ مثلاً تَنْصُرُ اور اَنْصُرُ یَنْصُرُ سے بنے ہیں۔ یَنْصُرَانِ اور یَنْصُرُوْنَ اپنے واحد یَنْصُرُ سے۔ تَنْصُرَانِ۔ یَنْصُرْنَ اپنے واحد تَنْصُرُ سے۔ تَنْصُرَانِ۔ تَنْصُرُوْنَ۔ تَنْصُرِیْنَ۔ اپنے واحد مذکر تَنْصُرُ سے بنے ہیں۔

☆ مجرد اور مزید ہونے کے لحاظ سے فعل کی اقسام کا باب بھی دیکھیں۔

(۱)۔ جو مصادر صنعت وحرفت یعنی کسی پیشہ پر دلالت کرتے ہیں وہ عموماً فِعَالَةٌ کے وزن پر ہوں گے۔ مثلاً زِرَاعَةٌ ۔ تِجَارَةٌ ۔ صِيَاغَةٌ ۔ صِبَاغَةٌ ۔ حِيَاكَةٌ ۔ خِيَاطَةٌ ۔ كِتَابَةٌ ۔ اِمَارَةٌ ۔ سِفَارَةٌ ۔

(۲)۔ جو مصادر امتناع اور کام سے رک جانے کا مفہوم رکھتے ہیں وہ عموماً فِعَالٌ کے وزن پر ہوں گے مثلاً اِبَاءٌ ۔ شِرَادٌ ۔ جِمَاحٌ ۔ نِفَارٌ ۔ اِبَاقٌ ۔

(۳)۔ جو مصادر اضطراب اور تقلّب یعنی تیزی سے حرکت کرنے، بدلنے اور بے آرامی پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ عموماً فَعَلَانٌ کے وزن پر ہوں گے۔ مثلاً

غَلَيَانٌ ۔ جَوَلَانٌ ۔ خَفَقَانٌ ۔ ثَوَرَانٌ ۔ طَيَرَانٌ ۔ هَيَجَانٌ ۔ طَوَفَانٌ ۔

(۴)۔ جو مصادر کسی بیماری اور مرض پر دلالت کرتے ہیں۔ وہ عموماً فُعَالٌ کے وزن پر آتے ہیں۔ مثلاً زُكَامٌ ۔ صُدَاعٌ ۔ دُوَارٌ ۔ سُعَالٌ ۔ زُحَارٌ ۔ عُطَاسٌ ۔

(۵)۔ جو مصادر کسی خاص صوتی مفہوم کو ادا کرتے ہیں وہ عموماً فُعَالٌ یا فَعِيلٌ کے وزن پر ہوں گے۔ مثلاً صُرَاخٌ ۔ بُكَاءٌ ۔ نُبَاحٌ ۔ خُوَارٌ ۔

نُعَاقُ الرَّاعِىْ ۔ نُعَابُ الْغُرَابِ ۔ بُغَامُ الظَّبْيَةِ ۔ صُبَاحُ الْخَيْلِ ۔

صُيَاحُ الدِّيْكِ ۔ مُوَاءُ الْهِرَّةِ ۔

بقیہ حاشیہ۔ مضارع مجہول کا پہلا صیغہ مضارع معروف کے پہلے صیغہ سے بنے گا۔ مثلاً يُنْصَرُ يَنْصُرُ سے بنا ہے اس کے بعد وہی اصول ہوگا جو مضارع معروف کے باقی صیغوں کے اشتقاق کے لئے بیان ہوا ہے۔

امر حاضر معروف کا پہلا صیغہ مضارع حاضر معروف کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے۔ مثلاً اُنْصُرْ تَنْصُرُ سے بنا ہے۔ اُنْصُرِىْ تَنْصُرِيْنَ سے۔ باقی تثنیہ اور جمع اپنے اپنے واحد سے بنیں گے فعل جحد۔ فعل نفی۔ امر حاضر مجہول۔ امر غائب اور نہی فعل مضارع سے بنتے ہیں۔

اسم فاعل۔ اسم مبالغہ۔ صفت مشبہ۔ اسم تفضیل۔ اسم ظرف۔ اسم آلہ کا پہلا صیغہ مضارع معروف کے پہلے صیغہ سے بنتا ہے۔ باقی تثنیہ اور جمع کے صیغے اپنے اپنے واحد سے بنیں گے۔ اسم مفعول مضارع مجہول سے اسی اصول کے تحت بنتا ہے۔

اشتقاق اور بناء کی تفصیل کے لئے دیکھئے۔ مَرَاحُ الْاَرْوَاحِ ۔ قانونچہ کھیوالی۔ صرفِ میر وغیرہ۔ بَحْثُ الْبِنَاءِ ۔

زَفِيْرٌ۔زَئِيْرٌ۔صَفِيْرٌ۔ضَجِيْجٌ۔

نَعِيْبُ الْغُرَابِ۔صَرِيْرُ الْقَلَمِ۔اَزِيْزُ الْقِدْرِ۔صَهِيْلُ الْخَيْلِ۔ ضَجِيْدُ الْصُرَدِ۔خَرِيْرُ الْمَاءِ۔قَصِيْفُ الرَّعْدِ۔ هَدِيْرُ الْحَمَامِ۔حَفِيْفُ الشَّجَرِ۔

(۶)۔جو مصادر سفر۔سیر اور خاص قسم کی چال پر دلالت کرتے ہیں۔وہ عموماً فَعِيْلٌ کے وزن پر ہوں گے۔مثلاً رَحِيْلٌ۔دَبِيْبٌ۔ذَمِيْلٌ۔رَسِيْمٌ۔وَخِيْدٌ۔(اونٹ کی خاص قسم کی چالیں)

(۷)۔جو مصادر رنگ[۱] اور لونی کیفیت کو ظاہر کرتے ہیں۔وہ عموماً فُعْلَةٌ کے وزن پر ہوں گے مثلاً حُمْرَةٌ۔زُرْقَةٌ۔خُضْرَةٌ۔

(۸)۔مندرجہ بالا اصول کے علاوہ جس باب کی ماضی فَعُلَ کے وزن پر ہوگی۔اس کے مصادر بالعموم فُعُوْلَةٌ یا فَعَالَةٌ کے وزن پر ہوں گے۔مثلاً

سُهُوْلَةٌ۔صُعُوْبَةٌ۔عُذُوْبَةٌ۔مُلُوْحَةٌ۔

نَبَاحَةٌ۔فَصَاحَةٌ۔بَلَاغَةٌ۔فَخَامَةٌ۔جَزَالَةٌ۔ظَرَافَةٌ۔

(۹)۔جس لازم باب کی ماضی فَعِلَ کے وزن پر ہو اس کے مصادر عموماً فَعَلٌ کے وزن پر ہوں گے۔مثلاً فَرَحٌ۔عَطَشٌ۔بَلَجٌ۔حَسَنٌ۔تَعَبٌ۔شَلَلٌ

(۱۰)۔جس لازم باب کی ماضی فَعَلَ کے وزن پر ہو، اس کے مصادر بالعموم فُعُوْلٌ کے وزن پر ہوں گے۔مثلاً

قُعُوْدٌ۔جُلُوْسٌ۔خُرُوْجٌ۔وُقُوْفٌ۔نُهُوْضٌ۔رُجُوْعٌ۔سُكُوْتٌ۔

رُكُوْعٌ۔دُخُوْلٌ۔هُبُوْطٌ۔صُعُوْدٌ۔طُلُوْعٌ۔نُحُوٌّ۔سُمُوٌّ۔

(۱۱)۔جس متعدّی باب کی ماضی فَعِلَ یا فَعَلَ کے وزن پر ہو۔اس کے مصادر عموماً فَعْلٌ کے وزن پر ہوں گے۔مثلاً فَهْمٌ۔نَصْرٌ۔فَتْحٌ۔مَنْعٌ۔بَذْلٌ۔اَمْنٌ۔تَرْكٌ۔اَدٌّ۔مَدٌّ۔قَوْلٌ۔رَمْيٌ۔عَمَلٌ۔

---

[۱] نیز دیکھیں عنوان ابواب ثلاثی مجرد باب عَلِمَ يَعْلَمُ۔

مصادر ثلاثی مجرد کے بعض اور عمومی اوزان

عِلْمٌ ۔شُغْلٌ۔رَحْمَةٌ۔نِشْدَةٌ۔قُدْرَةٌ۔غَلَبَةٌ۔سَرِقَةٌ ۔ دَعْوٰی ۔ذِکْرٰی۔ بُشْرٰی ۔ لَیَّانٌ ۔حِرْمَانٌ۔غُفْرَانٌ۔ طَلَبٌ۔ خَنِقٌ ۔ صِغَرٌ۔هُدًی ۔ذَهَابٌ۔اِیَّابٌ۔ خِدَاعٌ ۔ رَهَادَةٌ ۔دِرَایَةٌ۔ سِیَاحَةٌ ۔ بُغَایَةٌ ۔ کَرَاهِیَةٌ۔ قَبُوْلٌ۔ سُؤْدَدٌ ۔ رَطُوْبَةٌ۔ یُبُوْسَةٌ ۔ جَبُرُوْتٌ ۔صَیْرُوْرَةٌ۔شَیْخُوْخَةٌ۔ شَبِیْبَةٌ ۔ تَهْلُکَةٌ ۔مَدْخَلٌ ۔ مَسْعَاةٌ ۔ مَرْجِعٌ ۔ مَذَمَّةٌ۔مَحْمِدٌ۔مَحْمِدَةٌ۔مَحْمَدَةٌ۔

بعض مصادر فَاعِلَةٌ کے وزن پر بھی آتے ہیں۔جیسے عَاقِبَةٌ۔عَانِیَةٌ۔کَافِیَةٌ بمعنے اَلْعَقْبُ ۔ اَلْمُعَانَاةُ ۔ اَلْکِفَایَةُ۔

بعض مصادر کی شکل یہ ہوتی ہے۔ مَیْسُوْرَةٌ۔ مَکْرُوْبَةٌ۔

مرّۃ اور ہیئت کے مصادر

یعنی

کام کی تعداد یا اس کے انداز کو بتانے والے مصادر

(الف)۔کام کی تعداد کہ وہ کتنی بار ہوا ہے کے مفہوم کو ظاہر کرنے کے لئے فَعْلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد کا مصدر آتا ہے۔ یہ مصدر قیاسًا یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام کتنی بار ہوا ہے۔مثلاً جَلْسَةٌ کے معنے ہیں ایک بار بیٹھنا۔اَكْلَةٌ کے معنے ہیں ایک بار کھانا۔رَضْعَةٌ کے معنے ہیں ایک بار دودھ پلانا مثلاً کہیں گے۔

هُوَ يَأْكُلُ فِي الْيَوْمِ اَكْلَةً وہ دن بھر میں ایک بار کھانا کھاتا ہے۔

اگر کسی باب کا مصدر آتا ہی فَعْلَةٌ کے وزن پر ہو تو تعداد کا مفہوم وصف زائد کرنے سے پیدا ہوگا۔مثلاً کہیں گے۔ دَعَوْتُهُ دَعْوَةً وَاحِدَةً۔

اگر ثلاثی مزید یا رُباعی مزید کا باب ہو۔اور اس کے مصدر کے ذریعہ کام کی تعداد بتانی مقصود ہو تو اس باب کے مصدر کے آخر میں ة بڑھا دیتے ہیں۔اس طرح سے تعداد کا مفہوم پیدا ہوگا۔مثلاً

اِسْتَخْرَجَ اِسْتِخْرَاجَةً۔اس نے ایک دفعہ نکالنے کی کوشش کی۔

(ب)۔کام کی نوعیت اور ہیئت کو ظاہر کرنے کے لئے فِعْلَةٌ کے وزن پر ثلاثی مجرد کا مصدر آتا ہے۔یہ مصدر یہ بتاتا ہے کہ کوئی کام کس طرح پر اور کس انداز میں ہوا ہے۔مثلاً جِلْسَةٌ کے معنے ہیں کسی خاص طرز پر بیٹھنا جیسے کہیں گے۔

هُوَ يَجْلِسُ جِلْسَةَ الْحَاكِمِ۔ وہ اس طرح بیٹھتا ہے جس طرح حاکم بیٹھتا ہے۔

هُوَ يَجْلِسُ جِلْسَةَ الْكَلْبِ۔ وہ اس طرح بیٹھتا ہے جس طرح کتا بیٹھتا ہے۔

اگر کسی باب کا مصدر آتا ہی فِعْلَۃٌ کے وزن پر ہو تو پھر ہیئت کا مفہوم ظاہر کرنے کے لئے وصف لانا پڑے گا۔ مثلاً

نَشَدْتُہُ نِشْدَۃً بَالِغَۃً۔ میں نے اس کی تلاش کے لیے خوب اعلان کروایا۔

ہیئت کا مفہوم صرف ثلاثی مجرد کے مصدر کے ساتھ مُختَص ہے۔ غیر ثلاثی مجرد کا کوئی مصدر اس مفہوم کو ادا نہیں کرتا۔

فائدہ۔ مصدر جب تک خالص مصدریّت کا مفہوم دے وہ نہ تثنیہ ہوتا ہے اور نہ جمع اور نہ مؤنث بلکہ ہر استعمال میں وہ ایک ہی صیغہ اور شکل رکھے گا۔[1]

تمرین نمبر ۱

کام کی تعداد بتانے والے بعض مصادر

غَضْبَۃٌ۔ صَحْوَۃٌ۔ سَقْطَۃٌ۔ قَعْدَۃٌ۔ رَفْعَۃٌ۔ رَجْعَۃ۔ نَصْحَۃٌ۔ جَوْلَۃٌ۔ جَمْعَۃٌ۔

(۱)۔ دَقَّتِ السَّاعَۃُ دَقَّۃً۔ (۲)۔ فَتَحْتُ الْبَابَ فَتْحَۃً۔

(۳)۔ لِکُلِّ صَارِمٍ نَبْوَۃٌ۔ (۴)۔ لِکُلِّ جَوَادٍ کَبْوَۃٌ۔

تمرین نمبر ۲

فقرات ذیل میں استعمال ہونے والے مصادر اور ان کی نوعیت کی وضاحت کریں۔

(۱)۔ اِلْتَمِسْ لِھَفْوَۃِ الصَّدِیْقِ عُذْرًا۔ (۲)۔ رُبَّ سَکْتَۃٍ بُلْلَغُ مَقَالَۃٍ۔

(۳)۔ رُبَّ اَکْلَۃٍ مَنَعَتْ مَنْ اَکَلَاتٍ۔ (۴)۔ رُبَّ فَرْحَۃٍ تَعُوْدُ تَرْحَۃً۔

---

[1] لَمْ یَخْرُجْ عَنْ مَعْنَی الْمَصْدَرِیَّۃِ وَلَمْ یُرَوْا بِہِ الْمَرَّۃُ اَوِالنَّوْعُ لَا یُثَنّٰی وَلَا یُجْمَعُ وَلَا یُؤَنَّثُ بَلْ یَبْقَیٰ بِلَفْظٍ وَاحِدٍ مَثَلًا یُقَالُ ھُوَ رَجُلٌ عَدْلٌ۔ ھُمْ رِجَالٌ عَدْلٌ۔ ھِیَ اِمْرَأَۃٌ عَدْلٌ۔ ھُنَّ نِسَاءٌ عَدْلٌ۔ ھٰذَا أَمْرٌ حَقٌّ۔ ھٰذِہٖ مَسْئَلَۃٌ حَقٌّ۔

تمرین نمبر۳

فقراتِ ذیل میں استعمال ہونے والے مصادر کس قسم سے تعلق رکھتے ہیں نیز اُن کا فعل ماضی اور فعل مضارع کیا ہوگا۔

(۱)۔اِسۡتَشَرۡتُ الطَّبِيۡبَ اِسۡتِشَارَةً۔ (۲)۔اِبۡتَسَمَ لَنَا الزَّمَّانُ اِبۡتِسَامَةً۔

(۳)۔اَغۡضَى الۡمَرِيۡضُ اِغۡضَائَةً۔ (۴)۔اِنۡطَلَقَ الطَّآئِرُ اِنۡطِلَاقَةً۔

(۵)۔كَبَّرَ الۡمُصَلِّيۡ تَكۡبِيۡرَةً۔

تمرین نمبر۴

ہیئت اور کام کی نوعیت کو ظاہر کرنے والے بعض مصادر۔

(۱)۔شِرۡبَةُ الظَّمۡأٰنِ۔ (۲)۔رِيۡغَةَ الثَعۡلَبِ۔

(۳)۔فِزۡعَةَ الۡجَبَانِ۔ (۴)۔فِرۡحَةَ الصَّبِيِّ۔

(۵)۔مِشۡيَةَ الۡغُرابِ۔ (۶)۔وَثۡبَةَ الۡاَسَدِ۔

(۷)۔لَا تَمۡشِ مِشۡيَةَ الۡمُخۡتَالِ۔ (۸)۔لَا تَجۡلِسۡ جِلۡسَةَ الۡمُتَكَبِّرِ۔

(۹)۔لَا تَنۡظُرۡ نِظۡرَةَ الطَّائِرِ۔ (۱۰)۔قِفُوۡا وِقۡفَةَ الۡمَعۡذُوۡرِ۔

(۱۱)۔مَنۡ لَمۡ يَعۡرِفۡ اِمَامَ زَمَانِهٖ فَقَدۡ مَاتَ مِيۡتَةَ الۡجَاهِلِيَّةِ۔

(۱۲)۔يَمُوۡتُ الۡفَاسِقُ مِيۡتَةَ سُوۡءٍ۔ (۱۳)۔عَاشَ عِيۡشَةً حَسَنَةً۔

(۱۴)۔سَارَ الۡمَلِكُ سِيۡرَةَ السَّلَفِ الصَّالِحِ۔

مصدر میمی

عام مصدر کے شروع میں بعض اوقات میم بڑھا دیتے ہیں اور اُسے مصدر میمی کہتے ہیں۔ ثلاثی مجرد سے یہ مصدر بالعموم مَفْعَلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً

نَظْرٌ سے مَنْظَرٌ۔ ضَرْبٌ سے مَضْرَبٌ۔

اگر یہ مصدر باب مثال کا ہو اور اس کے مضارع معلوم میں فاء کلمہ محذوف ہو تو پھر اس باب سے مصدر میمی کا وزن مَفْعِلٌ ہوگا۔ مثلاً

وَعَدَ سے مَوْعِدٌ۔ وَقْعٌ سے مَوْقِعٌ۔ وَثْبٌ سے مَوْثِبٌ۔

اور غیر ثلاثی مجرد کے ابواب کا مصدر میمی اس کے اسم مفعول کے وزن پر ہوگا۔ یعنی اس باب کے اسم مفعول اور اس کے مصدر میمی کا ایک ہی وزن ہوگا۔ مثلاً

اَكْرَمَ کا اسم مفعول مُكْرَمٌ ہے اور یہی اس کا مصدر میمی بھی ہے۔ کبھی کبھی مصدر میمی کے آخر میں ۃ زائد کر دی جاتی ہے۔ مثلاً مَعْرَكَةٌ۔ مُعْجِزَةٌ۔

مندرجہ ذیل مصدر میمی اپنے وزن کے لحاظ سے شاذ ہیں۔

مَرْجِعٌ۔ مَيْسِرٌ۔ مَحِيْضٌ۔ مَقِيْلٌ۔ مَعِيْبٌ۔ مَجِيْئٌ۔ مَزِيْدٌ۔ مَقْدِرَةٌ۔ مَعْذِرَةٌ۔ مَغْفِرَةٌ۔

تمرین نمبر ۱

مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

مَرْكَبٌ۔ مَقْصَدٌ۔ مَجْلَسٌ۔ مَطْلَعٌ۔ مَهْلَكٌ۔ مَشْرَبٌ۔ مُعْتَمٌ۔ مَسْعَى۔ مَوْقِى۔

تمرین نمبر۲

مصادر میمیہ الگ کریں۔

صُنْ وَجْهَكَ عَنْ مَسْئَلَةِ اَحَدٍ شَيْئًا۔

لَا تَعْمَلَنَّ عَمَلًا لَيْسَ لَكَ فِيْهِ مَنْفَعَةٌ۔

اَلْجُلُوْسُ مَعَ الْاِخْوَانِ مَسْلَاةٌ لِلْاَحْزَانِ۔

يُسْتَدَلُّ عَلٰى عَقْلِ الرَّجُلِ بِقِلَّةِ مَقَالَتِهٖ۔

اَلْمِزَاحُ يُذْهِبُ الْمَهَابَةَ وَ يُوْرِثُ الْمُهَانَةَ۔

اِنْ يَّكُنِ الشُّغْلُ مَجْهَدَةً فَاِنَّ الْفَرَاغَ مَفْسَدَةٌ۔

اَقْلِلْ طَعَامَكَ تُحْسِنْ مَنَامَكَ۔

اَظْهَرُ النَّاسِ مَحَبَّةً اَحْسَنُهُمْ لِقَاءً۔

مَنْ حَسَدَ النَّاسَ بَدَأَ بِمَضَرَّةِ نَفْسِهٖ۔

رَبِّ اَدْخِلْنِيْ مُدْخَلَ صِدْقٍ وَّ اَخْرِجْنِيْ مُخْرَجَ صِدْقٍ۔

اِسْمُ الْمَصْدَر

اصل یہ ہے کہ مصدر کے بنیادی حروف فعل کے حروف سے کم نہ ہوں یا تو برابر ہوں یا پھر زیادہ مثلاً۔ نَصَرَ۔ نَصْرٌ۔ اَکْرَمَ۔ اِکْرَامٌ۔

اگر کوئی لفظ مصدر کا معنٰی یعنی حدث کا مفہوم دے لیکن اس کے بنیادی حروف فعل کے حرف سے کم ہوں تو اس کا نام مصدر نہیں رکھتے بلکہ اُسے اِسم مصدر کہتے ہیں۔ مثلاً۔

تَوَضَّأَ۔ وُضُوْءٌ۔ تَکَلَّمَ۔ کَلَامٌ۔ اَیْسَرَ۔ یُسْرٌ۔ اَعْطٰی۔ عَطَاءٌ۔

اَثْنَا۔ ثَنَاءٌ۔ عَاوَنَ۔ عَوْنٌ۔ عَاشَرَ۔ عِشْرَۃٌ۔

ان مثالوں میں وُضُوءٌ اور کَلَامٌ سے تاءِ تَفَعُّلٌ اور تَفْعِیْلٌ اورحرف تضعیف کم ہیں۔ یُسْرٌ اور عَطَاءٌ سے ہمزہ باب افعال کم ہے۔ اصولاً یہ مصادر تَوَضُّؤٌ۔ تَکْلِیْمٌ۔ اِیْسَارٌ۔ اِعْطَاءٌ۔ مُعَاوَنَۃٌ۔ مُعَاشَرَۃٌ ہونے چاہئیں۔ پس وُضُوءٌ۔ کَلَامٌ۔ یُسْرٌ۔ عَطَاءٌ۔ عَوْنٌ۔ عِشْرَۃٌ اِسم مصدر ہیں مصدر نہیں۔

بعض اوقات مصدر سے ایک آدھ حرف فعل کے حروف کے مقابلہ میں کم تو ہوتا ہے لیکن تقدیراً وہ موجود ہی سمجھا جاتا ہے۔ مثلاً قَاتَلَ کے مصدر قِتَالٌ میں فاء کلمہ کے بعد الف نہیں ہے۔ لیکن تقدیراً یہ الف بشکلِ یاء موجود ہے کیونکہ اصلاً یہ قِیْتَالٌ ہے۔ الف کسرہ ماقبل کی وجہ سے یاء بن گئی ہے[1]۔ پھر اس یاء کوحذف کر دیا گیا ہے۔ چونکہ قاف کا کسرہ یائے محذوفہ پر دال ہے۔ اس لئے گویا یہ تقدیراً موجود ہے۔ اسی طرح بعض اوقات حرف محذوف کے عوض کوئی اور حرف آ جاتا ہے۔ یہ صورت بھی حرف کے موجود ہونے کی ہے۔ مثلاً

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۸۔

وَعَدَ کے مصدر عِدَۃٌ سے واؤ محذوف ہے لیکن اس کے عوض آخر میں ۃ موجود ہے۔ اسی طرح عَلَّمَ کے مصدر تَعْلِیْمٌ میں تضعیف کے دو حرفوں میں سے ایک حرف کم ہے۔ لیکن اس کے عوض شروع میں تاء آئی ہوئی ہے۔

تَفْعِیْل میں جو یاء ہے وہ کسی حرف کے عوض نہیں کیونکہ مزید فیہ کے مصادر کے ماقبل آخر میں حرف مدّہ کا آنا ایک عام معمول ہے۔ جیسے اَکْرَمَ۔ اِکْرَامًا۔ اِنْطَلَقَ۔ اِنْطِلَاقًا۔

اِسْتَخْرَجَ۔ اِسْتِخْرَاجًا۔ اِحْرَنْجَمَ۔ اِحْرِنْجَامًا۔

مَصْدَر صِنَاعِی

بعض اوقات کسی اسم جامد یا کسی اسم مشتق کے آخر میں یاءِ نسبت اور تاء[1] لگا کر اسے مصدر بنالیا جاتا ہے۔ اسے مصدر صناعی کہتے ہیں۔ مثلاً

حُرٌّ سے حُرِّیَّۃٌ۔ حَجَرٌ سے حَجَرِیَّۃٌ۔ اِنْسَانٌ سے اِنْسَانِیَّۃٌ۔

حَیْوَانٌ سے حَیْوَانِیَّۃٌ۔ کَمْ سے کَمِیَّۃٌ۔

عَالَمٌ سے عَالَمِیَّۃٌ۔ مَحْمَوْدٌ سے مَحْمُوْدِیَّۃٌ۔

اَرْجَحُ سے اَرْجَحِیَّۃٌ۔ زَیْدٌ سے زَیْدِیَّۃٌ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جَامِعُ الْدُّرُوْسِ الْعَرَبِیَّۃ صفحہ ۱۶۳ تا ۱۸۰

تھذیب التوضیح صفحہ ۶۷ تا ۷۴۔ جلد ۲

قواعد اللغۃ العربیۃ۔ صفحہ ۲۸

النّحو الواضح جلد ۲ حصہ دوم صفحہ ۴۹ تا ۷۰

---

[1] اس تاء کو تائے مصدریہ کہتے ہیں۔

ثلاثی مزید اور رُباعی کے مصادر[1]

ثلاثی مزید اور رُباعی کے مصادر کے اوزان قیاسی ہیں۔ یعنی ان میں سے ہر باب کے مصدر کا وزن اور اس کی شکل مقرر ہے۔

ثلاثی مزید کے بارہ۔ رُباعی مجرد کا ایک اور رُباعی مزید کے تین۔ کل ۱۶ باب مختلف مادوں سے آتے ہیں۔ ثلاثی مزید کے تین باب ایسے ہیں جن کی ماضی میں چار حرف ہوتے ہیں۔ تین حرف اصلی اور ایک حرف زائد۔

ان ابواب کے مصادر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(نمبر۱) اِفْعَالٌ۔ اس باب کی ماضی اَفْعَلَ ہے اس میں ہمزہ زائد ہے اور یہ ثلاثی مزید کا پہلا باب ہے اور اس کا مصدر اِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً اَکْرَمَ سے اِکْرَامٌ۔

اَرْشَدَ سے اِرْشَادٌ۔　　اَقْدَمَ سے اِقْدَامٌ۔

وضاحت۔ اَوْجَدَ کے مصدر اِیْجَادٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے۔ اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶۔

اَقَامَ کے مصدر اِقَامَۃٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶، نمبر ۳۳، نمبر ۲۵۔

اَلْقٰی کے مصدر اِلْقَاءٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔

اٰمَنَ کے مصدر اِیْمَانٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۵۸۔

---

[1] ابواب ثلاثی مزید کا عنوان بھی دیکھیں۔

تمرین

باب افعال کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کیجئے۔

اِسْلَامٌ۔اِفْلَاحٌ۔اِنْکَارٌ۔اِقْرَارٌ۔اِصْرَارٌ۔اِضْلَالٌ

اِیْلَامٌ۔اِیْقَانٌ۔اِیْعَادٌ۔ اِقَامَةٌ۔اِفَادَةٌ۔اِعَادَةٌ۔

اِمْلَاءٌ۔اِغْنَاءٌ۔اِنْشَاءٌ۔

(۲) تَفْعِیْلٌ۔ اس باب کی ماضی فَعَّلَ ہے۔اس میں عین کلمہ مکرر ہے یہ ثلاثی مزید کا دوسرا باب ہے اور اس کا مصدر "تَفْعِیْلٌ" کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً قَدَّمَ سے تَقْدِیْمٌ۔

عَذَّبَ سے تَعْذِیْبٌ۔ اَدَّبَ سے تَأْدِیْبٌ۔

وضاحت۔ باب تَفْعِیْل کا جو مادہ ناقص ہے۔اس میں یاءِ تَفْعِیْل کو حذف کر کے اس کے عوض آخر میں ۃ لاتے ہیں۔مثلاً

زَکّٰی۔ تَزْکِیْیٌ سے تَزْکِیَةٌ۔

ثَنّٰی ۔ تَثْنِیْیٌ سے تَثْنِیَةٌ ۔

بعض اوقات اس باب کا مصدر تِفْعَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔مثلاً مَثَّلَ سے تِمْثَالٌ۔

ذَکَّرَ سے تِذْکَارٌ۔ کَذَّبَ سے کِذَّابٌ شاذ ہے۔[1]

تمرین

باب تَفْعِیْل کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

تَکْبِیْرٌ۔ تَفْکِیْرٌ۔ تَوْحِیْدٌ۔ تَذْکِرَةٌ۔ تَجْرِبَةٌ۔ تَجْزِیَةٌ۔ تَلْبِیَةٌ۔تَعْزِیَةٌ ۔

---

[1] کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِنَا کِذَّابًا۔

(۳) مُفَاعَلَۃٌ۔ اس باب کی ماضی فَاعَلَ ہے اس میں فاءکلمہ کے بعد الف زائد ہے۔ یہ ثلاثی مزید کا تیسرا باب ہے اور اس کا مصدر مُفَاعَلَۃٌ یا فِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً

قَاتَلَ سے مُقَاتَلَۃٌ۔قِتَالًا۔ عَاشَرَ سے مُعَاشَرَۃٌ۔ وَاصَلَ سے مُوَاصَلَۃٌ۔

وضاحت۔ وِلَاءٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔

تمرین

باب مُفَاعَلَۃٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

مُجَامَلَۃٌ۔نِزَالٌ۔خِصَامٌ۔دِفَاعٌ۔مُجَاوَرَۃٌ۔جِوَارٌ۔مُشَاوَرَۃٌ۔

ثلاثی مزید کے باقی نو ابواب میں سے دو باب ایسے ہیں جن کی ماضی میں پانچ حرف ہوتے ہیں ان میں سے پہلا حرف تاء زائد ہوتی ہے۔ان کے مصادر کی تفصیل درج ذیل ہے۔

نوٹ۔ان ابواب میں سے کسی باب کی ماضی کے ماقبل آخر کو اگر ضمہ دیں تو اس طرح سے اس باب کا مصدر بن جاتا ہے۔

(۴) تَفَاعُلٌ۔ اس باب کی ماضی تَفَاعَلَ ہے۔اس کے شروع میں تاء زائدہ ہے اور فاءکلمہ کے بعد الف۔یہ ثلاثی مزید کا چوتھا باب ہے۔اور اس کا مصدر تَفَاعُلٌ کے وزن پر آتا ہے۔اس میں بھی مندرجہ بالا اصول کام کرتا ہے۔یعنی ماضی میں ماقبل آخر کو اگر ضمہ دیں تو اس طرح سے اس باب کا مصدر بن جائے گا۔مثلاً

تَقَاتَلَ سے تَقَاتُلٌ۔ تَخَاذَلَ سے تَخَاذُلٌ۔ تَسَاقَطَ سے تَسَاقُطٌ۔

وضاحت۔ اِثَّاقُلٌ ۔ اِثَّارُكٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۵۔ تَوَانٍ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶ و نمبر ۳۳۔

تمرین

باب تَفَاعُلٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

تَفَاؤُلٌ ۔ تَحَاسُدٌ۔ تَفَاخُرٌ۔ تَمَادٍ۔

(۵) **تَفَعُّلٌ** ۔ اس باب کی ماضی تَفَعَّلَ ہے اس کے شروع میں تاء زائدہ ہے۔ اور عین کلمہ مکرر ہے۔ یہ ثلاثی مزید کا پانچواں باب ہے اور اس کا مصدر تَفَعُّلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اس باب کے مصدر اور اس کی ماضی پر اگر غور کریں تو یہ فرق معلوم ہوگا کہ ماضی کے ماقبل آخر پر فتحہ ہے اور مصدر کے ماقبل آخر پر ضمہ۔ مثلاً

تَقَدَّمَ سے تَقَدُّمٌ۔ تَصَرَّفَ سے تَصَرُّفٌ۔ تَكَلَّفَ سے تَكَلُّفٌ

وضاحت۔ تَطَهُّرٌ سے اِطَّهُّرٌ کیسے بنا۔ اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۵۔

تَمَنِّيٌ سے تَمَنٍّ کیسے بنا؟ اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۶ و نمبر ۳۳۔

تمرین

باب تَفَعُّلٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

تَأَدُّبٌ ۔ تَعَلُّمٌ۔ تَكَبُّرٌ۔ تَعَوُّذٌ۔ تَوَلٍّ۔ تَعَدٍّ۔ تَلَقٍّ۔ تَرَجٍّ۔

ثلاثی مزید کے باقی سات باب ایسے ہیں جن کے شروع میں ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور ان کے مصدر بنانے کا قاعدہ یہ ہے کہ ماضی کے تیسرے حرف کو اگر کسرہ دیں اور آخری حرف سے پہلے الف زائد کر دیں تو اس طرح سے اس باب کا مصدر بن جائے گا۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

(۶) **اِنْفِعَالٌ**۔ اس باب کی ماضی اِنْفَعَلَ ہے اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہے اور اس کے بعد نون زائد ہے۔ یہ ثلاثی مزید کا چھٹا باب ہے۔ مندرجہ بالا اصول کے مطابق اس کا مصدر

اِنْفِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً

اِنْطَلَقَ سے اِنْطِلَاقٌ۔ اِنْکَسَرَ سے اِنْکِسَارٌ۔ اِنْکَشَفَ سے اِنْکِشَافٌ۔

وضاحت۔ اِنْطِوَاءٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔

تمرین

باب اِنْفِعَالٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِنْهِزَامٌ۔ اِنْحِصَارٌ۔ اِنْضِمَامٌ۔ اِنْجِعَادٌ۔ اِنْقِیَادٌ۔ اِنْزِوَاءٌ۔ اِنْطِوَاءٌ۔ اِنْجِلَاءٌ۔

(۷) اِفْتِعَالٌ ۔ اس باب کی ماضی اِفْتَعَلَ ہے اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہے اور فاء کلمہ کے بعد تاء زائدہ ہے۔ یہ ثلاثی مزید کا ساتواں باب ہے۔ اور اس کا مصدر اِفْتِعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ قاعدہ مذکورہ کے مطابق اس باب کی ماضی اِفْتَعَلَ کے تیسرے حرف یعنی تاء کو کسرہ دیں اور لام کلمہ سے پہلے الف زائدہ لائیں۔ تو اس باب کا مصدر بن جائے گا۔ مثلاً

اِکْتَسَبَ سے اِکْتِسَابٌ۔ اِنْتَشَرَ سے اِنْتِشَارٌ۔ اِمْتَازَ سے اِمْتِیَازٌ۔

وضاحت۔ اِتِّقَادٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۳۔

اِقْتِدَاءٌ میں جو تعلیل ہوگی اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔

اِدِّکَارٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۴۔

تمرین

باب اِفْتِعَال کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِنْتِظَارٌ۔ اِجْتِمَاعٌ۔ اِعْتِدَاءٌ۔ اِتِّقَاءٌ۔ اِذِّکَارٌ۔ اِزْدِجَارٌ۔ اِزْدِوَاجٌ۔

(۸) اِفْعِلَالٌ ۔ اس باب کی ماضی اِفْعَلَّ ہے اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہے اور لام کلمہ مکرر ہے۔ یہ ثلاثی مزید کا آٹھواں باب ہے۔ اور مندرجہ بالا اصول کے مطابق اس کا مصدر

اِفْعِلَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً

اِحْمَرَّ سے اِحْمِرَارٌ۔ اِرْعَوَیٰ سے اِرْعِوَاءٌ۔ اِسْوَدَّ سے اِسْوِدَادٌ۔

وضاحت۔ اِرْعِوَاءٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔

تمرین

باب اِفْعِلَال کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِصْفِرَارٌ۔اِعْوِرَارٌ۔اِعْيِنَانٌ۔

(۹) اِفْعِيلَالٌ۔ اس باب کی ماضی اِفْعَالَّ ہے۔اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہے عین کلمہ کے بعد الف ہے اور لام کلمہ مکرر ہے۔یہ ثلاثی مزید کا نواں باب ہے اور مندرجہ بالا اصول کے مطابق اس کا مصدر اِفْعِيلَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً اِحْمَارَّ سے اِحْمِيرَارٌ۔[1]

وضاحت۔ باب اِفْعِيلَالٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِدْهِيمَامٌ۔اِسْمِيرَارٌ۔اِكْمِيتَاتٌ۔

(۱۰) اِفْعِيعَالٌ۔ اس باب کی ماضی اِفْعَوْعَلَ ہے اس کے شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد واوٗ زائد ہے۔نیز عین کلمہ مکرر ہے۔یہ ثلاثی مزید کا دسواں باب ہے۔اور مندرجہ بالا اصول کے مطابق اس کا مصدر اِفْعِيعَالٌ ہے وزن پر آتا ہے۔مثلاً اِحْدَوْدَبَ سے اِحْدِيدَابٌ۔

وضاحت۔ اِحْدِيدَابٌ اپنے اصل کے لحاظ سے اِحْدِوْدَابٌ ہے واوٗ کسرہ ماقبل کی وجہ سے یاء بن گئی ہے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶۔

اِحْلِيلَاءٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶، نمبر ۴۰۔

---

[1] اِحْمِيرَارٌ میں الف کسرہ ماقبل کی وجہ سے یاء بن گئی ہے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۸۔

تمرین

بابِ اِفْعِیْعَالٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِخْشِیْشَانٌ۔اِغْرِیْرَاقٌ۔اِغْدِیْدَانٌ۔

(۱۱) اِفْعِوَّالٌ۔ اس باب کی ماضی اِفْعَوَّلَ ہے۔اس کے شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد واوٗ زائدہ مشدّد ہے۔یہ ثلاثی مزید کا گیارھواں باب ہے۔اور مندرجہ بالا اصول کے مطابق اس کا مصدر اِفْعِوَّالٌ کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً اِجْلَوَّذَ سے اِجْلِوَّاذٌ۔

تمرین

باب اِفْعِوَّالٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِعْلِوَّاطٌ۔اِخْرِوَّاطٌ۔

(۱۲) اِسْتِفْعَالٌ ۔اس باب کی ماضی اِسْتَفْعَلَ ہے اس کے شروع میں تین حرف (ا س ت زائد ہیں۔یہ ثلاثی مزید کا بارھواں باب ہے اور مندرجہ بالا اصول کے مطابق اس کا مصدر اِسْتِفْعَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً اِسْتَخْرَجَ سے اِسْتِخْرَاجٌ۔

اِسْتَجْمَرَ سے اِسْتِجْمَارٌ۔ اِسْتَفْسَرَ سے اِسْتِفْسَارٌ۔

وضاحت۔اِسْتِقَامَۃٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۴ و نمبر ۳۳ و نمبر ۲۵۔

اِسْتِیْلَاءٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶ و نمبر ۴۰۔

تمرین

بابِ اِسْتِفْعَالٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِسْتِقْرَارٌ۔اِسْتِھَالَۃٌ۔اِسْتِھَانَۃٌ۔اِسْتِغْلَاءٌ۔

(۱۳) فَعْلَلَۃٌ۔ اس باب کی ماضی فَعْلَلَ ہے۔اس کے چاروں حروف اصلی ہیں۔ یہ رُباعی مجرد کا باب ہے اور اس کا مصدر فَعْلَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً

دَحْرَجَ سے دَحْرَجَۃٌ۔ حَصْحَصَ سے حَصْحَصَۃٌ۔ زَلْزَلَ سے زَلْزَلَۃٌ۔

وضاحت۔ اگر رُباعی کا مادہ مضاعف ہو تو اس کے مصدر کا وزن فَعْلَلَۃٌ کے علاوہ فِعْلَالٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ مثلاً

وَسْوَسَ سے وَسْوَسَۃٌ اور وِسْوَاسٌ۔ زَلْزَلَ سے زَلْزَلَۃٌ اور زِلْزَالٌ۔

تمرین

باب فَعْلَلَۃٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

بَرْقَعَۃٌ۔زَخْرَفَۃٌ۔تَمْتَمَۃٌ۔حَوْقَلَۃٌ۔سَيْطَرَۃٌ۔سِرْبَانٌ۔

(۱۴) تَفَعْلُلٌ۔ اس باب کی ماضی تَفَعْلَلَ ہے۔اس کے شروع میں تاء زائد ہے اس کے باقی چار حروف اصلی ہیں یہ رُباعی مزید کا پہلا باب ہے۔ اور اس کا مصدر تَفَعْلُلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً تَدَحْرَجَ سے تَدَحْرُجٌ۔ تَزَلْزَلَ سے تَزَلْزُلٌ۔ تَبَخْتَرَ سے تَبَخْتُرٌ۔

تمرین

باب تَفَعْلُلٌ کے مندرجہ ذیل مصادر پر غور کریں۔

تَذَبْذُبٌ۔ تَوَسْوُسٌ۔ تَزَحْزُحٌ۔

(۱۵) اِفْعِنْلَالٌ ۔ اس باب کی ماضی اِفْعَنْلَلَ ہے۔اس کے شروع میں ہمزہ اور عین کلمہ کے بعد نون زائد ہے اس کے باقی چار حروف اصلی ہیں۔ یہ رُباعی مزید کا دوسرا باب ہے اور مذکورہ اصول کے مطابق اس کا مصدر اِفْعِنْلَالٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً اِحْرَنْجَمَ سے اِحْرِنْجَامٌ۔

تمرین

اِفْعِنْـلَالٌ کے مندرجِ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِفْرِنْقَاعٌ ۔اِثْعِنْجَارٌ ۔اِقْعِنْسَاسٌ۔

(۱۶)۔اِفْعِـلَّالٌ ۔ اس باب کی ماضی اِفْعَلَلَّ ہے۔اس کے شروع میں ہمزہ وصلی ہے اور دوسرا لام مکرر ہے۔اس کے باقی چار حروف اصلی ہیں۔یہ رباعی مزید کا تیسرا باب ہے اور مذکورہ اصول کے مطابق اس کا مصدر اِفْعِـلَّالٌ (اِفْعِـلْـلَالٌ) کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً

اِقْشَعَرَّ (اِقْشَعْرَرَ) سے اِقْشِعْرَارٌ۔

تمرین

باب اِفْعِـلَّالٌ کے مندرجِ ذیل مصادر پر غور کریں۔

اِطْمِئْنَانٌ ۔اِرْجِحْنَانٌ ۔اِسْبِطْرَارٌ ۔اِكْفِهْرَارٌ ۔اِشْمِئْزَازٌ۔

تمرین نمبر ۱

مختلف ابواب کے مصادر کی بحث پڑھنے کے بعد مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے مصادر پر غور کریں اور بتائیں کہ وہ کس کس باب کے مصدر ہیں۔

(۱)۔صُغْتُ الْقُرْطَ صِيَاغَةً۔	صَبَغْتُ الثَّوْبَ صِبَاغَةً۔
(۲)۔أَبَيْتُ الضَّيْمَ إِبَاءً۔	نَفَرَ الْغِزَالُ نِفَارًا۔
(۳)۔خَفَقَ الْقَلْبُ خَفَقَانًا۔	فَاضَ النِّيلُ فَيْضَانًا۔
(۴)۔رَحَلَ الْقَوْمُ رَحِيلًا۔	وَخَدَ الْبَعِيرُ وَخِيدًا۔
(۵)۔نَعَبَ الْغُرَابُ نَعِيبًا۔	بَكَى الطِّفْلُ بُكَاءً۔

(۶)۔خَضِرَ الزَّرْعُ خُضْرَةً۔	شَهُبَ الْمُهْرُ شُهْبَةً۔
(۷)۔سَعَلَ الْمَرِيْضُ سُعَالًا۔	دَارَا الرَّأْسُ دُوَّارًا۔
(۸)۔هَذَّبْتُ الْوَلَدَ تَهْذِيْبًا۔	رَتَّبْتُ الْاَثَاثَ تَرْتِيْبًا۔
(۹)۔دَحْرَجْتُ الْكُرَّةَ دَحْرَجَةً۔	بَعْثَرْتُ الْوَرَقَ بَعْثَرَةً۔
(۱۰)۔اَكْرَمْتُ الضَّيْفَ اِكْرَامًا۔	أَرْشَدْتُ النَّاسَ اِرْشَادًا۔
(۱۱)۔جَادَلْتُ جِدَالًا وَمُجَادَلَةً۔	سَابَقْتُ سِبَاقًا وَمُسَابَقَةً۔
(۱۲)۔اِشْتَدَّ الْبَرْدُ اِشْتِدَادًا۔	(۱۳)۔اِحْمَرَّ الْوَرْدُ اِحْمِرَارًا۔
(۱۴)۔وَسْوَسَ الْحَلِيُّ وَسْوَسَةً وَوِسْوَاسًا۔	زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زَلْزَلَةً وَ زِلْزَالًا۔
(۱۵)۔اِطْمَأَنَّ الْوَالِدُ اِطْمِئْنَانًا۔اِطْمِيْنَانٌ۔	(۱۶)۔اِسْتَكْبَرَ الْجَاهِلُ اِسْتِكْبَارًا۔
(۱۷)۔تَقَدَّمَ الْجَيْشُ تَقَدُّمًا۔	(۱۸)۔تَنَافَسَ الصُّنَّاعُ تَنَافُسًا۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل عبارت پر غور کیجئے اوراس میں استعمال ہونے والے مصادر کی نوعیت اوران کے بنانے کا اصول بتایئے۔

يَنْبَغِي لِلْاِنْسَانِ أَنْ يَتَثَبَّتَ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ اَوْ يَفْعَلَ،فَاِنَّ الرُّجُوْعَ عَنْ سُكُوْتٍ اَحْسَنُ مِنَ الرُّجُوْعِ عَنِ الْكَلَامِ، وَالْاِعْطَاءَ بَعْدَ الْمَنْعِ خَيْرٌ مِنَ الْمَنْعِ بَعْدَ الْاِعْطَاءِ، وَالْاِقْدَامَ عَلَى الْعَمَلِ بَعْدَ التَّفْكِيْرِ وَ حُسْنَ التَّثَبُّتِ خَيْرٌ مِّنَ الْاِمْسَاكِ عَنْهُ عِنْدَ الْاِقْدَامِ عَلَيْهِ وَالدُّخُوْلِ فِيْهِ۔

سُئِلَ بَعْضُ الْحُكَمَاءِ۔اَىُّ الْاُمُوْرِ أَشَدُّ تَائِيْدًا لِلْعَقْلِ، وَ اَيُّهَا اَشَدُّ اِضْرَارًا بِهٖ؟ فَقَالَ:اَشَدُّهَا تَائِيْدًا لَهٗ ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ:مُشَاوَرَةُ الْعُلَمَاءِ ۔ وَتَجْرِيْبُ الْاُمُوْرِ ۔وَحُسْنُ

التَّثَبُّتِ ۔ وَاَشَدُّهَا اِضْرَارًا بِهٖ ثَلَاثَةُ اَشْيَاءَ۔اَلتَّعَجُّلُ،وَالتَّهَاوُنُ،وَالْاِسْتِبْدَادُ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربية صفحہ ۱۶۵ تا ۱۸۱ جلد اوّل۔

تهذیب التوضیح صفحہ ۶۲ جلد اوّل۔

قواعد اللغة العربية صفحہ ۲۸۔ النّحوا لواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۵۶۔

تمرینات ابواب مشکّلہ

علم الصّرف کا مقصد صیغہ کی پہچان ہے۔کسی صیغہ میں جس قدر زیادہ تبدیلی ہوگی اتنی ہی اس کی پہچان مشکل ہوتی جائے گی۔سب سے کم تبدیلی صحیح کے ابواب میں ہوتی ہے۔اس لئے ان ابواب کے صیغوں کی پہچان بھی آسان ہے۔اس کے بعد مضاعف کے ابواب ہیں ان میں صحیح ابواب کی نسبت زیادہ تبدیلی ہوتی ہے۔پھر مہموز کے ابواب ہیں۔ان میں مضاعف کے ابواب کی نسبت زیادہ تبدیلی ہوتی ہے۔پھر بکثرت تبدیلی کے لحاظ سے وہ ابواب ہیں جن کے اصلی حروف میں حرفِ عِلّت ہوتا ہے۔یعنی مُعْتَل کے ابواب۔مثلاً مثال۔اجوف۔ناقص لفیف۔ان کے بعد مرکب ابواب ہیں۔مثلاً مضاعف اور معتل یا مہموز اور معتل۔آخر الذکر چھ ابواب کے صیغوں میں بعض اوقات اس حد تک تبدیلی ہوتی ہے کہ کلمہ کی شکل بالکل بدل جاتی ہے اور جب تک پوری مہارت نہ ہو یہ معلوم نہیں ہوسکتا کہ اس کلمہ کی اصل شکل کیا تھی۔اور کن تبدیلیوں کے بعد اسے یہ شکل حاصل ہوئی ہے۔ان حالات میں اس قسم کے مختلف ابواب کی تصریفات پر نظر رکھنا اور ان میں ہونے والی تبدیلیوں کے قواعد پر غور کر کے ان کی مشق کرنا صیغہ کی پہچان کو آسان بنا دیتا ہے۔عربی کلمات کے مختلف تغیّرات کی جان پہچان سہل ہو جاتی ہے۔اور کسی کلمہ کی حقیقت معلوم کرنے اور اس کے معنی کے سمجھنے میں کچھ مشکل باقی نہیں رہتی۔اسی غرض کے لئے بعض ابواب کے مصادر اُن کے ماضی۔مضارع اور امر کے صیغے آئندہ

صفحات میں درج کیئے گئے ہیں۔تاکہ ان ابواب کی گردانوں اور تصریفات پر غور کر کے ان میں ہونے والی تبدیلیوں کا پتہ چلایا جائے۔اور طلبہ سے ان کی مشق کرائی جائے اور ان قواعد کو ذہن نشین کرایا جائے۔جو مختلف تبدیلیوں کی بنیاد بنتے ہیں۔وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

باب فَعَلَ یَفْعُلُ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
اجوف واوی	اَلْقَوْلُ وَ الْمَقَالُ	کہنا۔بات کرنا	قَالَ	یَقُوْلُ	قُلْ
	اَلدَّوَامُ	ہمیشہ رہنا	دَامَ	یَدُوْمُ	دُمْ
	اَلصَّوْمُ	روزہ رکھنا	صَامَ	یَصُوْمُ	صُمْ
ناقص واوی	اَلدُّعَاءُ۔اَلدَّعْوَۃُ	بلانا۔دعوت کرنا	دَعَا	یَدْعُوْ	اُدْعُ
	اَلدَّعْوٰی	دعویٰ کرنا			
	اَلرَّجَاءُ	امید کرنا	رَجَا	یَرْجُوْ	اُرْجُ
	اَلنَّجَاۃُ	رہا ہونا۔نجات پانا	نَجَا	یَنْجُوْ	اُنْجُ
مہموز	اَلْاَخْذُ	لینا۔پکڑنا	اَخَذَ	یَاْخُذُ	خُذْ
	اَلْاَمْرُ	حکم دینا	اَمَرَ	یَاْمُرُ	مُرْ
	اَلْاَکْلُ	کھانا	اَکَلَ	یَاْکُلُ	کُلْ
مضاعف	اَلرَّدُّ	لوٹنا	رَدَّ	یَرُدُّ	اُرْدُدْ۔رُدَّ
	اَلْمَدُّ	کھینچنا۔بڑھانا۔مدد کرنا	مَدَّ	یَمُدُّ	اُمْدُدْ۔مُدِّ
	اَلْمُرُوْرُ	گزرنا	مَرَّ	یَمُرُّ	اُمْرُرْ۔مُرِّ

اجوف اور مہموز الفاء	اَلْاَوْبُ	واپس ہونا	آبَ	يَئُوْبُ	اُبْ
ناقص اور مہموز الفاء	اَلْاَبْوُ وَ الْاِبَآءُ	کوتاہی کرنا	أَبَا	يَأْبُوْ	أُوْبُ
مہموز الفاء و مضاعف	اَلْاِمَامُ وَالْاِمَامَةُ	امام بننا۔ آگے ہونا	اَمَّ	يَؤُمُّ	اُوْمُمْ۔ أُوْمٌّ

باب فَعَلَ يَفْعِلُ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی و یائی	اَلْوِلَادَةُ	جننا	وَلَدَ	يَلِدُ	لِدْ
	اَلْوَزْنُ	تولنا	وَزَنَ	يَزِنُ	زِنْ
	اَلْـيُسْرُ وَ الْمَيْسَرَةُ	آسان ہونا اور جُوا کھیلنا	يَسَرَ	يَيْسِرُ	اِيْسِرْ
اجوف یائی	اَلزِّيَادَةُ	زیادہ ہونا	زَادَ	يَزِيْدُ	زِدْ
	اَلْـبَيْعُ	بیچنا	بَاعَ	يَبِيْعُ	بِعْ
	اَلطَّيْرَانُ	اڑنا	طَارَ	يَطِيْرُ	طِرْ
ناقص یائی	اَلْهِدَايَةُ	راہ دکھانا	هَدَى	يَهْدِىْ	اِهْدِ
	اَلْجَزَاءُ	بدلہ دینا	جَزَىٰ	يَجْزِىْ	اِجْزِ
	اَلرَّمْىُ	پھینکنا۔ تیر مارنا	رَمَىٰ	يَرْمِىْ	اِرْمِ

لفیف مفروق و مقرون	اَلْوَفَاءُ اَلْوَقَایَةُ اَلطَّیُّ	پورا کرنا بچانا لپیٹنا	وَفٰی وَقٰی طَوٰی	یَفِیْ یَقِیْ یَطْوِیْ	فِ۔فِهْ قِ۔قِهْ اِطْوِ
مثال اور مہموز العین	اَلْوَءْدُ	زندہ درگور کرنا	وَءَدَ	یَئِدُ	اِدْ
اجوف اور مہموز الفاء	اَلْاَیْدُ	توانا اور طاقت ور ہونا	آدَ	یَئِیْدُ	اِدْ
اجوف مہموز اللام	اَلْمَجِیْئُ اَلْهَوٰی[1]	آنا گرنا	جَاءَ هَوٰی	یَجِیْئُ یَهْوٰی	جِئْ اِهْوِ
ناقص اور مہموز الفاء	اَلْاِتْیَانُ	آنا	اَتٰی	یَأْتِیْ	اِیْتِ
لفیف مقرون و مہموز الفاء	اَلْاَیُّ	پناہ لینا	اَوٰی	یَأْوِیْ	اِیْوِ
لفیف مقرون و مہموز العین	اَلْوَئْیُ	وعدہ کرنا	وَأٰی	یَئِیْ	ءِ۔ئِهْ
مضاعف	اَلْفِرَارُ اَلْحُبُّ	بھاگنا محبت کرنا	فَرَّ حَبَّ	یَفِرُّ یَحِبُّ	اِفْرِرْ۔فِرَّ اِحْبِبْ۔حِبَّ

[1] باب فَعِلَ یَفْعَلُ بھی دیکھیں۔

باب فَعِلَ یَفْعَلُ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلْوَجْعُ	درد ہونا	وَجِعَ	یَوْجَعُ	اِیْجَعْ
	اَلْوَجْلُ	ڈرنا	وَجِلَ	یَوْجَلُ	اِیْجَلْ
اجوف واوی	اَلْخَوْفُ	ڈرنا	خَافَ	یَخَافُ	خَفْ
و یائی	اَلنَّوْمُ	سونا	نَامَ	یَنَامُ	نَمْ
	اَلنَّیْلُ	پانا	نَالَ	یَنَالُ	نَلْ
ناقص واوی	اَلرِّضَاءُ	راضی ہونا،	رَضِیَ	یَرْضٰی	اِرْضَ
	اَلرِّضْوَانُ	خوش ہونا			
	اَلْهَوٰی[۱]	محبت کرنا۔ چاہنا	هَوِیَ	یَهْوٰی	اِهْوَ
ناقص یائی	اَلْبَقَاءُ	باقی رہنا	بَقِیَ	یَبْقٰی	اِبْقَ
لفیف	اَلْقُوَّةُ	قوی اور مضبوط ہونا	قَوِیَ	یَقْوٰی	اِقْوَ
مقرون	اَلْعَیُّ	تھکنا۔ عاجز آنا	عَیِیَ	یَعْیٰی	اِعْیَ
لفیف	اَلْوَجٰی	جانور کے سم کا	وَجِیَ	یَوْجٰی	اِیْجَ
مفروق		گھس جانا			
مضاعف	اَلْمَسُّ	چھونا	مَسَّ	یَمَسُّ	اِمْسَسْ۔ مَسِّ
	اَلْعَضُّ	کاٹنا۔ دانتوں سے کاٹنا	عَضَّ	یَعَضُّ	عَضَّ۔ اِعْضِضْ
	اَلْوُدُّ	محبت کرنا	وَدَّ	یَوَدُّ	اِیْدَدْ۔ وَدِّ

[۱] باب فَعَلَ یَفْعِلُ بھی دیکھیں۔

مثال اور مہموز العین	اَلْـیَأْسُ	نا امید ہونا	یَئِسَ	یَیْئَسُ	اِیْئَسْ

باب فَعَلَ یَفْعَلُ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلْوَضْعُ	رکھنا	وَضَعَ	یَضَعُ	ضَعْ
	اَلْوُقُوْعُ	واقع ہونا	وَقَعَ	یَقَعُ	قَعْ
	اَلْھِبَةُ	بخش دینا	وَھَبَ	یَھَبُ	ھَبْ
ناقص یائی	اَلرِّعَایَةُ	خیال رکھنا۔ نگاہ میں رکھنا	رَعَا	یَرْعَیٰ	اِرْعَ
	اَلسَّعْیُ	کوشش کرنا	سَعَیٰ	یَسْعَیٰ	اِسْعَ
مہموز	اَلسُّؤَالُ	پوچھنا	سَأَلَ	یَسْأَلُ	اِسْئَلْ۔سَلْ
	اَلْقِرَاءَةُ	پڑھنا	قَرَءَ	یَقْرَءُ	اِقْرَءْ
اجوف اور مہموز اللام	اَلْمَشِیَّةُ	چاہنا۔ خواہش کرنا	شَاءَ	یَشَاءُ	شَأْ
ناقص اور مہموز العین	اَلدَّءْوُ	پانی پر اونٹ چلانا	دَءَا	یَدْءَا	اِدْءَ
	اَلرُّؤْیَةُ۔اَلرَّءْیُ	دیکھنا۔ خواب دیکھنا	رَأیٰ	یَرَیٰ	رَ۔رَہْ

باب فَعُلَ یَفعُلُ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلوَسْمُ	خوبصورت ہونا	وَسُمَ	یَوْسُمُ	اُوْسُمْ
و یائی	اَلیُمْنُ	بابرکت ہونا	یَمُنَ	یَیْمُنُ	اُوْمُنْ
اجوف	اَلطُّوْلُ وَ الطِّوَالَۃُ	لمبا ہونا	طَالَ	یَطُوْلُ	طُلْ
ناقص واوی	اَلرِّخْوَۃُ	نرم ہو جانا	رَخُوَ	یَرْخُوْ	اُرْخُ

باب فَعِلَ یَفْعِلُ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلْوَرْعُ	پرہیزگار ہونا	وَرِعَ	یَرِعُ	رِعْ
	اَلْوَرْمُ	سُوجنا	وَرِمَ	یَرِمُ	رِمْ
	اَلْوَرَاثَۃُ	وارث ہونا	وَرِثَ	یَرِثُ	رِثُ
لفیف مفروق	اَلْوَلْیُ وَالْوِلَایَۃُ	دوست بنانا پاسداری کرنا	وَلِیَ	یَلِیْ	لِ۔ لِہٗ

باب اِفْعَال

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلْاِیْجَابُ	واجب کرنا	أَوْجَبَ	یُوْجِبُ	اَوْجِبْ
و یائی	اَلْاِیْقَاظُ	جگانا	أَیقَظَ	یُوْقِظُ	اَیْقِظْ

اجوف واوی	اَلْاِجَابَةُ	جواب دینا۔قبول کرنا	أَجَابَ	يُجِيْبُ	أَجِبْ
و	اَلْاِعَانَةُ	مدد کرنا	أَعَانَ	يُعِيْنُ	اَعِنْ
یائی	اَلْاِشَاعَةُ	پھیلانا۔شائع کرنا	أَشَاعَ	يُشِيْعُ	أَشِعْ
ناقص واوی	اَلْاِنْجَاءُ	نجات دینا	اَنْجٰی	يُنْجِیْ	أَنْجِ
و	اَلْاِعْطَاءُ	دینا۔بخشنا	اَعْطَا	يُعْطِیْ	أَعْطِ
یائی	اَلْاِبْقَاءُ	باقی رکھنا	اَبْقٰی	يُبْقِیْ	أَبْقِ
لفیف مفروق	اَلْاِيْفَاءُ	وفا کرنا۔پورا کرنا	أَوْفٰی	يُوْفِیْ	أَوْفِ
و	اَلْاِيْحَاءُ	وحی کرنا	اَوْحٰی	يُوْحِیْ	أَوْحِ
مقرون	اَلْاِيْصَاءُ	وصیت کرنا	اَوْصٰی	يُوْصِیْ	اَوْصِ
	اَلْاِقْوَاءُ	قوی کرنا۔طاقتور بنانا	أَقْوٰی	يُقْوِیْ	أَقْوِ
	اَلْاِحْيَاءُ	زندہ کرنا	اَحْیٰ	يُحْيِیْ	اَحْيِ
	اَلْاِيْوَاءُ	پناہ دینا	آوٰی	يُؤْوِیْ	آوِ
مضاعف	اَلْاِتْمَامُ	پورا کرنا۔مکمل کرنا	اَتَمَّ	يُتِمُّ	اَتْمِمْ۔اَتِمَّ
	اَلْاِحْبَابُ	محبت کرنا	اَحَبَّ	يُحِبُّ	اَحْبِبْ۔اَحِبَّ
مہموز الفاء	اَلْاِيْمَانُ	ایمان لانا۔ماننا۔امن دینا	آمَنَ	يُؤْمِنُ	آمِنْ
ناقص اور مہموز الفاء	اَلْاِيْتَاءُ	دینا	آتٰی	يُؤْتِیْ	آتِ

بابِ تَفْعِیْل

ہفت اقسام	مصدر	معنیٰ	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلتَّوْحِیْدُ	ایک خدا کا قائل ہونا۔ ایک قرار دینا۔	وَحَّدَ	یُوَحِّدُ	وَحِّدْ
و یائی	اَلتَّوْفِیْرُ	زیادہ کرنا	وَفَّرَ	یُوَفِّرُ	وَفِّرْ
	اَلتَّیْسِیْرُ	آسان کرنا	یَسَّرَ	یُیَسِّرُ	یَسِّرْ
اجوف واوی	اَلتَّطْوِیْلُ	لمبا کرنا	طَوَّلَ	یُطَوِّلُ	طَوِّلْ
و	اَلتَّلْوِیْثُ	ملوث کرنا	لَوَّثَ	یُلَوِّثُ	لَوِّثْ
یائی	اَلتَّزْیِیْنُ	زینت دینا۔ خوبصورت بنانا	زَیَّنَ	یُزَیِّنُ	زَیِّنْ
	اَلتَّشْیِیْدُ	گچ کرنا۔ لیپنا۔ دیوار پر پلستر کرنا	شَیَّدَ	یُشَیِّدُ	شَیِّدْ
ناقص واوی	اَلتَّرْبِیَةُ	پالنا۔ تربیت کرنا	رَبّٰی	یُرَبِّیْ	رَبِّ
و	اَلتَّخْلِیَةُ	خالی کرنا۔ علیحدگی اختیار کرنا	خَلّٰی	یُخَلِّیْ	خَلِّ
یائی	اَلتَّزْکِیَةُ	پاک کرنا	زَکّٰی	یُزَکِّیْ	زَکِّ
	اَلتَّثْنِیَةُ	دہرا کرنا۔ تثنیہ بنانا	ثَنّٰی	یُثَنِّیْ	ثَنِّ
لفیف مفروق	اَلتَّوْفِیَةُ	پورا کرنا	وَفّٰی	یُوَفِّیْ	وَفِّ
لفیف مقرون	اَلتَّقْوِیَةُ	قوت دینا۔ طاقت بخشنا	قَوّٰی	یُقَوِّیْ	قَوِّ
مضاعف	اَلتَّرْدِیْدُ	ردّ کرنا	رَدَّدَ	یُرَدِّدُ	رَدِّدْ
	اَلتَّقْرِیْرُ	ثابت کرنا۔ قائم رکھنا	قَرَّرَ	یُقَرِّرُ	قَرِّرْ
	اَلتَّهْلِیْلُ	لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنا	هَلَّلَ	یُهَلِّلُ	هَلِّلْ

اجوف اور مہموز الفاء	اَلتَّائِيدُ	تائید کرنا۔ پکا کرنا	أَيَّدَ	يُؤَيِّدُ	اَيِّدْ
مہموز الفاء اور مضاعف	اَلتَّأْسِيسُ	بنیاد رکھنا	أَسَّسَ	يُؤَسِّسُ	أَسِّسْ

باب مُفَاعَلَةٌ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی و یائی	اَلْمُوَاصَلَةُ	آپس میں ملنا	وَاصَلَ	يُوَاصِلُ	وَاصِلْ
	اَلْمُوَازَنَةُ	ایک دوسرے کی برابری جانچنا	وَازَنَ	يُوَازِنُ	وَازِنْ
اجوف واوی و یائی	اَلْمُشَاوَرَةُ	مشورہ کرنا	شَاوَرَ	يُشَاوِرَ	شَاوِرْ
	اَلْمُدَاوَمَةُ	ہمیشگی اختیار کرنا	دَاوَمَ	يُدَاوِمَ	دَاوِمْ
	اَلْمُبَايَعَةُ	بیعت کرنا	بَايَعَ	يُبَايِعُ	بَايِعْ
	اَلْمُشَايَعَةُ	رخصت کرنے جانا۔ الوداع کہنا	شَايَعَ	يُشَايِعُ	شَايِعْ
ناقص واوی و یائی	اَلْمُنَاجَاةُ	سرگوشی کرنا	نَاجٰى	يُنَاجِىْ	نَاجِ
	اَلْمُلَاقَاةُ	ایک دوسرے سے ملنا	لَاقٰى	يُلَاقِىْ	لَاقِ
	اَلْمُسَاوَاةُ	برابری کرنا	سَاوٰى	يُسَاوِىْ	سَاوِ
لفیف مفروق و مقرون	اَلْمُوَالَاتُ	دوستی کرنا	وَالٰى	يُوَالِىْ	وَالِ
	اَلْمُوَارَاتُ	چھپانا	وَارٰى	يُوَارِىْ	وَارِ
مضاعف	اَلْمُحَابَّةِ	باہم محبت کرنا	حَابَّ	يُحَابُّ	حَابِبْ

باب تَفَعُّلٌ

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلتَّوَقُّفُ	ٹھہرنا	تَوَقَّفَ	يَتَوَقَّفُ	تَوَقَّفْ
و	اَلتَّوَسُّطُ	درمیان میں آنا	تَوَسَّطَ	يَتَوَسَّطُ	تَوَسَّطْ
یائی	اَلتَّيَقُّنُ	یقین کرنا	تَيَقَّنَ	يَتَيَقَّنُ	تَيَقَّنْ
اجوف واوی	اَلتَّعَوُّذُ	پناہ لینا۔ پناہ مانگنا	تَعَوَّذَ	يَتَعَوَّذُ	تَعَوَّذْ
و	اَلتَّحَوُّلُ	بدلنا۔ بدل جانا	تَحَوَّلَ	يَتَحَوَّلُ	تَحَوَّلْ
یائی	اَلتَّطَيُّرُ	فال لینا	تَطَيَّرَ	يَتَطَيَّرُ	تَطَيَّرْ
ناقص واوی	اَلتَّحَلِّيْ	آراستہ اور مزین کرنا	تَحَلّٰى	يَتَحَلّٰى	تَحَلَّ
و	اَلتَّجَلِّيْ	جلوہ گر ہونا۔ روشن کرنا	تَجَلّٰى	يَتَجَلّٰى	تَجَلَّ
یائی	اَلتَّمَنِّيْ	آرزو رکھنا	تَمَنّٰى	يَتَمَنّٰى	تَمَنَّ
لفیف مفروق	اَلتَّوَلِّيْ	دوستی پیدا کرنا	تَوَلّٰى	يَتَوَلّٰى	تَوَلَّ
و مقرون	اَلتَّوَفِّيْ	وفات دینا۔ پورا لینا	تَوَفّٰى	يَتَوَفّٰى	تَوَفَّ
لفیف اور مہموز الفاء	اَلتَّأَوِّيْ	گھر میں اترنا۔ پناہ لینا	تَأَوّٰى	يَتَأَوّٰى	تَأَوَّ
لفیف جبکہ فاکلمہ ثا ہے۔	اَلْاِثَّوِّيْ	قیام کرنا۔ مہمان بننا	اِثَّوّٰى	يَثَّوّٰى	اِثَّوَّ
مضاعف	اَلتَّحَبُّبُ	محبت رکھنا	تَحَبَّبَ	يَتَحَبَّبُ	تَحَبَّبْ
	اَلتَّكَرُّرُ	بار بار ہونا۔ تکرار ہونا	تَكَرَّرَ	يَتَكَرَّرُ	تَكَرَّرْ
	اَلتَّحَقُّقُ	ثابت ہونا	تَحَقَّقَ	يَتَحَقَّقُ	تَحَقَّقْ
	اَلْاِطَّهُّرُ	پاک ہونا	اِطَّهَّرَ	يَطَّهَّرُ	اِطَّهَّرْ

باب تَفَاعُل

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلتَّوَاتُرُ	پے در پے ہونا	تَوَاتَرَ	يَتَوَاتَرُ	تَوَاتَرْ
و	اَلتَّوَاضُعُ	انکساری اختیار کرنا	تَوَاضَعَ	يَتَوَاضَعُ	تَوَاضَعْ
یائی	اَلتَّيَامُنُ	دائیں طرف سے شروع کرنا۔ برکت کی امید رکھنا	تَيَامَنَ	يَتَيَامَنُ	تَيَامَنْ
اجوف واوی	اَلتَّحَاوُرُ	ایک دوسرے سے باتیں کرنا	تَحَاوَرَ	يَتَحَاوَرُ	تَحَاوَرْ
و	اَلتَّجَاوُزُ	حد سے گزرنا	تَجَاوَزَ	يَتَجَاوَزُ	تَجَاوَزْ
یائی	اَلتَّبَايُعُ	ایک دوسرے سے خرید وفروخت کرنا	تَبَايَعَ	يَتَبَايَعُ	تَبَايَعْ
ناقص واوی	اَلتَّرَاضِیُ	ایک دوسرے سے راضی ہونا	تَرَاضٰی	يَتَرَاضٰی	تَرَاضَ
و	اَلتَّسَاوِیُ	برابر ہونا	تَسَاوٰی	يَتَسَاوٰی	تَسَاوَ
یائی	اَلْاِسَّاوِیُ	برابر ہونا	اِسَّاوٰی	يَسَّاوٰی	اِسَّاوَ
لفیف مفروق	اَلتَّوَالِیُ	پے در پے آنا۔ ایک دوسرے کے پیچھے آنا	تَوَالٰی	يَتَوَالٰی	تَوَالَ
و مقرون	اَلتَّوَاصِیُ	باہم ایک دوسرے کو نصیحت کرنا	تَوَاصٰی	يَتَوَاصٰی	تَوَاصَ
مضاعف	اَلتَّحَابُّ	محبت کرنا	تَحَابَّ	يَتَحَابُّ	تَحَابَبْ
	اَلْاِثَّاقُلُ	بوجھل ہونا	اِثَّاقَلَ	يَثَّاقَلُ	اِثَّاقَلْ
	اَلْاِدَّارُكُ	پانا	اِدَّارَكَ	يَدَّارَكُ	اِدَّارَكْ
لفیف اور مہموز الفاء	اَلتَّآوِیُ	پناہ لینا	تَآوٰی	يَتَآوٰی	تَآوَ

باب اِفْتِعَال

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلْاِتِّقَادُ	روشن ہونا	اِتَّقَدَ	يَتَّقِدُ	اِتَّقِدْ
و	اَلْاِتِّسَاعُ	فراخ ہونا	اِتَّسَعَ	يَتَّسِعُ	اِتَّسِعْ
یائی	اَلْاِتِّسَارُ	جُوا کھیلنا	اِتَّسَرَ	يَتَّسِرُ	اِتَّسِرْ
	اَلْاِتِّهَابُ	ھبہ قبول کرنا	اِتَّهَبَ	يَتَّهِبُ	اِتَّهِبْ
اجوف واوی	اَلْاِزْدِيَادُ	زیادہ ہونا	اِزْدَادَ	يَزْدَادُ	اِزْدَدْ
و	اَلْاِخْتِيَارُ	پسند کرنا	اِخْتَارَ	يَخْتَارُ	اِخْتَرْ
یائی	اَلْاِحْتِيَاجُ	محتاج ہونا	اِحْتَاجَ	يَحْتَاجُ	اِحْتَجْ
	اَلْاِزْدِوَاجُ	جوڑا بنانا۔شادی کرنا	اِزْدَوَجَ	يَزْدَوِجُ	اِزْدَوِجْ
ناقص واوی	اَلْاِهْتِدَاءُ	راہ پانا	اِهْتَدٰى	يَهْتَدِىْ	اِهْتَدِ
و	اَلْاِهِدَّاءُ		هِدّٰى	يَهِدّىْ	هِدِّ
یائی	اَلْاِقْتِدَاءُ	پیروی کرنا	اِقْتَدٰى	يَقْتَدِىْ	اِقْتَدِ
	اَلْاِرْتِضَاءُ	پسند کرنا	اِرْتَضٰى	يَرْتَضِىْ	اِرْتَضِ
لفیف مفروق	اَلْاِتِّقَاءُ	بچنا۔	اِتَّقٰى	يَتَّقِىْ	اِتَّقِ
و مقرون		تقوٰی اختیار کرنا			
جبکہ فاءکلمہ	اَلْاِدِّكَارُ	یاد کرنا۔نصیحت پکڑنا	اِدَّكَرَ	يَدَّكِرُ	اِدَّكِرْ
ذ۔د۔ز	اَلْاِدِّبَارُ	پیچھے ہٹنا۔سوچنا	اِدَّبَرَ	يَدَّبِرُ	اِدَّبِرْ
جبکہ فاءکلمہ	اَلْاِزْدِجَارُ	روکنا۔جھڑکنا	اِزْدَجَرَ	يَزْدَجِرُ	اِزْدَجِرْ
ص ض ط ظ ہو	اَلْاِصْطِبَارُ	صبر کرنا	اِصْطَبَرَ	يَصْطَبِرُ	اِصْطَبِرْ

جبکہ عین کلمہ ص وغیرہ ہو	اَلْخِصَامُ	جھگڑنا	خَصَّمَ	یَخِصِّمُ	خِصِّمْ
لفیف وفاکلمہ دال ہو	اَلْاِدِّوَاءُ	دیّت لینا	اِدَّوٰی	یَدَّوِیُ	اِدَّوِ
مضاعف	اَلْاِعْتِدَادُ	شمار کرنا۔شمار میں لانا	اِعْتَدَّ	یَعْتَدُّ	اِعْتَدِّ۔اِعْتَدِدْ
	اَلْاِھْتِمَامُ	بندوبست کرنا	اِھْتَمَّ	یَھْتَمُّ	اِھْتَمِمْ
	اَلْاِضْطِرَارُ	بے قرار ہونا	اِضْطَرَّ	یَضْطَرُّ	اِضْطَرِرْ
مہموز الفاء	اَلْاِیْتِمَانُ	امین بنانا	اِیْتَمَنَ	یَاْتَمِنُ	اِیْتَمِنْ

باب اِنْفِعَال

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
اجوف واوی و یائی	اَلْاِنْقِیَادُ	تابعدار ہونا	اِنْقَادَ	یَنْقَادُ	اِنْقَدْ
ناقص واوی و یائی	اَلْاِنْجِلَاءُ	کھل جانا۔ظاہر ہوجانا	اِنْجَلٰی	یَنْجَلِیُ	اِنْجَلِ
	اَلْاِنْقِضَاءُ	پورا ہونا۔ختم ہوجانا	اِنْقَضٰی	یَنْقَضِیُ	اِنْقَضِ
مضاعف	اَلْاِنْشِقَاقُ	پھٹنا	اِنْشَقَّ	یَنْشَقُّ	اِنْشَقِقْ
	اَلْاِنْفِکَاکُ	جدا ہونا۔الگ الگ ہونا	اِنْفَکَّ	یَنْفَکُّ	اِنْفَکِکْ
	اَلْاِنْضِمَامُ	ملنا	اِنْضَمَّ	یَنْضَمُّ	اِنْضَمِمْ

باب اِسْتِفْعَال

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مثال واوی	اَلْاِسْتِیْقَادُ	آگ جلانا	اِسْتَوْقَدَ	یَسْتَوْقِدُ	اِسْتَوْقِدْ
و یائی	اَلْاِسْتِیْقَاظُ	بیدار ہونا	اِسْتَیْقَظَ	یَسْتَیْقِظُ	اِسْتَیْقِظْ
اجوف واوی	اَلْاِسْتِجَابَةُ	قبول کرنا	اِسْتَجَابَ	یَسْتَجِیْبُ	اِسْتَجِبْ
و	اَلْاِسْتِرَاحَةُ	آرام کرنا	اِسْتَرَاحَ	یَسْتَرِیْحُ	اِسْتَرِحْ
یائی	اَلْاِسْتِقَامَةُ	سیدھا ہونا۔ قائم رہنا	اِسْتَقَامَ	یَسْتَقِیْمُ	اِسْتَقِمْ
	اَلْاِسْتِعَانَةُ	مدد چاہنا	اِسْتَعَانَ	یَسْتَعِیْنُ	اِسْتَعِنْ
ناقص واوی	اَلْاِسْتِدْعَاءُ	چاہنا۔ خواہش کا اظہار	اِسْتَدْعٰی	یَسْتَدْعِیْ	اِسْتَدْعِ
و	اَلْاِسْتِفْتَاءُ	فتویٰ پوچھنا	اِسْتَفْتٰی	یَسْتَفْتِیْ	اِسْتَفْتِ
یائی	اَلْاِسْتِغْنَاءُ	بے پروا ہونا	اِسْتَغْنٰی	یَسْتَغْنِیْ	اِسْتَغْنِ
لفیف مفروق	اَلْاِسْتِیْفَاءُ	پورا پورا وصول کرنا	اِسْتَوْفٰی	یَسْتَوْفِیْ	اِسْتَوْفِ
و	اَلْاِسْتِوَاءُ	برابر ہونا	اِسْتَوٰی	یَسْتَوِیْ	اِسْتَوِ
مقرون	اَلْاِسْتِحْیَاءُ	شرم کرنا	اِسْتَحْیٰی	یَسْتَحْیِیْ	اِسْتَحْیِ
مضاعف	اَلْاِسْتِحْبَابُ	پسند کرنا۔ محبوب سمجھنا	اِسْتَحَبَّ	یَسْتَحِبُّ	اِسْتَحْبِبْ
	اَلْاِسْتِحْقَاقُ	مستحق ہونا۔ حقدار سمجھنا	اِسْتَحَقَّ	یَسْتَحِقُّ	اِسْتَحْقِقْ
مہموز	اَلْاِسْتِئْذَانُ	اجازت چاہنا	اِسْتَأْذَنَ	یَسْتَأْذِنُ	اِسْتَأْذِنْ
	اَلْاِسْتِشْآمُ	بد فال لینا	اِسْتَشْئَمَ	یَسْتَشْئِمُ	اِسْتَشْئِمْ
	اَلْاِسْتِقْرَاءُ	جمع کرنا۔ پوری طرح تلاش کرنا	اِسْتَقْرَأَ	یَسْتَقْرِئُ	اِسْتَقْرِئْ

باب اِفْعِلال

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
اجوف واوی	اَلْاِعْوِجَاجُ	ٹیڑھا ہونا	اِعْوَجَّ	یَعْوَجُّ	اِعْوَجِجْ
و	اَلْاِسْوِدَادُ	سیاہ ہونا	اِسْوَدَّ	یَسْوَدُّ	اِسْوَدِدْ
یائی	اَلْاِبْیِضَاضُ	سفید ہونا	اِبْیَضَّ	یَبْیَضُّ	اِبْیَضِضْ
ناقص واوی	اَلْاِقْتِوَاءُ	خدمت کرانے کی خواہش رکھنا نوکر رکھنے کی خواہش رکھنا	اِقْتَوٰی	یَقْتَوِیْ	اِقْتَوِ
	اَلْاِرْعِوَاءُ	جہالت سے باز آنا	اِرْعَوٰی	یَرْعَوِیْ	اِرْعَوِ
لفیف	اَلْاِحْوِوَاءُ	سیاہ ہونا	اِحْوَوٰی	یَحْوَوِیْ	اِحْوَوِ

باب اِفْعِیلال

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
لفیف	اَلْاِحْوِیْوَاءُ	سیاہ ہونا	اِحْوَوٰی	یَحْوَوِیْ	اِحْوَوِ

باب اِفْعِیعَال

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
ناقص	اِحْلِیْلَاءُ	میٹھا ہونا	اِحْلَوْلٰی	یَحْلَوْلِیْ	اِحْلَوْلِ

باب فَعْلَلَةٌ (رُباعی مجرد)

ہفت اقسام	مصدر	معنی	ماضی	مضارع	امر
مضاعف رباعی	اَلزَّلْزَلَةُ وَالزِّلْزَالُ	زلزلہ آنا زمین کا ہل جانا	زَلْزَلَ	يُزَلْزِلُ	زَلْزِلْ
	اَلْعَسْعَسَةُ	تاریکی لانا۔تاریک کرنا	عَسْعَسَ	يُعَسْعِسُ	عَسْعِسْ
	اَلْمَضْمَضَةُ	کلی کرنا	مَضْمَضَ	يُمَضْمِضُ	مَضْمِضْ
مضاعف اور لفیف	الجَوْجَاةُ	اونٹوں کو آواز دینا	جَوْجَىٰ	يُجَوْجِىْ	جَوْجِ

مندرجہ ذیل ابواب قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوئے۔

باب اِفْعِوَّالٌ جیسے اِجْلِوَّاذٌ۔اونٹ کا اچھل کود کرنا۔

باب اِفْعِيْعَالٌ جیسے اِخْشِيْشَانٌ۔کھردرا ہونا۔

باب تَفَعْلُلٌ جیسے تَدَحْرُجٌ۔لڑھکنا۔

باب اِفْعِنْلَالٌ جیسے اِحْرِنْجَامٌ۔پانی پر اونٹوں کا جمگھٹا کرنا۔

ملحق بہ رباعی مجرد کے مندرجہ ذیل ابواب قرآن کریم میں استعمال نہیں ہوئے۔

فَعْلَلَةٌ۔جَلْبَبَةٌ۔چادر اوڑھنا (بتکرار لام کلمہ)۔ فَعْنَلَةٌ۔قَلْنَسَةٌ۔ٹوپی پہننا۔

فَوْعَلَةٌ۔جَوْرَبَةٌ۔جرابیں پہننا۔ فَعْوَلَةٌ۔سَرْوَلَةٌ۔شلوار پہننا۔

فَعْيَلَةٌ۔شَرْيَفَةٌ۔کھیت کا گھاس پھونس صاف کرنا۔ فَعْلَاةٌ۔اَلْقَلْسَاةُ۔قے کرنا۔

فعل معروف اور مجہول

فعل معروف۔ فعل معروف وہ فعل ہے جس کے ساتھ اس کے فاعل کا ذکر ہوا سے فعل معلوم اور فعل مبنی للفاعل بھی کہتے ہیں۔مثلاً قَامَ زَیْدٌ۔ نَصَرَ زَیْدٌ بَکْرًا۔ قَرَءَ زَیْدٌ کِتَابًا۔

وضاحت

(الف)۔اجوف واوِی کی ماضی مفتوح العین کے ساتھ جب ضمیر مرفوع متصل بارز متحرک لگے تو اس کا عین کلمہ حذف ہو جاتا ہے اور اس کے فاء کلمہ پر ضمہ آتا ہے۔مثلاً

قَوَلْنَ میں واوٗ قاعدہ نمبر۳۲ کے مطابق الف بن جائے گی۔ یہ الف التقاءِ ساکنین کی وجہ سے قاعدہ نمبر۳۳ کے تحت حذف ہو جائے گی۔اس طرح یہ کلمہ قُلْنَ بن جائے گا۔اس کے بعد قاعدہ نمبر۳۴ کے مطابق فاء کلمہ کو ضمہ دیا جائے گا۔اس طرح قَوَلْنَ سے قُلْنَ بنے گا۔یہی تعلیل قُلْتَ۔قُلْتُمَا۔قُلْتُمْ۔قُلْتِ۔قُلْتُمَا۔قُلْتُنَّ۔قُلْتُ۔قُلْنَا میں ہوئی ہے۔اسی طرح

رَامَ سے رُمْتُ الْخَیْرَ قَادَ سے قُدْتُ الْجَیْشَ

سَامَ سے سُمْتُ زَیْدًاالْاَمْرَ میں بھی یہی تعلیل ہوئی ہے۔

(ب)۔ اجوف واوی ماضی مکسور العین اور اجوف یائی ماضی (خواہ مفتوح العین ہو یا مکسور العین) کے ساتھ ضمیر فاعل متحرک لگے تو اُن کا فاء کلمہ مکسور ہو جائے گا۔دیکھیں قاعدہ نمبر۳۲ونمبر۳۳ونمبر۳۴۔مثلاً

خَافَ سے خَوِفْنَ پھر خِفْنَ۔ خِفْتُ اللّٰہَ۔

بَاعَ سے بَیَعْنَ پھر بِعْنَ۔ بِعْتُ الْفَرَسَ۔

نَالَ سے نَیِلْنَ پھر نِلْنَ۔ نِلْتُ الْخَیْرَ۔

فعل مجہول

فعل مجہول وہ فعل ہے جس کے ساتھ کسی وجہ سے اس کے فاعل کا ذکر نہ ہو بلکہ فاعل کی جگہ مفعول کا ذکر ہو۔ فعل مجہول کو فِعل مَبْنِیْ لِلْمَجْهُوْل بھی کہتے ہیں اوراس کے مفعول کو نائب فاعل۔

فعل مجہول فعل متعدّی سے بنتا ہے فعل لازم سے براہ راست یہ مشتق نہیں ہوتا۔ مثلاً

نَصَرَ سے نَصَرَ بَكْرٌ ۔ قَرَءَ سے قُرِءَ كِتَابٌ۔

فعل مجہول کی شکل فعل معروف سے مختلف ہوتی ہے یعنی ماضی مجہول کا ماقبل آخر مکسور اوراس سے پہلے جس قدر متحرک حرف ہوتے ہیں۔ ان سب پر ضمّہ آتا ہے۔ مثلاً

نَصَرَ سے نُصِرَ۔ قَرَءَ سے قُرِءَ۔ اَعْلَمَ سے اُعْلِمَ۔ اِكْتَسَبَ سے اُكْتُسِبَ۔

اِسْتَغْفَرَ سے اُسْتُغْفِرَ۔ تَقَاتَلَ سے تُقُوْتِلَ [1]

مضارع مجہول کا ماقبل آخر مفتوح ہوتا ہے اور حرف مضارع مضموم اور باقی حرکات بدستور قائم رہتی ہیں جیسے۔

يَنْصُرُ سے يُنْصَرُ۔ يَضْرِبُ سے يُضْرَبُ۔ يَقْرَءُ سے يُقْرَءُ۔ يَعْلَمُ سے يُعْلَمُ۔

يَقْطَعُ سے يُقْطَعُ۔ يُكْرِمُ سے يُكْرَمُ۔ يَكْتَسِبُ سے يُكْتَسَبُ۔

يَتَقَاتَلُ سے يُتَقَاتَلُ ۔ يَسْتَغْفِرُ سے يُسْتَغْفَرُ۔

وضاحت

(الف)۔ اجوف کی ماضی مجہول میں جو تعلیل ہوتی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۵۔ مثلاً

قُوِلَ سے قِيْلَ۔ اُقْتُوِدَ سے اِقْتِيْدَ۔ اُحْتُوِجَ سے اِحْتِيْجَ۔ بُيِعَ سے بِيْعَ۔ اُبْتُيِعَ سے اِبْتِيْعَ۔

(ب)۔ اگر اجوف کی ماضی مجہول میں چھ حرف ہوں تو پھر قاعدہ نمبر ۳۶ و نمبر ۲۶ استعمال ہوتا ہے اور صرف یاء کا ماقبل حرف مکسور ہوتا ہے اور باقی متحرک حرف مضموم رہتے ہیں۔

---

[1] الف واؤ بن گئی ہے۔ دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۸۔

مثلاً۔اُسْتُقْوِدَ سے اُسْتُقِيْدَ۔ اُسْتُتْوِبَ سے اُسْتُتِيْبَ۔ اُسْتُمْيِحَ سے اُسْتُمِيْحَ۔

(ج)۔اگر اجوف کی ماضی معروف کا فاءکلمہ ضمیر فاعل متحرک لگنے سے مضموم ہوجاتا ہے تو اس کی ماضی مجہول میں ضمیر فاعل متحرک لگنے سے فاءکلمہ مکسور ہو جائے گا۔مثلاً

قَالَ سے قُلْتُ ۔اس کی ماضی مجہول ہوگی قِلْتُ لِلْخَيْرِ ۔سِمْتُ الْاَمْرَ۔رِقْتُ بِخَيْرٍ۔ قِدْتُ لِلْقَضَاءِ۔

اگر اجوف کی ماضی معروف کا فاءکلمہ ضمیر فاعل متحرک لگنے کی وجہ سے مکسور ہوجاتا ہو تو اس کی ماضی مجہول میں ضمیر فاعل متحرک لگنے سے فاءکلمہ مضموم ہوجائے گا۔مثلاً

خَافَ ۔خِفْتُ سے خِيْفَ ۔ خُفْتُ ۔ نَالَ ۔نِلْتُ سے نِيْلَ۔نُلْتُ۔

بَاعَ۔بِعْتُ سے بِيْعَ۔بُعْتُ[1]

(د)۔اجوف کے مضارع مجہول میں قاعدہ نمبر ۳۶ استعمال ہوگا۔یعنی واؤ اور یاء کی حرکت ماقبل حرف کو دے کر اُسے الف سے بدل دیا جائے گا۔مثلاً

يُقْوَلُ سے يُقَالُ۔ يُبْيَعُ سے يُبَاعُ۔ يُسْتَطْيَعُ سے يُسْتَطَاعُ۔

تمرین نمبر ۱

فعل معروف اور فعل مجہول کی وضاحت کے بعد مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے فعل معروف اور فعل مجہول کی بناوٹ اور ان کے استعمال پر غور کیجئے۔

۱۔فَتَحَ الْوَلَدُ الْبَابَ۔	۱۔فُتِحَ الْبَابُ۔
۲۔أَكَلَ الْفَأْرُ الْجُبْنَ۔	۲۔أُكِلَ الْجُبْنُ۔
۳۔كَسَرَتِ الْهِرَّةُ الْإِنَاءَ۔	۳۔كُسِرَ الْإِنَاءُ۔
۴۔قَطَفَتِ الْبِنْتُ الزَّهْرَةَ۔	۴۔قُطِفَتِ الزَّهْرَةُ۔
۵۔تَجْمَعُ النَّمْلَةُ الْغِذَاءَ۔	۵۔يُجْمَعُ الْغِذَاءُ۔

[1] میری بیعت کی گئی۔مجھے بیچا گیا۔

٦ ـيَرْكَبُ عَلِيٌّ الْحِصَانَ۔ ٦ ـيُرْكَبُ الْحِصَانُ۔

٧ـتَحْلُبُ الْمَرْأَةُ الْبَقَرَةَ۔ ٧ـتُحْلَبُ الْبَقَرَةُ۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل عبارت میں استعمال ہونے والے فعل معروف اور فعل مجہول کی تعیین کیجئے۔

(الف) تُصْنَعُ الْقَهْوَةُ مِنَ الْبُنِّ وَطَرِيْقَةُ ذٰلِكَ اَنْ يُسْكَبَ الْمَاءُ فِي الْاِنَاءِ ـثُمَّ يُوْضَعُ عَلَى النَّارِ ـ فَاِذَا نَمْلِي الْمَاءَ رُفِعَ الْاِنَاءُ وَ طُرِحَ فِيْهِ جُزْءٌ مِّنَ الْبُنِّ وَقُلِّبَ الْبُنُّ بِمِلْعَقَةٍ لِيَمْتَزِجَ بِالْمَآءِ ـثُمَّ يُقْرَبُ الْاِنَاءُ مِنَ النَّارِ ثَانِيَةً لِيَنْضَجَ مَا فِيْهِ وَ تُمْزَحُ الْقَهْوَةُ بِسُكَّرٍ اَحْيَانًا وَ كَثِيْرًا مَّا تُشْرَبُ بِدُوْنِهٖ۔

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے معروف فعلوں کی جگہ اس طرح فعل مجہول استعمال کیجئے کہ جملہ کی صحت میں فرق نہ آئے۔

(۱)ـمَا اَكْرَمْتُ اِلَّا اِيَّاكَ۔ (۲)ـاَدَّبَنِيْ اَبِيْ فَاَحْسَنَ تَأْدِيْبِيْ۔

(۳)ـاَشْكُرُكَ۔ (۴)ـاِيَّاكَ نَعْبُدُ۔

(۵)ـ تُرِيْدُوْنَ اَنْ تَنَالُوا الْغَايَةَ۔ (۶)ـصُمْنَا رَمَضَانَ۔

(۷)ـسَافَرَ الصِّدِّيْقُ عَلَى الطَّائِرِ الْمَيْمُوْنِ۔ (۸)ـقَاضَى الدَّائِنُ مَدِيْنَهٗ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربیة صفحہ ۴۷ جلد۲۔ تھذیب التوضیح صفحہ ۳۷ تا ۴۱ جلد۲۔

قواعد اللغة العربیة صفحہ ۱۸۔النحو الواضح جلد ایک حصہ دوم صفحہ ۱۳۹ و جلد دوم حصہ اوّل صفحہ ۶۷۔

ماضی مطلق

نَصَرَ۔نَصَرَا۔نَصَرُوْا۔اِلٰی اٰخِرِہٖ۔

ماضی قریب۔ ماضی مطلق کے شروع میں اگر ''قَدْ'' لگائیں تو ماضی قریب بن جائے گی۔

مثلاً۔ قَدْ نَصَرَ۔قَدْ نَصَرَا۔نَصَرُوْا۔الخ۔

ماضی بعید۔ ماضی مطلق کے شروع میں اگر ''کَانَ'' اوراس کے دوسرے صیغے لگائیں تو ماضی بعید بن جائے گی۔مثلاً۔ کَانَ نَصَرَ۔کَانَا نَصَرَا۔کَانُوْا نَصَرُوْا۔

ماضی استمراری۔ مضارع کے شروع میں اگر کَانَ اوراسکے صیغے لگائیں تو ماضی استمراری بن جائے گی۔مثلاً۔ کَانَ یَنْصُرُ[۱]۔کَانَا یَنْصُرَانِ۔کَانُوْا یَنْصُرُوْنَ۔

ماضی احتمالی۔ ماضی مطلق کے شروع میں اگر ''لَعَلَّمَا'' کا لفظ لگائیں تو ماضی احتمالی بن جائے گی۔مثلاً۔ لَعَلَّمَا نَصَرَ[۲] لَعَلَّمَا نَصَرَا۔لَعَلَّمَا نَصَرُوْا۔

ماضی تمنائی۔ ماضی مطلق کے شروع میں ''لَیْتَمَا'' کا لفظ لگائیں تو ماضی تمنائی بن جائے گی۔مثلاً۔ لَیْتَمَا نَصَرَ[۳] لَیْتَمَانَصَرَا۔لَیْتَمَا نَصَرُوْا۔

ماضی منفی۔ ماضی مطلق کے شروع میں اگر ''ما'' لگائیں تو ماضی منفی بن جائے گی۔

مثلاً۔ مَا نَصَرَ۔مَانَصَرَا۔مَا نَصَرُوْا۔

---

[۱] وہ مدد کیا کرتا تھا۔ [۲] شاید اس نے مدد کی ہو۔ [۳] کاش اس نے مدد کی ہوتی۔

فعل مؤکّد بانونِ تاکید

جس طرح جملہ اسمیہ وغیرہ کی تاکید اِنَّ وغیرہ کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اس طرح جملہ فعلیہ[1] کی تاکید نونِ تاکید وغیرہ سے کی جاتی ہے۔ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل امور قابل غور ہیں۔

(۱) نون تاکید کی دو قسمیں ہیں۔

(۲) نون تاکید ثقیلہ اور نون تاکید خفیفہ۔

(۳) فعل ماضی کی تاکید کے لئے نون تاکید استعمال نہیں ہوتا۔

(۴) فعل مضارع کی تاکید کے لئے نون تاکید استعمال ہوتا ہے۔

(۵) نون تاکید ثقیلہ فعل مضارع کے سارے صیغوں میں آتا ہے۔ اور اس وقت فعل مضارع معرب نہیں رہتا۔ بلکہ مبنی ہوجاتا ہے۔ علامات اعراب یعنی ضمہ اور نون اعرابی حذف ہوجاتے ہیں[2]

(۶) فعل مضارع کے چار صیغوں میں نون تاکید ثقیلہ خود بھی مفتوح ہوتا ہے۔ اور اس کا ماقبل بھی مفتوح ہوجاتا ہے۔ مثلاً۔ لَيَنْصُرَنَّ۔ لَتَنْصُرَنَّ۔ لَاَنْصُرَنَّ۔ لَنَنْصُرَنَّ۔

(۷) فعل مضارع کے چار صیغوں میں نون تاکید ثقیلہ خود مکسور ہوتا ہے اور اس سے ماقبل الف ہوتی ہے۔ مثلاً۔ لَيَنْصُرَانِّ ۔لَتَنْصُرَانِّ۔ لَيَنْصُرْنَانِّ۔ لَتَنْصُرْنَانِّ۔

(۸) فعل مضارع کے دو صیغوں میں نون تاکید ثقیلہ خود مفتوح ہوتا ہے اور اس کا ماقبل مضموم ہوتا ہے۔ مثلاً۔ لَيَنْصُرُنَّ[3] لَتَنْصُرُنَّ۔

(۹)۔ مضارع کے ایک صیغہ میں نون تاکید ثقیلہ خود مفتوح ہوتا ہے اور اس کا ماقبل مکسور ہوتا ہے۔ مثلاً۔ لَتَنْصُرِنَّ[4]

---

[1] فعل کی تاکید کا مقصد اور اس کی غرض کیا ہے اس کی وضاحت علم النحو میں دیکھی جائے۔

[2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۔ [3] واؤ جمع التقاء ساکنین کی وجہ سے گر گئی ہے۔ دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۳۔

[4] یاء التقائے ساکنین کی وجہ سے گر گئی۔ دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۳۔

(۱۰) نون تاکید خفیفہ خود ساکن ہوتا ہے اور اس کا ماقبل نون ثقیلہ کے ماقبل کی طرح ہوتا ہے۔

مثلاً۔ لَیَنْصُرَنْ۔لَتَنْصُرَنْ۔لَاَنْصُرَنْ۔لَنَنْصُرَنْ۔لَیُنْصُرُنْ۔لَتَنْصُرُنْ۔لَتَنْصُرِنْ۔

(۱۱) جن چار صیغوں میں نون ثقیلہ مکسور ہوتا ہے اور اس سے پہلے الف آتی ہے ان میں نون خفیفہ نہیں آتا۔[۱]

(۱۲) فعل امر اور فعل نہی میں بھی نون تاکید استعمال ہوتا ہے۔ اور اس کی اپنی اور ماقبل کی وہی حالت ہوتی ہے جو فعل میں مضارع کے بیان میں گزر چکی ہے۔ مثلاً۔

اُنْصُرْ سے اُنْصُرَنَّ۔اُنْصُرَنْ۔لِتُنْصَرَنَّ۔لِتُنْصَرَنْ۔لَا تَنْصُرَنَّ۔لَا تَنْصُرَنْ۔

(۱۳) لَتُدْعیٰ سے لَتُدْعَیَنَّ۔لَتُدْعَیَنْ۔ اس میں یاء جو الف بن گئی تھی واپس[۲] آ گئی ہے۔

لَتَرْضَوْنَ سے لَتَرْضَوُنَّ[۳]۔لَتَرْضَوُنْ۔ لَتَرْضَیْنَ سے لَتَرْضَیِنَّ۔لَتَرْضَیِنْ۔

تمرین نمبر ا

مندرجہ ذیل جملوں میں فعل مؤکد اور نونِ تاکید کی وجہ سے ان میں جو تبدیلی ہوتی ہے اس پر غور کریں۔

تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ۔ لَيُسْجَنَنَّ اَوْ لَيَكُوْنَنَّ مِنَ الصّٰغِرِيْنَ۔

لَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظّٰلِمُوْنَ۔ هَلْ تَنْصُرَنَّ اَخَاكَ۔

لَيَسْعَيَنَّ۔لَيَسْعَوُنَّ۔لَيَسْعَيِنَّ۔لَيَسْعَيْنَانِّ۔

---

[۱] دیکھیں اس عنوان کی شق نمبر ۷۔ اگر ان میں نونِ خفیفہ استعمال ہو تو دو ساکن جمع ہو جاتے ہیں۔ دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۳۔

[۲] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۹۔

[۳] واؤ اور یاء کو حرکت التقاء ساکنین کی وجہ سے دی گئی ہے۔ دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۳۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل فقرات اور شعر میں فعل مؤکّد اور اس کی وجہ سے تبدیلی کی وضاحت کریں۔

لَتَحْفَظَنَّ شَرَفَ اَبِيْكَ ـ لِنَنْشُرِيَنَّ الْمَجْدَ بِالْاِقْدَامِ۔

لِتَحْنُوَنَّ عَلَى الضَّعِيْفِ ـ لِتَنْسَيَنَّ ——— لِاِسَائَةِ۔

؎ لَا تَيْئَسَنَّ اِذَا كَبُوْتُمْ مَرَّةً اِنَّ النَّجَاحَ حَلِيْفُ كُلِّ مَنَابِرٍ

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل افعال میں نون تاکید استعمال کریں۔

تَاللّٰهِ لَاُسَاعِدُكَ۔ لِيُرْحَمِ الْمِسْكِيْنُ۔ لَاتُكْثِرُ مِنَ الْجِدَالِ۔

اَلْاٰبَاءُ لَايَقْسُوْنَ عَلَى الْاَبْنَآءِ۔ اَلْاُمَّهَاتُ لَايَقْسُوْنَ عَلٰى اَبْنَآئِهِنَّ۔

تمرین نمبر۴

عبارت ذیل میں فعل مؤکّد الگ کریں۔

’’ قَالَ ابو العباسِ السَّفَاحُ فِيْ اِحْدٰى خُطَبِهٖ وَاللّٰهِ لَاَعْمَلَنَّ اللِّيْنَ حَتّٰى لَاتَنْفَعَ اِلَّا الشِّدَّةُ ، وَلَأُكْرِمَنَّ الْخَاصَّةَ مَااَمِنْتُهُمْ عَلَى الْعَامَّةِ،وَلَاَغْمِدَنَّ سَيْفِيْ حَتّٰى يَسُلَّهُ الْحَقُّ، وَلَأُعْطِيَنَّ حَتّٰى لَا اَرٰى لِلْعَطِيَّةِ مَوْضِعًا۔‘‘

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربية صفحہ۸۷تا۹۶ جلد۲۔ ۲۔تهذيب التوضيح صفحہ۵۱ جلد۲

۳۔قواعد اللغة العربية صفحہ۹۔ ۴۔النّحو الواضح جلد دوم حصہ اوّل صفحہ۵۰تا۵۶۔

فعل جامد اور متصرّف

بنیادی طور پر فعل کی تین قسمیں ہیں۔ ماضی۔ مضارع اور امر حاضر معروف۔ جس مصدر سے یہ تینوں فعل آتے ہیں اس کے فعلوں کو متصرّف کہتے ہیں۔ مثلاً

قَامَ۔ یَقُوْمُ۔ قُمْ۔ تینوں متصرّف فعل ہیں۔

اگر فعل ماضی ہو اور اس کا مضارع نہ آتا ہو۔ یا فعل مضارع ہو اس کی ماضی نہ آتی ہو یا فعل امر حاضر ہو اس کی ماضی اور مضارع نہ آتے ہوں تو ایسے فعل کو فعل جامد کہیں گے۔ مثلاً عَسٰی اور لَیْسَ۔ یہ دونوں فعل ماضی ہیں ان کا نہ مضارع مستعمل ہے اور نہ فعل امر اس لئے یہ دونوں فعل جامد ہیں۔

یَهِیْطُ[1] فعل جامد ہے اس کی ماضی اور امر مستعمل نہیں۔

هَبْ۔ تَعَلَّمْ۔ تَعَالَ اور هَلُمَّ فعل امر ہیں ان کا نہ فعل ماضی مستعمل ہے۔ اور نہ فعل مضارع اس لئے یہ فعل جامد ہیں۔

اَفعالِ مَدح و ذَم جیسے نِعْمَ۔ حَبَّذَا۔ تَبَارَكَ اور بِئْسَ بھی افعال جامد ہیں۔

علاوہ ازیں فعل تعجب جیسے مَا اَفْعَلَهٗ۔ اَفْعِلْ بِهٖ۔ افعال استثنا جیسے خَلَا۔ عَدَا۔ حَاشَا۔ افعالِ ناقصہ میں سے مَا دَامَ۔ افعال مقاربہ میں سے کَرُبَ۔ حَرَیٰ۔ اِخْلَوْلَقَ۔ اَخَذَ اور عام الفاظ میں سے سُقِطَ فِیْ اَیْدِیْهِمْ۔ یہ سب فعل جامد ہیں۔

غرض جس فعل کی تینوں ماضی، مضارع اور امر کی پوری پوری گردانیں آتی ہوں۔ اُسے فعل تَامُ التَّصَرُّف کہتے ہیں۔ مثلاً۔ نَصَرَ۔ یَنْصُرُ۔ اُنْصُرْ۔ نَزَلَ۔ یَنْزِلُ۔ اِنْزِلْ۔

عَلِمَ۔ یَعْلَمُ۔ اِعْلَمْ۔ یہ سب فعل تَامُ التَّصَرُّف ہیں اور اگر ماضی اور مضارع کی گردانیں تو آتی ہوں لیکن اس سے فعل امر مستعمل نہ ہو تو ایسے فعل کو نَاقِصُ التَّصَرُّف کہتے ہیں۔

---

[1] یَصِیْحُ۔

مثلاً۔زَالَ۔یَزَالُ۔بَرِحَ۔یَبْرَحُ۔وغیرہ افعال استمرار۔اورافعال مقاربہ میں سے کَادَ۔یَکَادُ۔
اَوْشَکَ۔یُوْشِکُ وغیرہ فعل ناقص التصرف ہیں۔کیونکہ ان کا فعل امر مستعمل نہیں۔

یَدَعُ ۔ دَعْ ——— یَذَرُ ۔ ذَرْ

یہ دونوں بھی فعل ناقص التصرف ہیں۔کیونکہ ان کی ماضی مستعمل نہیں۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔ جامع الدروس العربیة صفحہ۵۳تا۶۲ جلداوّل۔

۲۔ تہذیب التوضیح صفحہ۲۹ جلددوم۔

۳۔ قواعد اللغة العربیة صفحہ۹۔

فِعل تَعَجُّب

کسی کی عظمت یا حقارت پر تعجب وحیرت کے اظہار کے لئے تین صیغے مستعمل ہیں۔جنہیں فعل تعجب کہتے ہیں۔اور وہ یہ ہیں۔

(۱)۔ مَااَفْعَلَهٗ جیسے مَااَعْدَلَهٗ۔ مَااَعْدَلَ الْقَاضِیَ۔

اَفْعِلْ بِهٖ جیسے اَعْدِلْ بِهٖ۔ اَعْدِلْ بِالْقَاضِیْ۔

فَعُلَ جیسے فَهُمَ الرَّجُلُ عَلِیٌّ۔خَبُثَ الرَّجُلُ اَبُوْجَهْلٍ۔

فعل تعجب کے یہ اوزان صرف فعل ثلاثی مجرد تام معروف مثبت ۔متصرف قابل تفاوت سے بنتے ہیں۔بشرطیکہ اس کا صفت مشبّہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ آتا ہو۔پس

الف۔ اِزْدَحَمَ سے اَفْعَلُ یا اَفْعِلْ کے وزن پر فعل تعجب نہیں آئے گا۔کیونکہ یہ فعل ثلاثی مزید ہے مجرد نہیں ہے۔

ب۔ کَانَ سے اس وزن پر فعل تعجب نہیں آئے گا۔کیونکہ یہ فعل ناقص ہے تام نہیں ہے۔

ج۔یُقْبَلُ سے اس وزن پر فعل تعجب نہیں آئے گا۔کیونکہ یہ فعل مجہول ہے معروف نہیں ہے۔

د۔لَا یَصْدُقُ سے اس وزن پر فعل تعجب نہیں آئے گا۔کیونکہ یہ فعل منفی ہے مثبت نہیں ہے۔

ہ۔عَسٰی سے فعل تعجب نہیں آئے گا کیونکہ یہ فعل جامد ہے۔متصرّف نہیں ہے۔

و۔مَاتَ اورفَنِیَ سے فعل تعجب نہیں آئے گا۔کیونکہ یہ فعل قابلِ تفاوت نہیں ہے۔ہر ایک کی موت اورفنا یکساں ہے۔[1]

ز۔عَرِجَ سے اس وزن پر فعل تعجب نہیں آئے گا۔کیونکہ اس کی صفت مشبّہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتی ہے۔جیسے اَعْرَجُ۔

---

[1] قَالَ الشَّاعِرُ۔ مَنْ لَّمْ یَمُتْ بِالسَّیْفِ مَاتَ بِغَیْرِهٖ　　تَنَوَّعَتِ الْاَسْبَابُ وَالْمَوْتُ وَاحِدٌ

(۲)۔فعل ثلاثی مزید۔یا فعل ناقص یا جس کے وصف کا صیغہ اَفْـعَـلُ کے وزن پر آتا ہے۔اگر ان سے فعل تعجب کا مفہوم ادا کرنا ہو۔تو مَـا اَشَدَّ اور اَشْدِدْ یا ان کے ہم معنے الفاظ کے بعد اس فعل کا مصدر منصوب لے آتے ہیں۔مثلاً مَا اَشَدَّ اِزْدِحَامَ السُّوْقِ۔ اَشْدِدْ بِاِزْدِحَامِ السُّوْقِ۔

مَا اَشَدَّ كَوْنَ الْمَرْءِ غَافِلًا۔ اَشْدِدْ بِسَوَادِ اللَّيْلِ۔

(۳)۔فعل منفی یا مجہول کی صورت میں مَا اَشَدَّ یا اَشْدِدْ یا ان کے ہم معنے الفاظ کے بعد مصدر مُؤَوَّل (یعنی مضارع اَنْ کے ساتھ) لا کر تعجب کا مفہوم پیدا کیا جاتا ہے۔مثلاً

مَا اَشَدَّ اَنْ لَّا يَفُوْزَ الْكَسْلَانُ۔ مَا اَقْبَحَ اَنْ يُّضْرَبَ الصَّبِيُّ۔

(۴)۔فعل جامد یا فعل نا قابل تفاوت سے فعل تعجب کسی صورت میں نہیں آتا۔

تمرین نمبر ا

مندرجہ بالا بیان کی روشنی میں مندرجہ ذیل جملوں میں فعل تعجب کے استعمال پر غور کیجئے۔

الف۔ مَا اَعْدَلَ الْاَمِيْرَ۔ اَعْدِلْ بِالْاَمِيْرِ—— مَا اَنْقَى الْمَاءَ۔ اَنْقِيْ بِالْمَاءِ۔

ب۔ مَا اَشَدَّ اِزْدِحَامُ الْمَلْهٰى۔ مَا اَشَدَّ سَوَادُ عَيْنَيْهَا۔

ج۔ مَا اَقْبَحَ اَنْ يُّعَاقَبَ الْبَرِئُ۔

تمرین نمبر ۲

مندرجہ ذیل افعال سے فعل تعجب بنائیے۔اور اس بناء کی وجہ بھی بتائیے۔

اِحْمَرَّتِ الْوَرْدَةُ۔يُصَامُ رَمَضَانُ۔هَبَّتِ الرِّيْحُ۔

لَا يَـرُدُّ الْـفَائِتَ الْحُزْنُ ۔ بَـاتَ الْـخَفِيْرُ سَاهِرًا ۔اَلْـحُـرُّ تَـكْفِيْهِ الْمَقَالَةُ ۔لَا يَـنْفَعُ الضَّرْبُ فِيْ حَدِيْدٍ بَارِدٍ۔عَدَا الْمُهْرُ۔اَسْرَعَ الْقِطَارُ۔صَارَ الْمَآءُ جَلِيْدًا۔

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل افعال تعجب اوران کی شرائط بناء پرغور کیجئے۔

مَااَجْمَلَ السَّمَاءَ۔اَکْرِمْ بِالْعَرَبِ۔اَعْظِمْ بِتَقَدُّمِ الصِّنَاعَةِ بِمِصْرَ۔مَاانْفَعَ اَنْ یُّبْذَلَ الْمَالُ فِی الْخَیْرِ۔ مَااَقْبَحَ اَنْ یُّخَالَفَ الْوَلَدُ اَبَاهُ۔مَااَشَدَّ اَنْ یُّصْبِحَ الْفَقِیْرُ جَائِعًا۔اَقْبِحْ بِاَلَّا یُعْرَفَ فَضْلُ الْفَاضِلِ۔مَااَحْسَنَ الْفَصْلَ الرَّبِیْعَ۔

تمرین نمبر۴

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کیجئے۔اور فعل تعجب کی تعیین کیجئے۔

بِنَفْسِیْ هٰذِی الْاَرْضَ مَااَطْیَبَ الرُّبَا
وَمَا اَحْسَنَ الْمُصْطَافَ وَالْمُتَرَبَّعَا
وَلَیْسَتْ عَشِیَّاتُ الْحِمٰی بِرَوَاجِعٍ
عَلَیْكَ وَلٰكِنْ خَلِّ عَیْنَیْكَ تَدْمَعَا

تمرین نمبر۵

فعل تعجب کے استعمال پرغور کیجئے۔

مَااَحْسَنَ الصِّدْقَ۔ مَااَشَدَّ اِحْتِرَاسَ الْعَدُوِّ۔ اَشْدِدْ بِسَوَادِ یَوْمِ الْمَرْءِ۔
اَقْبِحْ بِالْجَهْلِ۔ عَقُلَ الْفَتٰی زُهَیْرٌ۔ حَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِیْقًا۔
كَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ۔

فعل تعجب کے بعض نادر صیغے

مَاارْجَلَہٗ۔رَجُوْلِیَّۃٌ سے ماخوذ ہے حالانکہ یہ مصدر صناعی ہے اس کا کوئی فعل نہیں۔

مَااَعْطَاہُ لِلدَّرَاھِمِ۔اَعْطٰی سے ماخوذ ہے حالانکہ یہ ثلاثی مزید ہے۔

مَااَعْنَاکَ بِالْاَمْرِ۔عُنِیْتُ بِالْاَمْرِ سے ماخوذ ہے حالانکہ یہ فعل مجہول ہے۔

مَااَمْوَتَ قَلْبَہٗ ۔مَوت سے ماخوذ ہے حالانکہ یہ مادہ قابل تفاوت نہیں۔

مَااَحْمَقَہٗ ۔یہ حَمَقَ سے ہے حالانکہ اس کا صفت مشبہ اَحْمَقُ آتا ہے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربیۃ صفحہ۶۳ جلد۱۔ تھذیب التوضیح صفحہ۸۲جلد۲وصفحہ۱۹۹جلد۱۔

قواعد اللغۃ العربیّۃ صفحہ۸۰۔ النّحو الواضح جلد دوم حصہ اوّل صفحہ۶۰۔

اسم مشتق

اسم مشتق وہ اسم ہے جو مصدر سے بنایا جائے اس کی سات قسمیں ہیں۔

اسم فاعل۔اسم مبالغہ۔صفت مشبّہ۔اسم تفضیل۔اسم مفعول۔اسم ظرف اور اسم آلہ۔ان میں سے پہلے پانچ کو اسمائے صفات بھی کہتے ہیں۔

اسم فاعل۔ اسم فاعل اس اسم کو کہتے ہیں جو مصدر سے بنے اور کام کرنے والے کو کسی خاص کام کرنے کی وجہ سے دیا جائے۔عربی میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے۔اَلْاِسْمُ الْفَاعِلُ اِسْمٌ مَصُوْغٌ لِمَنْ وَقَعَ مِنْہُ الْفِعْلُ اَوْ قَامَ بِہٖ۔مثلاً

نَاصِرٌ، ظَافِرٌ اسم فاعل ہیں۔کیونکہ نَاصِرٌ کے معنے ہیں مدد کرنے والا اور ظَافِرٌ کے معنے ہیں کامیاب ہونے والا۔

ابواب ثلاثی مجرد کا اسم فاعل فَاعِلٌ کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً

نَصَرَ سے نَاصِرٌ۔عَلِمَ سے عَالِمٌ۔فَھِمَ سے فَاھِمٌ۔

غیر ثلاثی مجرد ابواب کا اسم فَاعِل ان کے مضارع معروف سے اس طرح مشتق ہوگا کہ حرف مضارع کی جگہ میم مضموم اور ماقبل آخر پر کسرہ ہوگا اور آخر میں تنوین علامت اسم ہوگی۔ مثلاً

یُکْرِمُ سے مُکْرِمٌ۔ یَکْتَسِبُ سے مُکْتَسِبٌ۔ یَتَصَرَّفُ سے مُتَصَرِّفٌ۔

یَتَنَاصَرُ سے مُتَنَاصِرٌ۔ یَتَدَحْرَجُ سے مُتَدَحْرِجٌ۔

بعض اوقات اسم فاعل ان قیاسی اوزان کی بجائے مندرجہ ذیل اوزان پر آتا ہے۔ مثلاً

(الف)۔قَدِیْرٌ بمعنے قَادِرٌ۔غَفُوْرٌ بمعنے غَافِرٌ۔

(ب)۔اَسْهَبَ سے مُسْهَبٌ[1] اَحْصَنَ سے مُحْصَنٌ[2]۔اَلْفَجَ سے مُلْفَجٌ۔[3]

حالانکہ قاعدہ کے لحاظ سے ان کا اسم فاعل مُفْعِلٌ کے وزن پر آنا چاہیے۔

(ج)۔اَعْشَبَ سے عَاشِبٌ۔(گھاس والی جگہ)۔　اَیْفَعَ سے یَافِعٌ۔(جوان رعنا)۔

اَمْحَلَ سے مَاحِلٌ۔(قحط زدہ علاقہ)۔　اَبْقَلَ سے بَاقِلٌ۔(سبزی پیدا کرنے والی زمین)۔

حالانکہ قاعدہ کے لحاظ سے ان کا اسم فاعل مُفْعِلٌ کے وزن پر آنا چاہیئے۔

بعض اوقات فاعل کا وزن مَفْعُوْلٌ کے معنے دیتا ہے۔ مثلاً

عِیْشَةٌ رَّاضِیَةٌ بمعنے مَرْضِیَّةٌ۔　طَاعِمٌ بمعنے مَطْعُوْمٌ۔

کَاسٍ بمعنے مَکْسُوٌّ یا مَکْسِیٌّ۔[4]

دَعِ الْمَکَارِمَ لَا تَرْحَلْ لِبُغْیَتِهَا　　وَاقْعُدْ فَاِنَّکَ اَنْتَ الطَّاعِمُ الْکَاسِیُ

وضاحت

(الف)۔قَائِلٌ۔نَائِمٌ۔بَائِعٌ۔صَائِدٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۲۔

(ب)۔مُنْقَادٌ۔مُحْتَالٌ۔مُحْتَاجٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶۔

---

[1] لمبی بات کرنے والا۔ یاوا گو۔　[2] شادی شدہ۔　[3] مفلس۔　[4] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶۔

(ج)۔مُعِینٌ ۔مُستَعِینٌ۔ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶ و نمبر ۲۶۔

(د)۔دَاعٍ ۔ھَادٍ ۔مُکتَفٍ ۔مُتَّقٍ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۳، قاعدہ نمبر ۳۳ اور قاعدہ نمبر ۲۳۔

تمرین نمبر ۱

مندرجہ ذیل اسمائے فاعل پر غور کریں اور ان کے ماضی مضارع بتائیں۔

سَابِقٌ ۔لَاحِقٌ ۔تَابِعٌ ۔نَافِعٌ ۔ذَاھِبٌ ۔غَارِسٌ ۔شَاکِرٌ ۔حَامِدٌ ۔حاذِقٌ ۔سَارِقٌ ۔قَاعِدٌ۔
شَارِبٌ عَائِدٌ ۔بَائِعٌ ۔سَائِغٌ ۔ مُتقِنٌ ۔مُثْمِرٌ ۔مُخْلِصٌ ۔مُنْطَلِقٌ ۔مُنْقَطِعٌ ۔مُنْکِرٌ۔
مُمْتَحِنٌ ۔ مُلْتَھِبٌ ۔مُقِیمٌ ۔مُعِیدٌ ۔مُشِیرٌ ۔مُتَّقِدٌ ۔ مُزْدَحِمٌ۔
مُتَمَتِّعٌ ۔مُتَأَلِّمٌ ۔مُتَجَاھِلٌ ۔مُسْتَخْرِجٌ ۔مُسْتَسْھِلٌ۔

تمرین نمبر ۲

مندرجہ ذیل عبارت میں سے جو اسم فاعل آئے ہیں وہ بتائیں۔

لـلضَّوء و الظُّلْمَة تأْثِيرٌ ظاهرٌ في صحة الانسان،فالذی يسكن منزلًا مظلِمًا لا تسْلوُه اشعّة الشّمس ،يُرَى وجهه ذابلٌ ولونهُ شَاحِبٌ۔

وضـوء الشـمـس مـفيـد مـن وجـوهٍ عـدةٍ،فهو مُجَفِّفٌ للهواءِ مُبِيْدٌ لجرَاثيم الامـراض،مَسَـاعِـدٌ فـی تقليل الرُّطُوبَةِ،فاحرِص علٰى وجوده في مسكنك تعيش سـالِمَ البـدن ، مـمتلِئًا قوّةً و نشاطًا، وايّاك و الضَّوْءَ الصناعیَّ الضعيفَ فإنّه مُفْسِدٌ للهواء مُجْهِدٌ لِقُوّةِ الْاَبْصَارِ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربية صفحہ ۱۸۱ جلد ۲۔ تهذيب التوضيح صفحہ ۸۷ جلد ۲۔
قواعد اللغة العربية صفحہ ۳۲۔ النحو الواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۱۷۔

اسم مبالغہ

بعض الفاظ اسم فاعل کے معنے دیتے ہیں لیکن ان کا وزن اسم فاعل کے وزن سے مختلف ہوتا ہے۔دوسرے ان کے معنے میں مبالغہ اورزیادتی ہوتی ہے۔ایسے اسم کواسم مبالغہ کہا جاتا ہے۔یہ ثلاثی مجرد سے بنتے ہیں اوران کے اوزان سماعی ہیں۔فعل ثلاثی مجردخواہ لازم ہو یا متعدی ان سے مندرجہ ذیل اوزان مبالغہ کے مفہوم کوظاہر کرتے ہیں۔

(۱)۔**فَعَّالٌ**۔مثلاً۔ عَلاَّمٌ۔وَهَّابٌ۔قَوَّالٌ۔جَبَّارٌ۔جَوَّالٌ۔مَنَّانٌ۔نَمَّامٌ۔

(۲)۔**مِفْعَالٌ**۔مثلاً۔ مِفْضَالٌ۔مِقْدَامٌ۔مِطْعَامٌ۔مِعْوَانٌ۔مِهْذَارٌ۔مِكْسَالٌ۔

(۳)۔**فَعُوْلٌ**۔مثلاً۔ وَدُوْدٌ۔صَدُوْقٌ۔قَنُوْعٌ۔صَبُوْرٌ۔حَرُوْبٌ۔اَكُوْلٌ۔
حَقُوْدٌ۔غَضُوْبٌ۔مَلُوْلٌ۔

(۴)۔**فَعِيْلٌ**۔مثلاً۔عَلِيْمٌ۔نَصِيْرٌ۔مَجِيْدٌ۔(۵)۔**فَعِلٌ**۔مثلاً۔حَذِرٌ۔جَزِعٌ۔نَهِمٌ[۱]۔شَرِهٌ[۲]۔

(۶)۔**فَاعُوْلٌ**۔مثلاً۔ فَارُوْقٌ۔ (۷)۔**فِعِّيْلٌ**۔مثلاً۔صِدِّيْقٌ۔قِدِّيْسٌ۔

(۸)۔**فُعَّالٌ**۔مثلاً۔ كُبَّارٌ۔ (۹)۔**فُعُّوْلٌ**۔مثلاً۔ قُدُّوْسٌ۔

(۱۰)۔**فَيْعُوْلٌ**۔مثلاً۔قَيُّوْمٌ۔ (۱۱)۔**فَعَّالَةٌ**۔مثلاً۔عَلاَّمَةٌ۔فَهَّامَةٌ۔

(۱۲)۔**فُعَلَةٌ**۔مثلاً۔ ضُحَكَةٌ۔ضُجَعَةٌ۔ (۱۳)۔**مِفْعِيْلٌ**۔مثلاً۔ مِسْكِيْنٌ۔مِعْطِيْرٌ۔

ان اوزان میں سے پہلے پانچ وزن کثیرالاستعمال ہیں اور باقی قلیل الاستعمال۔

---

[۱] مَحِبٌ لِلاَكْلِ۔ [۲] اَلْحَرِيْصُ۔

تمرین

مندرجہ ذیل عبارت میں جو اسمائے مبالغہ استعمال ہوئے ہیں وہ بتائیں۔

اَلْمُؤْمِنُ صَبُورٌ شَكُورٌ ۔لَا نَمَّامٌ وَلَا مُخْتَابٌ وَلَا حَقُوْدٌ وَلَا مُخْتَالٌ ۔يَطْلِبُ مِنَ الْخَيْرَاتِ اَعْلَاهَا وَمِنَ الْأَخْلَاقِ أَسْنَاهَا۔ لَا يَرُدُّ سَائِلًا وَلَا يَبْخَلُ بِمَالٍ،مُتَوَاصِلُ الْهِمَمِ مُتَرَادِفُ الْإِحْسَانِ،وَزَّانٌ لِكَلَامِهٖ خَزَّانٌ لِلِسَانِهٖ ، مُحْسِنٌ عَمَلَهٗ مُكْثِرٌ فِي الْحَقِّ أَمَلَهٗ لَيْسَ بِهَيَّابٍ عِنْدَالْفَزَعِ وَلَا وَثَّابٌ عِنْدَ الطَّمَعِ،مُوَاسٍ لِلْفُقَرَآءِ،رَحِيْمٌ بِالضُّعَفَآءِ۔

مزید تفصیل کیلئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربیۃ صفحہ ۱۹۷ جلد ا۔ تھذیب التوضیح صفحہ ۷۸ جلد ۲۔

قواعد اللغۃ العربیۃ صفحہ ۳۲۔ النحو الواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۱۷۔

صِفت مُشَبَّہ

یہ اسم شکل میں اسم فاعل سے مختلف ہوتا ہے لیکن بنیادی معنوں میں اسم فاعل سے مشابہ ہوتا ہے اس لئے اسے اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ بِاسْمِ الْفَاعِلِ کہتے ہیں۔تاہم اسم فاعل سے معنوں میں کچھ فرق[1] بھی ہوتا ہے۔اور وہ یہ کہ صفت مشبّہ میں ثبوت کا مفہوم نمایاں ہوتا ہے اور اسم فاعل میں حدوث کا یعنی صفت مشبّہ ایسے وصف کو بتاتا ہے جو بڑی حد تک موصوف میں قائم اور دائم رہنے والا ہو یہ عموماً فعل

---

[1] الفرق بین اسم الفاعل والصفة المشبّهة من جهتين فرقًا من جهة اللفظ وفرقًا من جِهَة المعنى امّا الاوّل فاسمُ الفَاعِل من الثلاثي على وزن الفاعِلِ دائمًا والصفة على اوزان اُخَرٍ ولا تجيئى اَلّامن الثلاثي اللازم وامّا الثاني فاسم الفاعل يكون لِاَحد الازمنَةِ الثلاثة والصفت تكون لمجرد ثبوت الحدث بِقَطْعِ النظر عن الحدثِ والزّمانِ۔ (قواعد اللغة العربية صفحہ ۳۴)

لازم سے مشتق ہوتا ہے۔ مثلاً

شَرُفَ سے شَرِیْفٌ۔ شرف رکھنے والا۔

کَرُمَ سے کَرِیْمٌ۔ کرم کرنے والا۔ بڑی خوبیوں والا۔

صفت مشبّہ کے مندرجہ ذیل وزن مشہور ہیں۔

فَعِلٌ ۔ جو مصدر خوشی یا غمی یا بیماری کے مفہوم کو ظاہر کرے۔ ان سے صفتِ مشبّہ فَعِلٌ کے وزن پر آتا ہے اور اس کی مؤنث فَعِلَةٌ کے وزن پر ہوگی۔ مثلاً۔ فَرِحٌ۔ طَرِبٌ۔ جَزِلٌ۔ فَطِنٌ۔ حَزِنٌ۔ اَثِرٌ۔ ضَجِرٌ۔ بَطِرٌ۔ فَجِعٌ۔ مَرِحٌ۔ نَعِبٌ۔ قَلِصٌ۔ بَطِرَةٌ۔ شَرِسَةٌ۔

ان صفات کے باب فَعِلَ یَفْعَلُ پر ہوتے ہیں۔

اَفْعَلُ ۔ جو مصدر حلیہ عیب یا رنگ کا مفہوم ظاہر کرتے ہیں ان سے صفت مشبّہ اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً۔ اَحْدَبُ۔ اَعْرَجُ۔ اَعْوَرُ۔ اَبْیَضُ۔ اَسْوَدُ۔ اَخْضَرُ۔ اَشْهَبُ۔ اَقْطَعُ۔ اس کی مؤنث فَعْلَاءُ کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً۔ عَرْجَاءُ۔ بَیْضَاءُ۔ سَوْدَاءُ۔

فَعْلَانٌ ۔ جو مصدر کسی چیز کے خالی ہونے یا بھر جانے کا مفہوم پیدا کرتے ہیں۔ ان سے صفت مشبّہ فَعْلَانٌ کے وزن پر آتا ہے۔ اس کی مؤنث فَعْلٰی کے وزن پر ہوگی۔ مثلاً

عَطْشَانٌ۔ عَطْشٰی۔ رَیَّانٌ۔ رَیّٰ۔ جَوْعَانٌ۔ جَوْعٰی۔ صَدْیَانٌ۔ صَدْیٰی۔

فَعِیْلٌ ۔ باب فَعُلَ یَفْعُلُ سے صفتِ مشبّہ بالعموم فَعِیْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔ مثلاً

کَرُمَ یَکْرُمُ سے کَرِیْمٌ۔ شَرُفَ یَشْرُفُ سے شَرِیْفٌ۔ حَلِیْمٌ۔ ظَرِیْفٌ۔ حَقِیْرٌ۔ سَلِیْمٌ۔ مَرِیْضٌ۔ سَقِیْمٌ۔ عَلِیٌّ۔ رَضِیٌّ۔ اَبِیٌّ۔ عَفِیْفٌ۔ طَبِیْبٌ۔ لَبِیْبٌ۔ حَصِیْصٌ۔ یہ سب وزن اسی اصول کے مطابق ہیں۔

بعض اوقات مندرجہ ذیل اوزان بھی صفت مشبّہ کے لئے آتے ہیں۔

فَعْلٌ جیسے شَهْدٌ۔شَيْخٌ۔ فَعَلٌ جیسے حَسَنٌ۔بَطَلٌ۔
فَعَالٌ جیسے جَبَانٌ۔حَصَانٌ۔ فُعَالٌ جیسے شُجَاعٌ۔صُرَاحٌ۔
فُعْلٌ جیسے صُلْبٌ۔حُرٌّ۔ فَعُلٌ جیسے نَدُسٌ۔عَجُلٌ۔
فُعُلٌ جیسے جُنُبٌ[1] فَيْعِلٌ جیسے طَيِّبٌ۔سَيِّدٌ۔
فَيْعَلٌ جیسے صَيْرَفٌ۔فَيْصَلٌ۔ فَعُوْلٌ جیسے وَقُوْدٌ۔ظَهُوْرٌ۔

بعض اسماء کا وزن اسم فاعل یا اسم مفعول کا ہوتا ہے۔لیکن ان کے معنے صفت مشبّہ کے ہوتے ہیں۔یعنی ان میں حدوث کی بجائے ثبوت اور دوام کے معنے ہوتے ہیں۔مثلاً

طَاهِرُ الْقَلْبِ۔طَاهِرُ الذَّيْلِ۔نَاعِمُ الْعَيْشِ۔مُعْتَدِلُ الْقَامَةِ۔مُعْتَدِلُ الرَّأْيِ۔مُسْتَقِيْمُ الطَّرِيْقَةِ۔مُسْتَقِيْمُ الْاَطْوَارِ۔ مُطْمَئِنُّ الْبَالِ۔ مَحْمُوْدُ الْمَقَاصِدِ۔ مَمْدُوْحُ السِّيْرَةِ۔

تمرین نمبر ا

مندرجہ ذیل عبارت میں صفت مشبّہ کے صیغے بتائیں۔اور ان کے اشتقاق کے اصول کی وضاحت کریں۔

كَانَ هَارُوْنُ الرَّشِيْدُ فَصِيْحًا كَرِيْمًا۔هُمَامًا وَرِعًا يَحُجُّ سَنَةً وَيَغْزُوْ سَنَةً۔وَكَانَ اَدِيْبًا فَطِنًا،حَافِظًا لِّلْقُرْاٰنِ. كَثِيْرَ الْعِلْمِ بِمَعَانِيْهِ۔سَلِيْمَ الذَّوْقِ،صَحِيْحَ التَّمِيْزِ جَرِيْئًا فِي الْحَقِّ۔مَهِيْبًا عِنْدَالْخَاصَّةِ وَالْعَامَّةِ وَكَانَ طَلْقَ الْمُحَيَّا،يُحِبُّ الشُّعَرَآءَ،وَ يُعْطِيْهِمُ الْعَطَاءَ الْجَزِيْلَ وَيُدْنِيْ مِنْهُ اَهْلَ الْاَدَبِ وَالدِّيْنِ، وَيَتَوَاضَعُ لِلْعُلَمَاءِ وَقَدِاسْتَوْزَرَ يَحْيَ بْنَ خَالِدِ بْنَ بَرْمَكَ۔وَكَانَ يَحْيَىٰ هٰذَا كَاتِبًا بَلِيْغًا۔سَدِيْدَالرَّأْيِ حَسَنَ التَّدْبِيْرِ،قَوِيًّا

[1] قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ۔

عَلَى الْأُمُوْرِ۔فَنَهَضَ بِأَعْبَاءِ الدَّوْلَةِ اَتَمَّ نُهُوْضٍ وَسَدَّ الثُّغُوْرَ وَجَبَى الْاَمْوَالَ وَعَمَرَ الْاَطْرَافَ حَتّٰى صَارَتِ الدَّوْلَةُ لِفَضْلِ وِزَارَتِهٖ مِنْ اَحْسَنِ الدُّوَلِ وَاَكْثَرِهَا خَيْرًا۔

تمرین نمبر۲

عبارت ذیل میں صفت مشبہ کی تعیین کیجئے اوران کے ابواب بتائیے۔

(۱)۔مِصْرُ تُرْبَةٌ غَبْرَاءُ ،شَجَرَةٌ خَضْرَاءُ ۔طُوْلُهَا شَهْرٌ وَعَرْضُهَا عَشْرٌ ۔يَكْنُفُهَا جَبَلٌ اَغْبَرُ وَرَمْلٌ اَعْفَرُ ۔يَخُطُّ وَسَطَهَا نَهْرٌ مَيْمُوْنُ الْغُدُوَاتِ مُبَارَكُ الرَّوْحَاتِ۔

(۲)۔نَظَرَ فَيْلَسُوْفُ اِلٰى رَجُلٍ حَسَنِ الْوَجْهِ خَبِيْثِ النَّفْسِ فَقَالَ بَيْتٌ حَسَنٌ وَفِيْهِ سَاكِنٌ نَذْلٌ ۔ وَرَأَى اٰخَرُ شَابًّا بَهِيَّ الطَّلْعَةِ سَيِّءَ الْخُلُقِ،قَالَ ۔ سَلَبَتْ مَحَاسِنُ وَجْهِكَ فَضَائِلَ نَفْسِكَ۔

(۳)۔اَلطَّاوُسُ : طَائِرٌ بَدِيْعُ الشَّكْلِ جَمِيْلُ الصُّوْرَةِ يُرَبِّيْهِ النَّاسُ لِلزِّيْنَةِ ۔ وَالتَّمَتُّعِ لَا لِلذَّبْحِ وَالْغِذَاءِ ۔فَاِنَّ لَحْمَهٗ جَافٌّ صُلْبٌ عَسِرُ الْهَضْمِ وَرِيْشَهٗ ذُوْ اَلْوَانٍ زَاهِيَةٍ تُعْجِبُ النُّظَّارَ ۔تَخْطَفُ الْاَبْصَارَ ۔مَا بَيْنَ اَحْمَرَ وَرْدِيٍّ،وَاَخْضَرَ زُبُرْجَدِيٍّ،وَاَصْفَرَ عَسْجَدِيٍّ وَلَهٗ جَنَاحَانِ قَصِيْرَانِ۔لَا يُسَاعِدَانِهٖ عَلَى الطَّيَرَانِ اِلَّا قَلِيْلًا۔ وَذَيْلُهٗ طَوِيْلٌ جِدًّا، وَيَتَأَلَّفُ مِنْ رِيْشَاتٍ جَمِيْلَاتٍ تَتَزَاحَمُ عَلَيْهَا الْاَلْوَانُ۔

(۴)۔اَلْحُرُّ حُرٌّ وَاِنْ مَسَّهُ الضُّرُّ۔

(۵)۔لَا تَكُنْ رَطْبًا فَتُعْصَرَ وَلَا صُلْبًا فَتُكْسَرَ۔

(۶)۔اَلسَّعِيْدُ مَنْ وُعِظَ بِغَيْرِهٖ وَالشَّقِيُّ مَنْ وُعِظَ بِنَفْسِهٖ۔

(۷)۔قَلْبُ الْاَحْمَقِ فِيْ فِيْهِ وَلِسَانُ الْعَاقِلِ فِيْ قَلْبِهٖ۔

(۸)۔اَلْفَقْرُ يُخْرِسُ الْفَطِنَ عَنْ حُجَّتِهٖ۔

تمرین نمبر۳

عبارت ذیل میں صفت مشبّہ اور اسم فاعل الگ الگ کیجئے۔

يُقَالُ فِیْ مَدْحِ الْكَلَامِ۔هٰذَا كَلَامٌ بَيِّنُ الْمَنْهَجِ ،سَهْلُ الْمَخْرَجِ مُطَّرِدُ السِّيَاقِ، مَعْنَاهُ ظَاهِرٌ فِیْ لَفْظِهٖ۔وَأَوَّلُهٗ دَالٌّ عَلٰى اٰخِرِهٖ،بِمِثْلِهٖ تُسْتَمَالُ الْقُلُوْبُ النَّافِرَةُ وَتُرَدُّ الْاَهْوَاءُ الشَّارِدَةُ وَبِمِثْلِهٖ يُسَهَّلُ الْعَسِيْرُ۔وَيُقَرَّبُ الْبَعِيْدُ وَيُذَلَّلُ الصَّعْبُ وَيُدْرَكُ الْمَنِيْعُ۔

تمرین نمبر۴

مندرجہ ذیل صفات مشبّہ اور ان کے استعمال پر غور کیجئے۔

عَظِيْمُ الشَّأْنِ۔	جَزْلُ الْمَعَانِیْ۔
	عَفِيْفُ النَّفْسِ۔
لَيِّنُ الْجَانِبِ۔	سَلِسُ الطِّبَاعِ۔
فَاقِدُ الْحِسِّ۔	سَهْلُ الْاَخْلَاقِ۔
	قَوِیُّ الْحُجَّةِ۔
ضَخْمُ الْجُثَّةِ۔	مُتَوَقِّدُالذِّهْنِ ۔لَطِيْفُ الْمَحْضَرِ۔
صَادِقُ الْوَعْدِ۔ذَكِیُّ الْفُؤَادِ۔	
تُحْفَةٌ ثَمِيْنَةٌ۔مَاءٌ عَذْبٌ۔	
دَوَاءٌ شَافٍ ۔	شَمْسٌ مُشْرِقَةٌ۔

تمرین نمبر ۵

مندرجہ ذیل کلمات میں مذکر کی مؤنث اور مؤنث کا مذکر بتایئے۔

لَسِنٌ ۔ذَرِبٌ ۔اَلْکَنُ ۔صَدْیَانٌ ۔اَبْکَمُ ۔اَغْشٰی ۔اَھْیَفُ ۔طَرِبٌ ۔اَبْلَجُ ۔رَیَّانٌ ۔
اَصْفَرُ ۔ظَمْآنٌ ۔اَسْمَرُ ۔ضَجِرٌ ۔اَعْمٰی ۔حَدْبَاءُ ۔شَبْعٰی ۔یَقِظَۃٌ ۔ذَکِیَّۃٌ ۔سَوْدَاءُ ۔غَضْبٰی ۔
نَزِقَۃٌ ۔ مَلْأٰی ۔فَکِھَۃٌ ۔بَطِرَۃٌ ۔شَکِسَۃٌ ۔شَرِسَۃٌ ۔شَھْبَاءُ ۔عَرْجَاءُ ۔خَرْسَاءُ ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربیۃ صفحہ۱۸۹تا۱۹۷۔ تھذیب التوضیح صفحہ۸۰جلد۲۔

قواعداللغۃ العربیۃ صفحہ۳۴۔ النحو الواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ۸۳تا۹۱۔

اسم تفضیل

یہ اسم مذکر کے لئے اَفْعَلُ کے وزن پر اور مؤنث کے لئے فُعْلٰی کے وزن پر آتا ہے اور یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس کے موصوف میں دوسرے سے زیادہ وصف پایا جاتا ہے۔ عربی میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے۔

اسم تفضیل ۔ ھُوَ اِسْمٌ مَصُوْغٌ عَلٰی وَزْنِ اَفْعَلُ لِلدَّلالۃ علٰی اَنَّ شَیْئَیْنِ اشْتَرَکَا فِیْ صِفَۃٍ وَزَادَ اَحَدُھُمَا عَلَی الْاُخْرٰی ۔مثلاً

اَکْبَرُ ۔دوسرے سے بڑا۔ کُبْرٰی ۔دوسرے سے بڑی۔

اَصْغَرُ ۔دوسرے سے چھوٹا۔ صُغْرٰی ۔دوسرے سے چھوٹی۔

جس فعل (مادہ) سے اسم تفضیل مشتق ہوتا ہے۔ اس میں مندرجہ ذیل شرائط ہونی چاہئیں۔

(۱)۔ وہ فعل متصرّف ہو پس لَیْسَ ۔یَئِسَ ۔عَسٰی وغیرہ سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔ کیونکہ یہ متصرف فعل نہیں ہیں بلکہ فعل جامد ہیں۔

(۲)۔ وہ فعل متفاوت المفہوم ہو یعنی اس میں تفضیل اور ایک دوسرے سے بڑھنے کا مفہوم پیدا ہو سکے۔ پس مَاتَ[۱]، فَنِیَ، طَلَعَتْ، غَرِبَتْ سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔ مثلاً۔ یوں نہیں کہیں گے۔

هٰذَا اَمْوَتُ مِنْ ذَالِكَ۔ هٰذَا اَفْنٰی مِنْ ذَالِكَ۔

شَمْسُ الْيَوْمِ اَطْلَعُ مِنْ اَمْسِ۔ شَمْسُ الْيَوْمِ اَغْرَبُ مِنْ اَمْسِ۔

(۳)۔ وہ فعل مجرد ہو۔ مزید نہ ہو[۲]

پس اَكْرَمَ ۔يُكْرِمُ ۔دَحْرَجَ ۔يُدَحْرِجُ سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

(۴)۔ وہ فعل معروف ہو پس فعل مجہول نُصِرَ، ضُرِبَ ۔لَايُنْصَرُ ۔لَايُضْرَبُ سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

(۵)۔ وہ فعل تام ہو پس افعالِ ناقصہ كَانَ ۔صَارَ وغیرہ سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

(۶)۔ وہ فعل مثبت ہو۔ پس فعل منفی مَا اَكَلَ ۔مَاقَرَءَ ۔لَايَاكُلُ ۔لَايَقْرَءُ ۔وغیرہ سے اسم تفضیل نہیں آئے گا۔

(۷)۔ اس فعل کا صفت مشبہ اَفْعَلُ کے وزن پر نہ آتا ہو۔ پس سَوِدَ ۔بَيِضَ ۔عَوِرَ ۔وغیرہ کا

---

[۱] قَالَ الشَّاعِرُ۔

مَنْ لَمْ يَمُتْ بِالسَّيْفِ مَاتَ بِغَيْرِهٖ

تَنَوَّعَتِ الْاَسْبَابُ وَالْمَوْتُ وَاحِدٌ

[۲] زَيْدٌ اَعْطٰى مِنْكَ وَاَوْلٰى بِالْمَعْرُوفِ شاذ ہیں۔ اسی طرح

(۱)۔ اَلْعَوْدُ اَحْمَدُ۔ (۲)۔ هٰذَا كِتَابٌ اَخْصَرُ مِنْ ذَالِكَ۔

(۳)۔ زَيْدٌ هُوَ اَسْوَدُ مِنْ مُقْلَةِ الظَّبْیِ۔ (۴)۔ هُوَ اَسْوَدُ مِنْ حُلْكِ الْغُرَابِ۔

(۵)۔ اَنْتَ اَسْوَدُ فِیْ عَيْنِیْ مِنَ الظُّلَمِ۔ (۶)۔ هُوَ اَبْيَضُ مِنَ اللَّبَنِ بھی شاذ ہیں۔

اسم تفضیل نہیں آئے گا۔ کیونکہ ان کا صفت مشبہ اَفعَلُ کے وزن پر اَسوَدُ۔ اَبیَضُ۔ اَعوَرُ آتا ہے۔

غرض مندرجہ بالا سات شرائط والے مادوں سے اسم تفضیل اَفعَلُ کے وزن پر نہیں آتا۔ لیکن اگر ان سے اسم تفضیل کا مفہوم ادا کرنا ہو تو لفظ اَشَدُّ یا اَکثَرُ کے بعد اس فعل کا مصدر منصوب لاکر تفضیل کا مفہوم پیدا کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً

ثلاثی مزید سے تفضیل اس طرح پر ہوگی۔ زَیدٌ اَشَدُّ اِستِخرَاجًا لِلدَّقَائِقِ۔ زَیدٌ اَشَدُّ اِبتِهَاجًا بِالْمَعرُوفِ۔

سَوِدَ وغیرہ سے تفضیل یوں ہوگی۔ زَیدٌ اَشَدُّ سَوَادًا مِنَ الْغُرَابِ۔ زَیدٌ اَکثَرُ حُمرَةً مِنْ بَکرٍ۔

بعض اوقات شاذ طور پر اسم تفضیل فَعْلٌ کے وزن پر بھی آتا ہے۔ مثلاً

اَخیَرُ سے خَیرٌ۔ اَنَا خَیرٌ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا۔

اَشَرُّ سے شَرٌّ۔ هُوَ شَرٌّ مَکَانًا۔

اَحَبُّ سے حَبٌّ۔ حَبُّ شَیْءٍ اِلَی الْاِنسَانِ مَا مُنِعَا۔

غرض اسم تفضیل کے اشتقاق اور استعمال کی وہی شرائط ہیں۔ جو فعلِ تعجب کے اشتقاق اور استعمال کے لئے ہیں۔ (دیکھیں عنوان فعلِ تعجب)

بعض اوقات اسم تفضیل میں وصفی اشتراک کی بجائے صرف وصف کی زیادتی یا ثبوت وصف کا مفہوم پایا جاتا ہے۔ مثلاً اَلْعَسَلُ اَحلٰی مِنَ الْخَلِّ۔ اَلصَّیفُ اَحَرُّ مِنَ الشِّتَاءِ۔

ان فقروں کے یہ معنے نہیں کہ خَلّ یعنی سرکہ میں بھی کچھ مٹھاس ہوتی ہے۔ یا موسم سرما میں بھی کچھ گرمی ہوتی ہے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ شہد بہت میٹھا ہوتا ہے۔ اور موسم گرما اس سے زیادہ گرم ہوتا ہے جتنا کہ موسم سرما سرد ہوتا ہے۔

اَلْاَشَجُّ وَالنَّاقِصُ اَعْدَلَا بَنِیْ مَرْوَانَ۔ الاشج سے مراد حضرت عمر بن عبدالعزیز اور الناقص سے مراد ہشام بن عبدالملک ہیں۔ اس مثال میں اَعْدَلُ کے صیغہ سے محض ثبوت وصف اور اس کی زیادتی مقصود ہے۔ تفضیل مدِ نظر نہیں۔ مفہوم یہ ہے کہ یہ دونوں بڑے عادل تھے۔ فرزدق کا شعر ہے۔

اِنَّ الَّذِیْ سَمَّکَ السَّمَآءَ بَنٰی لَنَا بَیْتًا دَعَائِمُہٗ اَعَزُّ وَاَطْوَلُ

اس شعر میں بھی اَعَزّ اور اَطْوَلُ سے مراد محض ثبوت وصف ہے۔ تفضیل مقصود نہیں۔

وضاحت

اَرْخٰی۔ اَقْوٰی۔ اَوْقٰی میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲۔

فُضْلٰی کی تثنیہ فُضْلَیَانِ اور جمع فُضْلَیَاتٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰۔

تمرین نمبر ۱

اسم تفضیل سے متعلق بحث کی روشنی میں مندرجہ ذیل جملوں میں اسم تفضیل کے استعمال پر غور کیجئے۔

۱۔ اَلْاَسَدُ اَشْجَعُ مِنَ النَّمِرِ۔ ۲۔ اَلْفِیْلُ اَضْخَمُ مِنَ الْجَمَلِ۔

۳۔ اَلْحَدِیْدُ اَنْفَعُ مِنَ الذَّھَبِ۔ ۴۔ اَلْحَرِیْرُ اَغْلٰی مِنَ الْقُطْنِ۔

۵۔ اَلنِّیْلُ اَطْوَلُ مِنَ الْفُرَاتِ۔ ۶۔ اَلشَّقِیْقُ اَشَدُّ حُمْرَۃً مِنَ الْوَرْدَۃِ۔

۷۔ اَلْغَرْبُ اَکْثَرُ تَقَدُّمًا مِنَ الشَّرْقِ۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل عبارت میں اسم تفضیل کی تعیین کیجئے۔

قَالَ هَشَامُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ لِخَالِدِ بْنِ صَفْوَانَ۔

صِفْ لِيْ جَرِيْرًا وَالْفَرَزْدَقَ وَالْاَخْطَلَ ۔فَقَالَ:''يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ أَمَّا اَعْظَمُهُمْ فَخْرًا،وَاَبْعُدُهُمْ ذِكْرًاوَاَحْسَنُهُمْ عُذْرًا،وَاَسْيَرُهُمْ مَثَلًا،وَاَقَلُّهُمْ غَزْلًا،اَلْبَحْرُالطَّامِيْ ! اِذَا زَخَرَ وَالسَّامِيْ اِذَاخَطَرَ،وَالْفَصِيْحُ اللِّسَانِ،اَلطَّوِيْلُ الْعِنَانِ،فَالْفَرَزْدَقُ۔

وَاَمَّا اَحْسَنُهُمْ نَعْتًا۔وَأَمْرَحُهُمْ بَيْتًا وَاَقَلُّهُمْ فَوْتًا،اَلَّذِيْ اِذَا هَجَاوَضَعَ وَاِذَا مَدَحَ رَفَعَ، فَالْاَخْطَلُ۔

وَأَمَّا اَغْزَرُهُمْ بَحْرًا،وَاَفْهَمُهُمْ شِعْرًا،وَاَكْثَرُهُمْ ذِكْرًا اَلْاَغَرُّ الْاَبْلَقُ۔

اَلَّذِيْ اِنْ طَلَبَ لَمْ يُسْبَقْ،وَاِنْ طُلِبَ لَمْ يُلْحَقْ،فَجَرِيْرٌ وَكُلُّهُمْ ذَكِيُّ الْفُؤَادِ رَفِيْعُ الْعِمَادِ۔وَارِي الزِّنَادِ۔

فَقَالَ مَسْلَمَةُ بْنُ عَبْدِالْمَلِكِ مَامِثْلُهُ فِي الْاَوَّلِيْنَ وَلَا فِي الْاٰخِرِيْنَ اَشْهَدُ اَنَّكَ اَحْسَنُهُمْ وَصْفًا۔وَأَلْيَنُهُمْ عَطْفًا، وَاَخَفُّهُمْ مَقَالًا وَ اَكْرَمُهُمْ فِعَالًا''۔

تمرین نمبر۳

۱۔وَعْدُ الْكَرِيْمِ اَلْزَمُ مِنْ دَيْنِ الْغَرِيْمِ۔

۲۔اَلْيَدُالْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ الْيَدِ السُّفْلٰى۔

۳۔خَيْرُ الْغِنٰى اَلْقُنُوْعُ،وَشَرُّالْفَقْرِ اَلْخُضُوْعُ۔

۴۔مَااُضِيْفَ شَيْءٌ اِلٰى شَيْءٍ اَحْسَنُ مِنْ عِلْمٍ اِلٰى حِلْمٍ۔

۵۔مَاالنَّارُ فِی الْفَتِیْلَةِ بِاَحْرَقَ مِنَ التَّعَادِیْ فِی الْقَبِیْلَةِ۔

۶۔مَوْتٌ فِیْ قُوَّةٍ وَعِزٍّ اَصْلَحُ مِنَ حَیَاةٍ فِیْ ذُلٍّ وَعِجْزٍ۔

۷۔اَجْرَءُ النَّاسِ عَلَی الْاَسَدِ اَکْثَرُهُمْ لَهٗ رُؤْیَةً۔

۸۔اَفْضَلُ الْخَلَالِ حِفْظُ اللِّسَانِ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربیۃ صفحہ۱۹۸جلد۱۔ ۲۔تہذیب التوضیح صفحہ۸۴جلد۲۔

۳۔قواعد اللغة العربیة صفحہ۳۵۔ ۴۔النحو الواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ۹۲۔

اسم مفعول

اسم مفعول فعل مضارع مجہول سے بنتا ہے اور مفعول بہٖ پر کام واقع ہونے کی وجہ سے اسے یہ نام دیا جاتا ہے۔عربی میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے:۔

اسم المفعول اسمٌ مَصُوْغٌ من مصدر الفعل المبنی للمجهولِ اومن المضارع المجهول لِلدَّلَالَةِ عَلٰی مَا وَقَعَ عَلَیْهِ الْفِعْلُ۔

ثلاثی مجرد کے وہ ابواب جو متعدی ہیں اور ان کا فعل مجہول آتا ہے۔ان ابواب سے یہ اسم مَفْعُوْلٌ کے وزن پر آتا ہے۔مثلاً

نُصِرَ یُنْصَرُ سے مَنْصُوْرٌ۔ قُتِلَ یُقْتَلُ سے مَقْتُوْلٌ۔

فُتِحَ یُفْتَحُ سے مَفْتُوْحٌ۔ ضُرِبَ یُضْرَبُ سے مَضْرُوْبٌ۔

غیر ثلاثی مجرد یعنی ثلاثی مزید اور رباعی کے ابواب جو متعدی ہیں ان میں سے اسم مفعول اس طرح بناتے ہیں کے ان کے مضارع مجہول میں حرف مضارع کی جگہ میم مضموم لاتے ہیں۔اور آخر

میں نون تنوین۔ مثلاً

یُکْرَمُ سے ''ی'' حرف مضارع ہٹا کر اس کی جگہ میم مضموم لایا گیا اور آخر میں نون تنوین اس طرح اس کا اسم مفعول مُکْرَمٌ بنے گا۔

غیر ثلاثی مجرد کے باب میں اسم فاعل کا ماقبل آخر مکسور ہوتا ہے اور اسم مفعول کا ماقبل آخر مفتوح۔ یہی فرق ان دونوں میں امتیاز پیدا کرتا ہے۔ مثلاً

اسم فاعل	اسم مفعول
مُکْرِمٌ	مُکْرَمٌ
مُنْزِلٌ	مُنْزَلٌ
مُکْتَسِبٌ	مُکْتَسَبٌ

فعل لازم سے نہ فعل مجہول آتا ہے اور نہ اسم مفعول۔ ہاں اگر نائب فاعل اسم ظرف متصرف ہو یا مصدر متصرف یا جار مجرور مختص تو پھر فعل لازم سے بھی فعل مجہول آتا ہے۔ اور اسم مفعول بھی۔ مثلاً اِنْطَلَقَ۔ اِحْتَفَلَ۔ عَتِبَ فعل لازم ہیں۔ ان سے فعل مجہول یا اسم مفعول کا استعمال اس طرح ہوگا۔

طرح ہوگا۔	اُنْطُلِقَ یَوْمُ الْجُمْعَۃِ۔	اَمُنْطَلَقٌ یَوْمُ الْجُمْعَۃَ۔
	اُحْتُفِلَ اِحْتِفَالٌ عَظِیْمٌ۔	مَا مُحْتَفَلٌ اِحْتِفَالٌ عَظِیْمٌ۔
	عُتِبَ عَلَی الصِّدِّیْقِ۔	اَلصِّدِّیْقُ مَعْتُوْبٌ عَلَیْہِ۔

اسم مفعول شاذ صورتوں میں مندرجہ ذیل اوزان پر بھی آتا ہے۔ لیکن یہ سب وزن سماعی ہیں ان پر قیاس درست نہیں۔

فَعِیْلٌ جیسے قَتِیْلٌ۔ ذَبِیْحٌ۔ کَحِیْلٌ۔ حَبِیْبٌ۔ اَسِیْرٌ۔ طَرِیْحٌ۔

اسم مفعول کا یہ وزن عموماً ان مصادر سے آتا ہے۔ جن کا صفت مشبہ فَعِیْلٌ کے وزن پر نہیں ہوتا۔

پس عِلْمٌ اور رَحْمَةٌ سے اسم مفعول اس وزن پر نہیں آئے گا کیونکہ ان کا صفت مشبّہ عَلِيْمٌ اور رَحِيْمٌ آتا ہے۔

فِعْلٌ ۔ جیسے ذِبْحٌ۔طِحْنٌ۔طِرْحٌ بمعنٰے مَذْبُوْحٌ ۔مَطْحُوْنٌ ۔مَطْرُوْحٌ۔

فَعَلٌ۔ قَنَصٌ ۔جَزَرٌ ۔عَدَدٌ ۔سَكَبٌ ۔جَلَبٌ ۔

بمعنٰے مَقْنُوْصٌ ۔مَجْزُوْرٌ ۔مَعْدُوْدٌ ۔مَسْكُوْبٌ ۔مَجْلُوْبٌ۔

فُعَلَةٌ ۔ جیسے أُكَلَةٌ۔مُضَعَةٌ۔طُعَمَةٌ بمعنٰے مَاْكُوْلٌ ۔مَمْضُوْعٌ ۔مَطْعُوْمٌ۔

بعض اوقات مصدر اسم مفعول کا معنٰے دیتا ہے اس وقت اس مصدر کو مصدر مبنی للمجهول کہتے ہیں مثلاً

هٰذَا ضَرْبُكَ۔	اَىْ مَضْرُوْبُكَ۔
هٰذَااَكْلُكَ۔	اَىْ مَاْكُوْلُكَ۔
هٰذَاكِتَابُكَ۔	اَىْ مَكْتُوْبُكَ۔
هٰذَاعِلْمُكَ۔	اَىْ مَعْلُوْمُكَ۔

وضاحت

الف۔ مَقُوْلٌ اور مَبِيْعٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶۔

ب۔ مَرْضِيٌّ ۔مَنْهِيٌّ۔مَرْوِيٌّ۔مَرْقِيٌّ۔مَطْوِيٌّ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۸ اور نمبر ۴۷۔

ج۔ مَقْوِيٌّ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۶ و ۴۷۔

د۔ مُحْتَاجٌ اور مُخْتَارٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے۔اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶۔

ھ۔مُسْتَعَانٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶۔

و۔مُعْتَدٌّ اور مُحْتَلٌّ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۸، قاعدہ نمبر ۶۹۔

تمرین نمبرا

مندرجہ ذیل عبارت میں جو اسم مفعول ہیں انہیں متعین کریں۔

(۱)۔قال علیٌّ (رضی اللّٰہ عنہ) وقد عزّی الْأَشْعَثَ بن قَیْس عن ابنٍ له ۔ یاأشعثُ اِن صَبَرْتَ جَرَی الْقَدَرُ وانت مَأْجُوْرٌ وَاِن جزِعْتَ جَرَی عَلَیْكَ الْقَدْرُ وَأَنت مَأْزُوْرٌ۔

(۲)۔قِیْلَ لِبَعْضِ العرب:ما الْمُرُوْءَ ةُ فِیْکُمْ؟ قَالَ:طَعَامٌ مأْکُوْلٌ ۔وَنَائِلٌ مَبْذُوْلٌ، وبِشْرٌ مَقْبُوْلٌ۔

(۳)۔ قال علیٌّ(رضی اللّٰہ عنہ)ما المبتلی الذی اشتَدَّ به البلاء بِاَحْوَجَ الی الدعاء من الْمُعَافَی الَّذی لا یأمَنُ الْبَلاءَ۔

(۴)۔ اَلْمَرْءُ مَخْبُوْءٌ تحت لسانة۔

(۵)۔ کُلُّ مَبْذُوْلٍ مَمْلُوْلٌ۔

(۶)۔ کُلُّ مَمْنُوْعٍ مَرْغُوْبٌ فِیْهِ۔

(۷)۔ یجب ان یکون المنزل موفور الهواء والنّور ۔مرتّب الاثاثِ مُعْتَنًی بِنَظَافَتِهٖ ، وَاَنْ یَّکُوْنَ لَهٗ حَدِیْقَةٌ مُنَسَّقَةٌ۔

تمرین نمبر۲

مندرذیل عبارت میں جو اسم مفعول ہیں وہ بتائیں نیز ان میں جو تعلیل ہوئی ہے اسے بھی واضح کریں۔

(۱)۔اَلْمَالُ حَصُوْنٌ۔ (۲)۔اَلْمِلْحُ مُذَابٌ۔

(۳)۔اَلْعَقَارُ مَبِيْعٌ۔ (۴)۔حَفِظْتُ كَثِيْرًا مِّنَ الشِّعْرِ الْمُخْتَارِ۔

(۵)۔اَلْمَنْزِلُ مَبْنِيٌّ۔ (۶)۔اَلْكِتَابُ مُقْتَنًى۔

(۷)۔اَلرَّجُلُ مَدِيْنٌ۔ (۸)۔اَلْكِتَابُ مَطْوِيٌّ۔

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل عبارت میں جو فعل ہیں ان کا اسم مفعول بتایئے اور اس کے مطابق عبارت درست کیجئے۔

(۱)۔هٰذَا عَمَلٌ عُرِفَتْ قِيْمَتُهٗ۔

(۲)۔هٰٓؤُلَآءِ اَبْطَالٌ ذُكِرَتْ سِيَرُهُمْ فِيْ كُتُبِ التَّارِيْخِ۔

(۳)۔نُبِّئْتُ اَنَّ الْفَرَاغَ مُفْسِدَةٌ۔

(۴)۔نُثْنِيْ عَلَى الرِّجَالِ تُنْفَقُ اَمْوَالُهُمْ فِي الْخَيْرَاتِ۔

(۵)۔يَنْدِمُ الْبُغَاةُ تُطْلَقُ اَيْدِيْهِمْ فِي الْمَظَالِمِ۔

(۶)۔لَا تَقْسُ عَلٰى رَجُلٍ اُصِيْبَ فِيْ مَالِهٖ اَوْ عِيَالِهٖ۔

(۷)۔مَا اَشَدَّ حُزْنَ الرِّجَالِ يُفَاجَئُوْنَ بِالْمَصَائِبِ۔

(۸)۔مَا اَشَدَّ اِبْتِهَاجَ الْفَقِيْرِ يُعْطٰى فِي الشِّتَآءِ ثَوْبًا۔

(۹)۔رَاعَنِیْ زَئِیْرُ الْاَسَدِ۔

(۱۰)۔جَادَکُمُ الْغَیْثُ۔

(۱۱)۔سَأَلْتُ صَدِیْقِیْ کِتَابًا۔

(۱۲)۔مَرَرْنَابِا لْحَدِیْقَةِ۔

(۱۳)۔اَحَاطَ السُّوْرُ بِالْمَنْزِلِ۔

(۱۴)۔حَامَ الطَّائِرُ فِی الْجَوِّ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربیة صفحہ۱۰۶ جلد۱۰۔ ۲۔تہذیب التوضیح صفحہ۲۹ جلد۲۔

۳۔قواعد اللغة العربیة صفحہ۳۲۔ ۴۔النّحو الواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ۷۷۔

اسم مکان اور اسم زمان

۱۔**اسم مکان** وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کی جگہ کو بتائے۔مثلاً

مکّة مرجعُ الزُّھَادِ۔مِصْرُ مَھْبَطُ السّیَاحِ۔

۲۔**اسم زمان** وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کے وقت کو بتائے۔مثلاً

مَھْبَطُ السّیَاحِ فِیْ مِصْرَ فَصْلُ الشِّتَآءِ۔

اسم ظرف خواہ مکان کے لئے ہو یا زمان کے لئے۔ثلاثی مجرد سے مَفْعِلٌ یا مَفْعَلٌ[۱] کے وزن پر آتا ہے۔اور ثلاثی مزید و رُباعی کے اسم ظرف کا وہی وزن ہوتا ہے جو ان کے اسم مفعول کا ہے۔گویا ثلاثی مزید کے اسم مفعول۔اسم ظرف اور مصدر میمی کا وزن ایک سا ہوتا ہے۔

۱؎ دیکھیں قواعد الصرف قاعدہ نمبر۶۔

وضاحت

اس بیان کی روشنی میں اب مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔ اَلْأَرْضُ مَعْدِنُ الذَّھَبِ۔ مَوْرِدُ الْمَاءِ مُزْدَحَمٌ۔ وَضْعُ الْاِحْسَانِ فِیْ غَیْرِہٖ مَوْضِعِہٖ ظُلْمٌ۔

۲۔ مَلْعَبُ الْکُرَۃِ فَسِیْحٌ۔ مَصْنَعُ الزُّجَاجِ مُغْلَقٌ۔ مَنْظَرُ کَاغَانِ بَدِیْعٌ۔ مَجْرَی النَّھْرِ ضَیِّقٌ۔ مَلْھَی الْمَدِیْنَۃِ فَخْمٌ۔

۳۔ اَلْمُصَلّٰی قَرِیْبٌ۔ اَلْمُتَنَزَّہُ جَمِیْلٌ۔

ظرف مکان کے بعض نادر اوزان

(ا)۔ بعض اوقات اسم جامد ثلاثی مجرد سے مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر اسم مکان بنا لیتے ہیں۔ لیکن یہ سب سماع پر موقوف ہے۔ کیونکہ قیاساً اسم جامد سے اسم ظرف مشتق نہیں ہوتا۔ مثالیں درج ذیل ہیں۔

اَسَدٌ سے مَاْسَدَۃٌ۔ (جس جگہ بکثرت شیر ہوں)

سَبُعٌ سے مَسْبَعَۃٌ۔ (جس جگہ بکثرت درندے ہوں)

ذِئْبٌ سے مَذْئَبَۃٌ۔ (جس جگہ بکثرت بھیڑیے ہوں)

حَیَّۃٌ سے مَحْیَّۃٌ۔ (جس جگہ بکثرت سانپ ہوں)

دُرَّاجٌ سے مَدْرَجَۃٌ۔ (جس جگہ بکثرت چکور ہوں)

بِطِّیْخٌ سے مَبْطَخَۃٌ۔ (جس جگہ بکثرت تربوز پیدا ہوتے ہوں)

قِثَّاءٌ سے مَقْثَاَۃٌ۔ (جس جگہ بکثرت ککڑیاں پیدا ہوتی ہوں)

(۲)۔بعض اوقات رباعی مجرد کے اسم فاعل مؤنث یعنی مُفَعْلِلَةٌ کے وزن پر اسم مکان آتا ہے۔

مثلاً ضَفْدَعٌ سے مُضَفْدِعَةٌ۔ (جس جگہ بکثرت مینڈک ہوں)

ثَعْلَبٌ سے مُثَعْلِبَةٌ۔ (جس جگہ بکثرت لومڑ ہوں)

۳۔اسم ظرف کی مندرجہ ذیل صورتیں شاذ ہیں۔کیونکہ قیاس کے مطابق انہیں مَفْعَلٌ کے وزن پر ہونا چاہیے۔مثلاً

يَسْجُدُ سے مَسْجِدٌ۔ يَغْرُبُ سے مَغْرِبٌ۔ يَشْرُقُ سے مَشْرِقٌ۔

يَطْلُعُ سے مَطْلِعٌ۔ يَنْسُكُ سے مَنْسِكٌ۔ يَجْزُرُ سے مَجْزِرٌ۔

يَنْبُتُ سے مَنْبِتٌ۔ يَسْقُطُ سے مَسْقِطٌ۔ يَفْرُقُ سے مَفْرِقٌ۔

يَرْفُقُ سے مَرْفِقٌ۔ يَسْكُنُ سے مَسْكِنٌ۔

(۴)۔اسم مکان کے آخر میں ۃ لانا بھی شاذ ہے۔مثلاً

مَقْبَرٌ سے مَقْبَرَةٌ۔ مَدْرَسٌ سے مَدْرَسَةٌ مَطْبَعٌ سے مَطْبَعَةٌ۔

مَعْبَرٌ سے مَعْبَرَةٌ۔ مَشْرَبٌ سے مَشْرَبَةٌ[۱] مَزَلٌّ سے مَزَلَّةٌ۔

(۵)۔اسم مکان کے لئے مَفْعُلَةٌ کا وزن بھی شاذ ہے۔مثلاً

مَدْرَجٌ سے مَدْرُجَةٌ۔ مَشْرِقٌ سے مَشْرُقَةٌ

مَقْبَرٌ سے مَقْبُرَةٌ۔ مَشْرَبٌ سے مَشْرُبَةٌ۔

(۶)۔مندرجہ ذیل اسماء جامد ظرف مکان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

اسماء جہات مثلاً۔ فَوْقَ۔تَحْتُ۔يَمِيْنٌ۔يَسَارٌ۔شَمَالٌ۔اَمَامَ۔قُدَّامَ۔خَلْفَ۔تِلْقَاءَ۔وَرَاءَ۔اِزَاءَ۔حِذَا۔نَاحِيَةٌ۔دُوْنَ۔

اسمائے مقادیر مثلاً ۔ مِيْلٌ ۔فَرْسَخٌ۔بَرِيْدٌ۔قَصْبَةٌ۔

---

[۱] بالاخانہ۔جس میں عرب شراب پیا کرتے تھے۔

بعض مخصوص اسماء۔ مَعَ۔بَیْنَ۔اَیْنَ ۔اَیْنَمَا۔اَنّٰی۔حَیْثُ۔ھُنَا۔ھٰھُنَا۔ثَمَّ۔

قَبْلُ۔بَعْدُ۔لَدَیٰ۔لَدُنْ۔یہ چار اسماءظرف مکان اورزمان دونوں کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

(۷)۔مندرجہ ذیل الفاظ ظرفِ زمان کے لئے استعمال ہوتے ہیں۔

یَوْمٌ۔لَیْلٌ۔سَحَرٌ۔صَبَاحٌ۔مَسَاءٌ۔بُکْرَۃٌ۔ضَحْوَۃٌ۔لَحْظَۃٌ۔آنٌ۔سَاعَۃٌ۔اَمْسِ۔

غَدٌ۔ اُسْبُوْعٌ۔ شَھْرٌ۔سَنَۃٌ۔عَامٌ۔وَقْتٌ۔زَمَانٌ۔مُدَّۃٌ۔اَبَدٌ۔اَمَدٌ۔

فَصْلٌ۔صَیْفٌ۔شَتَاءٌ۔رَبِیْعٌ۔خَرِیْفٌ۔ اِذَا۔اِذْ۔لَمَّا۔قَطُّ۔عَوَضُ۔مَتٰی۔اَیَّانَ۔

وضاحت

(الف)۔مَضِیْقٌ۔مَقَامٌ۔ مُقَامٌ۔مُنَاخٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۶۔

(ب)۔مَرْمًی۔مَأْوًی۔مَجْرًی۔مُسْتَشْفًی میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲، و نمبر ۳۳۔

تمرین نمبر ا

مندرجہ ذیل فعل مضارع کا اسم ظرف بتائیے۔

یَکْتُبُ	یَحْضُرُ	یَحُلُّ	یَحِلُّ
یَمُدُّ	یَفِرُّ	یَعِدُ	یَوْجَلُ
یَیْسِرُ	یَیْقَظُ	یَقُوْمُ	یَخَافُ
یَبِیْعُ	یَصِیْرُ	یَدْعُوْ	یَرْضٰی
یَرْمِیْ	یَسْعٰی	یَقِیْ	یَطْوِیْ
یَنْطَلِقُ	یَکْتَسِبُ	یَسْتَخْرِجُ	یَسْتَقِرُّ
یَسْتَعِیْنُ	یَسْتَشْفِیْ		

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل فقرات میں جو اسمائے ظرف ہیں وہ بتائیں اوران کا فعل مضارع واضح کریں۔

۱۔مَقْتَلُ الرَّجُلِ بَيْنَ فَكَّيْهِ۔

۲۔لِكُلِّ سِرٍّ مُسْتَوْدَعٌ۔

۳۔مَجْلِسُ الْعِلْمِ رَوْضَةٌ۔

۴۔مُبْتَدَأُ الزِّرَاعَاتِ الشَّتْوِيَّةِ فَصْلُ الْخَرِيْفِ۔

۵۔مَنْضِجُ الْعِنَبِ فَصْلُ الْخَرِيْفِ۔

۶۔مَطْلِعُ الشَّمْسِ مِنَ الْمَشْرِقِ۔

۷۔اَلظُّلْمُ مَرْتَعُهُ وَخِيْمٌ۔

۸۔مَوْعِدُهُمُ الصُّبْحُ۔

۹۔اَلدُّنْيَا دَارُ مَجَازٍ، وَالْاٰخِرَةُ دَارُقَرَارٍ، وَالْعَاقِلُ مَنْ اَخَذَ مِنْ مَمَرِّهٖ لِمَقَرِّهٖ۔

۱۰۔مَنْبَعُ النِّيْلِ فِيْ بِلَادِ الْحَبْشَةِ وَمَصَبُّهُ فِيْ مِصْرَ۔

۱۱۔يُؤْتَى الْحَذِرُ مِنْ مَاْمَنِهٖ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربية صفحہ۲۰۶۔ ۲۔تهذيب التوضيح صفحہ۴۷جلد۲۔

۳۔قواعد اللغة العربية صفحہ۳۶۔ ۴۔النّحو الواضح جلددوم حصہ دوم صفحہ۱۰۱۔

اسم آلہ

اسم آلہ وہ اسم مشتق ہے جو کام کرنے کے آلہ اور ذریعہ کو بتائے۔

اسم آلہ صرف فعل ثلاثی مجرد متعدّی سے مشتق ہوتا ہے۔ گویا فعل ثلاثی مزید، فعل رُباعی اور فعل لازم سے اسم آلہ مشتق نہیں ہوسکتا۔ اسم آلہ کے تین اوزان ہیں۔

(۱)۔ **مِفْعَلٌ** ۔ مثلاً مِغْزَلٌ۔ سوت کاتنے کا آلہ۔ تکلہ یا چرخہ۔

(۲)۔ **مِفْعَلَةٌ** ۔ مثلاً مِطْرَقَةٌ۔ کوٹنے کا آلہ۔ ہتھوڑا

(۳)۔ **مِفْعَالٌ** ۔ مثلاً مِفْتَاحٌ۔ کھولنے کا آلہ یعنی چابی۔ مِنْشَارٌ۔ چیرنے کا آلہ۔

وضاحت

اسم آلہ کے بعض نادر مشتقات۔

(۱)۔ بعض اوقات فعل ثلاثی مجرد لازم سے بھی اسم آلہ مشتق ہوتا ہے۔ مثلاً

لَهَا۔ يَلْهُوْ سے مِلْهًى۔ کھیلنے کا آلہ۔ ہاکی۔

عَزَفَ۔ يَعْزِفُ سے مِعْزَفٌ۔ مِعْزَفَةٌ۔ بجنے والا آلہ جیسے بانسری۔ سارنگی وغیرہ۔

دَخَنَ۔ يَدْخُنُ سے مِدْخَنَةٌ۔ دھواں نکلنے کا آلہ چمنی۔

رَقِيَ۔ يَرْقَى سے مِرْقَاةٌ۔ چڑھنے کا آلہ۔ سیڑھی۔

عَرُجَ۔ يَعْرُجُ سے مِعْرَاجٌ۔ چڑھنے کا آلہ۔

صَبُحَ۔ يَصْبُحُ سے مِصْبَاحٌ۔ روشنی کا آلہ۔ چراغ۔

زَرِبَ۔ يَزْرَبُ سے مِزْرَابٌ۔ پانی بہنے کا آلہ۔ پرنالہ۔

(۲)۔ بعض اوقات فعل ثلاثی مزید سے بھی اسم آلہ مشتق ہوتا ہے۔ مثلاً

مَلَّسَ۔ يُمَلِّسُ سے مِمْلَسَةٌ۔ زمین ہموار کرنے کا آلہ۔ کراہ یا سہاگہ۔

اِئْتَزَرَ ۔یَأْتَزِرُ سے مِئْزَرٌ۔ مِئْزَرَةٌ۔ مِئْزَارٌ۔ تہہ بند۔دھوتی۔

تَوَضَّأَ ۔یَتَوَضَّأُ سے مِیْضَاةٌ۔ وضو کرنے کا آلہ۔لوٹا۔وضوخانہ۔

حَرَّقَ ۔یُحَرِّقُ سے مِحْرَاقٌ۔ آگ جلانے کا آلہ۔لکڑی جس سے آگ کو ہلاتے ہیں تاکہ زیادہ جلے۔کُڈھن۔

(۳)۔بعض اوقات اسماء جامد سے بھی اسم آلہ مشتق ہوتا ہے۔مثلاً

زَادٌ سے مِزْدَدٌ۔ توشہ دان۔ قَلَمٌ سے مِقْلَمَةٌ۔ قلم دان۔

حِبْرٌ سے مِحْبَرَةٌ۔ دوات۔ مِلْحٌ سے مِمْلَحَةٌ۔ نمک دانی۔

اِبْرَةٌ سے مِئْبَرَةٌ۔سوئی دانی۔ مَطَرٌ سے مِمْطَرٌ۔مِمْطَرَةٌ۔برساتی۔چھتری۔

(ا)۔بعض اوقات شاذ طور پر اسم آلہ کا وزن ان مشہور اوزان سے مختلف ہوتا ہے۔مثلاً

مُنْخُلٌ۔چھاننے کا آلہ۔چھلنی۔ مُسْعُطٌ۔ناک میں دوائی چڑھانے کا آلہ۔پچکاری۔

مُدْهُنٌ ۔تیل دانی۔ مُحْرُضَةٌ۔صابن دانی۔ مُدُقٌّ۔باریک کرنے کا آلہ۔(ہاون دستہ)

فَأْسٌ۔کلہاڑا۔ قَدُوْمٌ۔کسّی۔سِکِّیْنٌ۔چھری۔ سَاطُوْرٌ۔ٹوکہ۔بڑا چھرا ۔ نَاقُوْرٌ۔سنکھ۔بگل ۔ جَرَسٌ۔گھنٹی۔ٹل۔

مِیْزَانٌ ۔مِیْسَمٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قواعد الصّرف حصہ اوّل قاعدہ نمبر۲۶۔

مِقْلَاةٌ۔مِصْفَاةٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قواعد الصّرف حصہ اوّل قاعدہ نمبر۳۲۔

مِشْوًی میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر۳۲ونمبر۳۳۔

مِحَلٌّ ۔مِقَصٌّ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں **قواعد الصّرف** حصہ اوّل قاعدہ نمبر۶۹۔

تمرین نمبرا

مندرجہ ذیل اسمائے آلہ پر غور کیجئے۔

مِبْضَعٌ ۔مِرْقَمٌ ۔مِعْبَرٌ ۔مِقَصٌّ ۔مِكْسَحَةٌ ۔ مِشْرَبَةٌ[1] ۔مِنَشَّةٌ[2] ۔مِصْفَاةٌ[3] ۔مِفْتَاحٌ ۔ مِقْرَاضٌ ۔مِجْدَافٌ ۔

تمرین نمبر۲

(۱)۔مندرجہ بالا بحث کی روشنی میں مندرجہ ذیل مثالوں پر غور کیجئے۔

۱۔بَرَدْتُ الْحَدِيْدَ بِالْمِبْرَدِ۔ ۲۔غَزَلْتُ الصُّوفَ بِالْمِغْزَلِ۔

۳۔قُدْتُ الْجَمَلَ بِالْمِقْوَدِ۔

(۲) ۱۔كَنَسَ الْخَادِمُ الْاَرْضَ بِالْمِكْنَسَةِ۔ ۲۔طَرَقَ الْحَدَّادُ الْحَدِيْدَ بِالْمِطْرَقَةِ۔

۳۔لَعِقَ الطِّفْلُ الطَّعَامَ بِالْمِلْعَقَةِ۔

(۳) ۱۔فَتَحْتُ الْبَابَ بِالْمِفْتَاحِ۔ ۲۔نَشَرْتُ الْخَشَبَ بِالْمِنْشَارِ۔

۳۔حَرَثْتُ الْاَرْضَ بِالْمِحْرَاثِ۔

---

[1] پیالہ [2] چوری (مکھیاں اڑانے کے لئے) [3] چھاڑن۔

تمرین نمبر ۳

مندرجہ ذیل جملوں میں اسمائے آلہ کی تعیین کریں اوران کا فعل مضارع بتائیں۔

۱۔اَلْعِشْرَةُ مِحَكُّ الْاَصْدِقَاءِ۔　　۲۔عَقْلُ الرَّجُلِ مِيْزَانُهٗ۔

۳۔اَلْمِحْبَرَةُ مُحْتَاجٌ اِلٰى مِدَادٍ، وَالْمِبْرَاةُ فِيْ حَاجَةٍ اِلٰى شَحْذٍ۔

۴۔يَحْتَاجُ الطَّبَّاخُ فِيْمَا يَحْتَاجُ اِلٰى مِقْلَاةٍ وَ مِغْرَفَةٍ وَ مِصْفَاةٍ۔

۵۔اَلْمُؤْمِنُ مِرْآةُ اَخِيْهِ۔

تمرین نمبر ۴

مندرجہ ذیل افعال کا اسم آلہ بتائیں۔

سَبَرَ۔قَرَضَ۔ثَقَبَ۔شَرَطَ۔قَصَّ۔سَنَّ۔شَوٰى۔بَضَعَ۔وَسَمَ۔نَظَرَ۔

تمرین نمبر ۵

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں۔اور اسم آلہ کی تعیین کریں اوراس کا فعل بتائیں۔

۱۔لِسَانِيْ وَسَيْفِيْ صَارِمَانِ كِلَاهُمَا
وَيَبْلُغُ مَالَا يَبْلُغُ السَّيْفُ مِذْوَدِيْ

۲۔فَلَا الْمَالُ،يُنْسِيْنِيْ حَيَائِيْ وَعِفَّتِيْ
وَلَا وَاقِعَاتُ الدَّهْرِ يُفْلِلْنَ مِبْرَدِيْ

تَمارِیْن عَامَه

مندرجہ ذیل عبارت میں جو اسماءِ مشتقہ استعمال ہوئے ہیں ان کی تعیین کریں اوران میں حسب قاعدہ جو تبدیلی ہوئی ہے اس کی وضاحت کریں۔

كَانَ مُعَاوِيَةُ(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)عَاقِلًا لَبِيْبًا مَاهِرًا فِي السِّيَاسَةِ حَسَنَ التَّدْبِيْر حَلِيْمًا يَحْلُمُ فِيْ مَوْضِعِ الْحِلْمِ ـ وَيَشْتَدُّ فِيْ مَوَاطِنِ الشِّدَّةِ،وَكَانَ كَرِيْمًا مِعْطَاءً بَذَّالًا لِلْمَالِ ـ مُحِبًّا لِلرِّيَاسَةِ مَشْغُوفًا بِهَا ـ وَكَانَ(رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)مُرَبِّيَ دُوَلٍ وَسَائِسَ أُمَمٍ وَرَاعِيَ مَمَالِكَ ـ وَقَدِ ابْتَكَرَ فِي الدَّوْلَةِ اَشْيَاءَ لَمْ يَسْبِقْ اَحَدٌ اِلَيْهَا،فَهُوَ اَسْبَقُ مَنْ وَضَعَ الْبَرِيْدَ ـ وَرَفَعَ الْحِرَابَ بَيْنَ اَيْدِي الْمُلُوْكِ۔

وَكَانَ مِنْ اَدْهَى الدُّهَاةِ۔

رُوِيَ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ (رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ)قَالَ لِجُلَسَائِهِ يَوْمًا :أَتَذْكُرُوْنَ كِسْرٰى وَقَيْصَرَ وَ دَهَاءَ هُمَا وَفِيْكُمْ مُعَاوِيَةُ،وَقَدْ وَصَفَهُ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عَبَّاسٍ وَ كَانَ نَقَّادًا فَقَالَ:مَا رَأَيْتُ اَلْيَقَ مِنْ اَعْطَافِ مُعَاوِيَةَ بِالرِّيَاسَةِ وَالْمُلْكِ۔

تمرین نمبر ۷

مندرجہ ذیل اسماء کے صیغے بتائیں۔اوران کی تبدیلی کی وجہ بیان کریں۔

مِغْوَارٌ ـ اَنْيُقٌ ـ غَاضِبٌ ـ عُلْيَا ـ سَلِسٌ ـ مُمْتَعِضٌ ـ مُهَانٌ ـ مَعِيْبٌ ـ خَبِيْرٌ ـ عَطْشٰى ـ تَرَّاكٌ ـ مَنِيْعٌ ـ نَضِيْرٌ ـ مُضْطَهَدٌ ـ كُبْرٰى ـ مَذَاهِبُ ـ مُضْطَاقٌ ـ مُحْتَاجٌ اِلَيْهِ ـ دُنْيَا ـ اَبْقٰى ـ

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربية صفحہ۲۰۹جلد۱۔ تہذیب التوضیح صفحہ۷۷جلد۲۔

قواعد اللغة العربية صفحہ۳۷۔ النّحو الواضح جلددوم حصہ دوم صفحہ۱۰۵۔

مفرد۔ تثنیہ۔ جمع

تعدادِافراد کے لحاظ سے اسم کی تین قسمیں ہیں۔مفرد۔تثنیہ۔جمع۔

مفرد۔ مفرد وہ اسم ہے جو ایک فرد پر دلالت کرے۔مثلاً

حَجَرٌ۔شَجَرٌ۔فَرَسٌ۔رَجُلٌ۔حَمِیْدٌ۔مُحَمَّدٌ۔عَصًا۔فَتیً۔مُصْطَفٰی۔

تثنیہ۔ تثنیہ وہ اسم ہے جو دو پر دلالت کرے۔یعنی دو مفردوں کی قائم مقامی کرے۔یہ مفہوم مفرد کے آخر میں الف نون یا یاءنون زائد کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔مثلاً

حَجَرٌ سے حَجَرَانِ۔حَجَرَیْنِ۔ شَجَرٌ سے شَجَرَانِ۔شَجَرَیْنِ۔

رَجُلٌ سے رَجُلَانِ۔رَجُلَیْنِ۔ کِتَابٌ سے کِتَابَانِ۔کِتَابَیْنِ۔

عَصًا سے عَصَوَانِ۔عَصَوَیْنِ۔ فَتًی سے فَتَیَانِ۔فَتَیَیْنِ۔

وضاحت نمبرا

(ا)۔تثنیہ کیسے اور کن شرائط کے تحت مفرد سے بنتا ہے۔اس کے لئے مندرجہ ذیل دو شعر قابلِ غور ہیں۔ ؎

شَرْطُ الْمُثَنّٰی اَنْ یَکُوْنَ مُعْرَبًا مُفْرَدًا۔ مُنَکَّرًا۔ مَا رُکِّبَا

مُوَافِقًا فِی اللَّفْظِ وَالْمَعْنٰی لَہٗ مُمَاثِلٌ لَمْ یُغْنِ عَنْہُ غَیْرُہٗ

(ب)۔اِثْنَانِ اور اِثْنَتَانِ، کِلَا اور کِلْتَا تثنیہ نہیں ہیں کیونکہ ان کا کوئی مفرد نہیں ہے۔ اس لئے انہیں تثنیہ نہیں کہتے بلکہ ملحق بہ تثنیہ کہتے ہیں۔

(ج)۔شَمْسٌ اور قَمَرٌ کے لئے قَمَرَانِ۔عمر بن خطابؓ اور ابوبکرؓ کے لئے عُمَرَانِ۔اَبٌ اور اُمٌّ کے لئے اَبَـــوَانِ۔تغلیب کی بناء پر ہیں۔یہ حقیقی تثنیہ نہیں ہیں۔کیونکہ مفرد ایک نہیں ہے بلکہ ایک مفرد کو دوسرے پر غالب کیا گیا ہے۔

وضاحت نمبر ۲

اسم مقصور[1] اوراسم ممدود کا تثنیہ بناتے وقت اس میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔

تثنیہ بناتے وقت اسم مقصور کا الف واؤ میں تبدیل ہو جائے گا۔ جبکہ الف مقصورہ تیسری جگہ ہو اور واؤ سے تبدیل شدہ ہو۔ مثلاً عَصَا سے عَصَوَانِ۔ عَصَوَيْنِ۔

مَنَا سے مَنَوَانِ۔ مَنَوَيْنِ۔ قِفَا سے قِفَوَانِ۔ قِفَوَيْنِ۔

رَضَا سے رَضَيَانِ شاذ ہے اسے رَضَوَانِ ہونا چاہیے تھا کیونکہ یہ الف واؤ سے تبدیل شدہ ہے۔

(۲)۔ جبکہ الف مقصورہ اصلی ہو یعنی کسی حرفِ عِلّت سے بدلا ہوا نہ ہو اور تیسری جگہ ہو۔ اور اس میں امالہ[2] نہ ہو سکتا ہو۔ مثلاً اِلٰی[3] سے اِلْوَانِ۔ اِلْوَيْنِ۔

اسم مقصور کا الف مذکورہ بالا دو صورتوں کے علاوہ باقی سب صورتوں میں تثنیہ بناتے وقت یاء بن جائے گا۔ مثلاً

فَتٰی سے فَتَيَانِ۔ فَتَيَيْنِ۔	یہ الف یاء سے تبدیل شدہ ہے۔
مَتٰی سے مَتَيَانِ۔ مَتَيَيْنِ۔	اس الف میں امالہ ہو سکتا ہے۔
مَغْنٰی سے مَغْنَيَانِ۔ مَغْنَيَيْنِ۔	یہ الف تیسری جگہ نہیں۔
مُصْطَفٰی سے مُصْطَفَيَانِ۔ مُصْطَفَيَيْنِ۔	یہ الف تیسری جگہ نہیں۔
مُسْتَشْفٰی سے مُسْتَشْفَيَانِ۔ مُسْتَشْفَيَيْنِ۔	یہ الف تیسری جگہ نہیں۔

قَهْقَهْرٰی سے تثنیہ قَهْقَهْرَانِ شاذ ہے، اسے قَهْقَهْرَيَانِ ہونا چاہئے تھا۔

قَهْقَهْرٰی سے تثنیہ قَهْقَهْرَانِ شاذ ہے اسے قَهْقَهْرَيَانِ ہونا چاہیے تھا۔

---

[1] اسم مقصور اور اسم ممدود کے لئے ملاحظہ ہو۔ عنوان ''اسم مقصور اور اسم ممدود''۔

[2] حرفوں میں سے صرف بَلٰی۔ یا۔ اِمَّا میں امالہ ہو سکتا ہے۔ تفصیل کے لئے دیکھیں بحث امالہ۔

[3] اِذَا كَانَ اِسْمًا سُمِّيَ بِهِ الْاِنْسَانُ اَوِ الْمَوْضِعُ۔

تثنیہ بناتے وقت اسم ممدود کا ہمزہ قائم رہے گا۔ جبکہ وہ اصلی ہو۔ مثلاً

قُرَّاءٌ سے قُرَّاءَ آنِ۔قُرَّائَیْنِ۔ وُضَّاءٌ سے وُضَّاءَ آنِ۔وُضَّائَیْنِ۔

تثنیہ بناتے وقت اسم ممدود کا ہمزہ واؤ بن جائے گا جبکہ وہ تانیث کا ہو۔ مثلاً

حَسنَاءُ سے حَسنَاوَانِ۔حَسنَاوَیْنِ۔ حَمرَآءُ سے حَمرَاوَانِ۔حَمرَاوَیْنِ۔

اگر اسم ممدودہ کا ہمزہ نہ اصلی ہو اور نہ تانیث کا تو دونوں صورتیں جائز ہیں اسے قائم بھی رکھا جاسکتا ہے اور واؤ مفتوحہ سے بدلا بھی جاسکتا ہے۔ مثلاً

عِلْبَاءُ[1] سے عِلْبَاءَ آنِ۔عِلْبَاءَ یْنِ۔عِلْبَاوَانِ۔عِلْبَاوَیْنِ۔

کَسَاءٌ سے کِسَاءَ آنِ۔کِسَاءَ یْنِ۔کِسَاوَانِ۔کِسَاوَیْنِ۔

اسم مقصورہ اور اسم ممدودہ کے علاوہ باقی مفرد اسموں کی تثنیہ بنائی جائے تو اُن میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوتی۔ مثلاً

غُلَامٌ سے غُلَامَانِ۔غُلَامَیْنِ۔ جَارِیَةٌ سے جَارِیَتَانِ۔جَارِیَتَیْنِ۔

ظَبْیٌ سے ظَبْیَانِ۔ظَبْیَیْنِ۔ دَلْوٌ سے دَلْوَانِ۔دَلْوَیْنِ۔

خُصْیَةٌ کی تثنیہ خُصْیَانِ اور اِلْیَةٌ کی تثنیہ اِلْیَانِ شاذ ہیں۔ قاعدہ کے مطابق خُصْیَتَانِ اور اِلْیَتَانِ تثنیہ ہونی چاہیئے۔

مفرد کے آخر سے اگر کوئی حرف گرا ہوا ہو اور اضافت کے وقت واپس آجاتا ہو تو تثنیہ بناتے وقت بھی وہ حرف واپس[2] آجائے گا۔ مثلاً

دَاعٍ[3] سے دَاعِیَانِ۔دَاعِیَیْنِ۔ رَامٍ سے رَامِیَانِ۔رَامِیَیْنِ۔

نَادٍ سے نَادِیَانِ۔نَادِیَیْنِ۔ سَاعٍ سے سَاعِیَانِ۔سَاعِیَیْنِ۔

اَخٌ سے اَخَوَانِ۔اَخَوَیْنِ۔ اَبٌ سے اَبَوَانِ۔اَبَوَیْنِ۔

---

[1] یہ ہمزہ الحاق کے لئے ہے۔ [2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۹۔ [3] دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۳ و نمبر ۳۳۔

اس قاعدہ کی بناپر یَدٌ کی تثنیہ یَدَانِ۔غَدٌ کی تثنیہ غَدَانِ۔

اِبْنٌ کی تثنیہ اِبْنَانِ آئے گی۔اورحرفِ محذوف واپس نہیں آئے گا کیونکہ ان کے آخر کا یہ محذوف حرفِ اضافت کے وقت واپس نہیں آتا۔کہتے ہیں۔ یَدُكَ۔غَدُكَ۔اِبْنُكَ۔

تمرین نمبر ا

مندرجہ ذیل اسمائے تثنیہ اوران کی بناوٹ پرغور کیجئے۔نیزان کے مفرد بتایئے۔

اِمْرَأَتَانِ۔اِبِلَانِ۔جَمَالَانِ۔رِمَاحَانِ۔تَوْيَأَنِ۔حِرْبَاوَانِ۔ مَشْوَاءَ نِ۔ حَمْوَانِ۔ عَبْدَاللّٰهِ۔ خَادِمَا الدَّوْلَةِ۔ذَوَاسِيبَوَيْهِ۔ذَوَا تَأَبَّطَ شَرًّا۔ذَوَا حَسَنَيْنِ۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ:مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْقَائِرِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل مفرداسماء کی تثنیہ بتائیں۔

رَجُلٌ۔ثَوْبٌ۔دُجَاجَةٌ۔مِفْتَاحٌ۔بَغْدَاذُ۔حَزَامٌ۔قَاضِىُ خان۔جَادَ الْمَوْلٰى۔عَابِدِيْنَ

مندرجہ ذیل دوشعروں کا ترجمہ کیجئے اورتثنیہ کی وضاحت کیجئے۔

۱۔كِلْتَا يَدَيْهِ غِيَاثٌ عَمَّ نَفْعُهُمَا تَسْتَو كِفَانِ وَ لَا يَعْرُوْهُمَا عَدَمُ

۲۔سَهْلُ الْخَلِيْقَةِ لَا تُغْشٰى بَوَادِرُهُ يَزِيْنُهُ اِثْنَانِ حُسْنُ الْخُلْقِ وَالشِّيَمُ

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربية صفحہ۹ جلددوم۔ تہذیب التوضیح صفحہ۸۹جلد۲۔

قواعد اللغة العربية صفحہ۴۰۔ النّحو الواضح جلداول حصہ دوم صفحہ۴۷،جلددوم حصہ دوم صفحہ۱۱۰تا۱۱۷۔

جمع

جمع وہ اسم ہے جو اپنے مفرد سے بنے اور دو سے زیادہ افراد پر دلالت کرے۔ مثلاً

مُهَنْدِسٌ سے مُهَنْدِسُوْنَ — مُهَذَّبَةٌ سے مُهَذَّبَاتٌ — عَامِلٌ سے عُمَّالٌ

جمع کی تقسیم

جمع کی تین قسمیں ہیں۔

(۱)۔ جمع مذکر سالم۔ (۲)۔ جمع مؤنث سالم۔ (۳)۔ جمع مکسر یا جمع تکسیر۔

(۱) جمع مذکر سالم

جمع مذکر سالم وہ جمع ہے جو مفرد میں واؤ نون یا یاء نون زیادہ کرنے سے بنے اور مذکر افراد کو بتائے۔ اس جمع میں اپنے مفرد کی شکل صحیح سالم رہتی ہے اس لئے اسے جمع سالم یا جمع صحیح کہتے ہیں۔ مثلاً مُحَمَّدٌ سے مُحَمَّدُوْنَ۔ مُحَمَّدِيْنَ۔ مُؤْمِنٌ سے مُؤْمِنُوْنَ۔ مُؤْمِنِيْنَ۔ اَفْضَلُ سے اَفْضَلُوْنَ۔ اَفْضَلِيْنَ۔

جمع مذکر سالم ان مفرد اسماء سے بنتی ہے جو مذکر ہوں۔ ذَوِي الْعُقُول کے نام ہوں یا ان کی صفات ہوں۔ بشرطیکہ مفرد میں تاء متحرکہ زائد نہ ہو۔ اور وصف کی صورت میں اس کی مؤنث بالتّاء آتی ہو۔ یا وہ اسم تفضیل ہو۔ یہی وجہ ہے کہ زَيْنَبٌ کی جمع واؤ نون سے نہیں آتی کیونکہ یہ مؤنث کا نام ہے۔

دَاحِسٌ کی جمع واؤ نون سے نہیں آتی کیونکہ یہ ایک عربی گھوڑے کا نام ہے جو غیر ذَوِي الْعُقُول میں سے ہے۔

سِيْبَوَيْهِ کی جمع واؤ نون سے نہیں آتی۔ کیونکہ یہ مفرد نہیں مرکب ہے۔

فَرَسٌ کی جمع واؤ نون سے نہیں آئے گی کیونکہ یہ ذَوِي الْعُقُول میں سے نہیں ہے۔

حَمْزَۃٌ اور عَلَّامَۃٌ کی جمع واؤنون سے نہیں آئے گی۔ کیونکہ ان میں تاء متحرکہ زائد ہے۔

اَحْمَرُ۔ سَکْرَانُ اور صَبُوْرٌ کی جمع واؤنون سے نہیں آتی۔ کیونکہ ان کی مؤنث بالتّاء نہیں آتی اور نہ یہ اسم تفضیل ہیں۔

اَحْمَرُ کی مؤنث حَمْرَاءُ اور سَکْرَانُ کی مؤنث سَکْرٰی آتی ہے اور صُبُوْرٌ مذکر مؤنث دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوتا ہے۔ جیسا کہ صفت مشبّہ کی بحث میں بیان ہو چکا ہے۔

مندرجہ ذیل اسماء اگرچہ واؤنون کے ساتھ ہیں۔ لیکن جمع مذکر سالم کی شرائط چونکہ ان میں موجود نہیں اس لئے انہیں جمع مذکر سالم نہیں کہیں گے بلکہ ملحق بہ جمع مذکر سالم کہیں گے۔ مثلاً

عِشْرُوْنَ۔ ثَلَاثُوْنَ۔ اَرْبَعُوْنَ۔ خَمْسُوْنَ۔ سِتُّوْنَ۔ سَبْعُوْنَ۔ ثَمَانُوْنَ۔ تِسْعُوْنَ۔ بَنُوْنَ۔ اَرْضُوْنَ۔ سِنُوْنَ۔ اَهْلُوْنَ۔ وَابِلُوْنَ۔ عَالَمُوْنَ۔ عِلِّيُّوْنَ۔ عِزِيْنَ۔ عِضِيْنَ۔ مِئِيْنَ۔ كُرِيْنَ۔ زَيْدِيْنَ۔ عَابِدِيْنَ۔

وُضَّاءٌ کی جمع مذکر سالم وُضَّاءُوْنَ اور وَرَقَاءٌ کی وَرَقَاءُوْنَ اور عِلْبَاءٌ کی عِلْبَاءُوْنَ شاذ ہیں۔

وضاحت

هَادُوْنَ۔ دَاعُوْنَ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۳، نمبر ۴۶ و نمبر ۳۳۔

مُصْطَفَوْنَ۔ مُجْتَبَوْنَ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲ و نمبر ۳۳۔

تمرین نمبر ۱

مندرجہ ذیل جملوں میں استعمال ہونے والے جمع مذکر سالم کے صیغوں پر غور کریں۔

نَادَیْتُ الْبَائِعِیْنَ۔ فَازَ الْمُجِدُّوْنَ۔

اَکْرَمْتُ الْقَادِمِیْنَ۔ رَضِیْتُ عنِ الْکَاتِبِیْنَ۔

رَبِحَ الْفَلَّاحُوْنَ۔ حَضَرَ الْمُسَافِرُوْنَ۔

نَادَی الْمُنَادُوْنَ۔ هَلَكَ الْبَاغُوْنَ۔

نَجَحَ الدَّاعُوْنَ۔ كَتَبَ الْاِسْمَاعِیْلُوْنَ۔

غَابَ الْاِبْرَاهِیْمُوْنَ۔ اُجِرَ الْقَائِمُوْنَ۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۔ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ۔

اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِیْنَ۔ وَاَنَّهُمْ عِنْدَنَا لَمِنَ الْمُصْطَفَیْنَ الْاَخْیَارِ۔

تمرین نمبر ۲

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور جمع مذکر سالم کی وضاحت کریں۔

۱۔ اَرَی النَّاسَ خِلَّانَ الْكَرِیْمِ وَلَا اَرٰی بَخِیْلًا لَهُ فِی الْعَالَمِیْنَ خَلِیْلٌ

۲۔ عَطَائِیْ عَطَاءُ الْمُكْرِمِیْنَ تَكَرُّمًا وَ مَالِیْ كَمَا قَدْ تَعْلَمِیْنَ قَلِیْلٌ

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

(۱)۔جامع الدروس العربیة صفحہ ۱۴ جلد ۲۔

(۲)۔تهذیب التوضیح صفحہ ۱۰۱ جلد ۲۔

(۳)۔قواعد اللغة العربیة صفحہ ۴۰۔

(۴)۔النّحو الواضح جلد اوّل حصہ دوم صفحہ ۶۴ تا ۷۷۔ جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۱۱۰۔

جمع مؤنث سالم

جمع مؤنث سالم وہ جمع ہے جو مفرد میں الف اور تاء زائد کرنے سے بنے اور مؤنث افراد کو بتائے اس میں بھی مفرد کی شکل صحیح سالم رہتی ہے۔ اس لئے اسے جمع مؤنث سالم یا صحیح کہتے ہیں۔ مثلاً

هِنْدٌ سے هِنْدَاتٌ مُسْلِمَةٌ[1] سے مُسْلِمَاتٌ

بُشْرٰی[2] سے بُشْرَيَاتٌ مُرْضِعٌ سے مُرْضِعَاتٌ

وضاحت

قُضَاةٌ۔ یہ جمع مؤنث سالم نہیں کیونکہ اس کی الف اصلی ہے زائد نہیں۔ یہ قاضی کی جمع مکسّر ہے[3] اَبْيَاتٌ۔ یہ جمع مؤنث سالم نہیں کیونکہ اس کی تاء اصلی ہے زائد نہیں۔ یہ بَيْتٌ کی جمع مکسّر ہے جمع مؤنث سالم مندرجہ ذیل مفرد اسماء سے بنتی ہے۔

نمبر۱۔ وہ الفاظ جو مؤنث کے نام ہوں مثلاً

زَيْنَبٌ سے زَيْنَبَاتٌ دَعْدٌ سے دَعَدَاتٌ مَرْيَمٌ سے مَرْيَمَاتٌ

نمبر۲۔ وہ اسماء جن کے آخر پر گول ۃ[4] زائد ہو۔ مثلاً شَجَرَةٌ سے شَجَرَاتٌ

ثَمْرَةٌ سے ثَمَرَاتٌ حَمْزَةٌ سے حَمَزَاتٌ طَلْحَةٌ سے طَلَحَاتٌ

---

[1] جمع مؤنث سالم بناتے وقت تاء مفرد گر جائے گی۔ دیکھیں قاعدہ نمبر۱۔

[2] جمع مؤنث سالم بناتے وقت تانیث کی دو مختلف علامتیں قائم رہیں گی۔ دیکھیں قاعدہ نمبر۱ نیز الف مقصورہ یاء بن جائے گی۔ دیکھیں قاعدہ نمبر۲۰۔

[3] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲ و ۴۵۔

[4] مندرجہ ذیل اسماء اس قاعدہ سے مستثنیٰ ہیں۔ اِمْرَأَةٌ کی جمع نِسَاءٌ۔ شَاةٌ کی جمع شِيَاةٌ۔ شَفَةٌ کی جمع شَفَاةٌ۔ اَمَةٌ کی جمع اِمَاءٌ۔ اُمَّةٌ کی جمع اُمَمٌ۔ مِلَّةٌ کی جمع مِلَلٌ۔

نمبر۳۔ وہ اسماء جو مؤنث کی صفت ہوں۔ اور ان میں تاء متحرکہ علامت تانیث ہو یا وہ اسم تفضیل مؤنث ہوں[۱] مثلاً۔ مُؤْمِنَةٌ سے مُؤْمِنَاتٌ بُشْرٰی سے بُشْرَیَاتٌ۔

نمبر۴۔ وہ اسماء جو غیر عاقل مذکر کی صفات ہوں۔ مثلاً

شَاهِقٌ سے شَاهِقَاتٌ۔ جیسے جِبَالٌ شَاهِقَاتٌ۔

سَابِقٌ سے سَابِقَاتٌ۔ جیسے حُصُنٌ سَابِقَاتٌ۔

نمبر۵۔ وہ مصادر جو ثلاثی مجرد کے نہ ہوں اور کام کی تعداد بتائیں۔ یعنی وہ تاکید فعل[۲] کے لئے استعمال نہ ہوئے ہوں۔ مثلاً

اِکْرَامَةٌ سے اِکْرَامَاتٌ اِنْعَامَةٌ سے اِنْعَامَاتٌ تَعْرِیفَةٌ سے تَعْرِیفَاتٌ

نمبر۶۔ وہ اسمائے تصغیر جو مذکر غَیر ذَوِ الْعُقُول کے لئے استعمال ہوں۔ مثلاً

دُرَیْهِمٌ سے دُرَیْهِمَاتٌ کُتَیِّبٌ سے کُتَیِّبَاتٌ

نمبر۷۔ اسماء ممدودہ بشرطیکہ یہ اسم ممدود فَعْلَاءُ کے وزن پر ایسا مؤنث نہ ہو جس کا مذکر اَفْعَلُ کے وزن پر آتا ہے[۳] مثلاً۔

عَذْرَاءُ سے عَذْرَوَاتٌ۔ خَضْرَاءُ سے خَضْرَاوَاتٌ۔[۴]

---

[۱] اس اصول کی بناء پر حَائِضٌ کی جمع مؤنث حَائِضَاتٌ نہیں ہوسکتی کیونکہ اس میں مؤنث کی علامت ۃ نہیں ہے بلکہ حَائِضٌ کی جمع حَوَائِضُ ہے۔

طَالِقٌ کی جمع طَالِقَاتٌ نہیں آسکتی بلکہ اس کی جمع طَوَالِقُ ہے۔

حَامِلٌ کی جمع مؤنث حَامِلَاتٌ نہیں آسکتی بلکہ اس کی جمع حَوَامِلُ ہے۔

صَبُوْرٌ کی جمع مؤنث صَبُوْرَاتٌ نہیں آسکتی بلکہ اس کی جمع صُبُرٌ ہے۔

جَرِیْحٌ کی جمع مؤنث جَرِیْحَاتٌ نہیں آسکتی بلکہ اس کی جمع جَرْحٰی ہے۔

[۲] جو مصدر فعل کی تاکید کرتا ہے۔ یعنی مفعول مطلق ہے اس کی جمع آتی ہی نہیں۔ ضَرَبْتُ۔ ضَرْبًا۔

[۳] اس اصول کی بناء پر حَمْرَاءُ کی جمع مؤنث حَمْرَاوَاتٌ نہیں ہوگی۔ بلکہ حُمْرٌ ہوگی۔ کیونکہ اس کا مذکر اَحْمَرُ ہے۔ اسی طرح کَحْلَاءُ کی جمع کَحْلَاوَاتٌ نہیں ہوگی بلکہ کُحْلٌ ہوگی کیونکہ اس کا مذکر اَکْحَلُ ہے۔

[۴] دیکھئے جامع الدروس العربیہ صفحہ ۲۱ جلد ۲۔

نمبر۸۔ اسماء مقصورہ بشرطیکہ ان کی الف مقصورہ علامتِ تانیث ہو۔ اوران کا مذکر فَعْلَانٌ [1] کے وزن پر نہ آتا ہو۔ مثلاً۔ حُبْلٰی سے حُبْلَیَاتٌ۔ نُصْرٰی سے نُصْرَیَاتٌ۔ ذِکْرٰی سے ذِکْرَیَاتٌ

نمبر۹۔ غیر عاقل کا مرکب نام ہو اور اس کا پہلا جز اِبْنٌ یا ذُوْ ہو۔ مثلاً

اِبْنُ آوٰی [2] سے بَنَاتُ آوٰی۔ ذُوالْقَعْدَۃِ سے ذَوَاتُ الْقَعْدَۃِ۔

نمبر۱۰۔ ہر اسم خماسی یا اسم عجمی جس کی جمع کسی اور وزن سے مستعمل نہ ہو۔ مثلاً

سُرَادِقُ سے سُرَادِقَاتٌ۔ تِلْغَرَافٌ سے تِلْغَرَافَاتٌ۔

تِلْفُوْنٌ سے تِلْفُوْنَاتٌ۔ بَرْنَامِجٌ سے بَرْنَامِجَاتٌ۔

نمبر۱۱۔ بعض اسماء کی جمع الف تاء کے ساتھ سَمَاعًا آتی ہے۔ یعنی وہ اسماء مذکورہ بالا دس اقسام میں شامل نہیں لیکن اس کے باوجود ان کی جمع الف اور تاء کے ساتھ آتی ہے۔ مثلاً

سَمَاءٌ سے سَمٰوٰتٌ۔ اَرْضٌ سے اَرْضَاتٌ۔ اُمٌّ سے اُمَّھَاتٌ [3]

سِجِلٌّ سے سِجِلَّاتٌ۔ اَھْلٌ سے اَھْلَاتٌ۔ حَمَامٌ سے حَمَامَاتٌ۔

اِصْطَبْلٌ سے اِصْطَبْلَاتٌ۔ شَیِّبٌ سے شَیِّبَاتٌ۔ شَمَالٌ سے شَمَالَاتٌ۔

نمبر۱۲۔ بعض اوقات جمع کی جمع کے لئے الف اور تاء استعمال کرتے ہیں۔ مثلاً

رِجَالٌ سے رِجَالَاتٌ۔ جِمَالٌ سے جِمَالَاتٌ۔ کِلَابٌ سے کِلَابَاتٌ۔

بُیُوتٌ سے بُیُوتَاتٌ۔ حُمُرٌ سے حُمُرَاتٌ۔ دُوْرٌ سے دُوْرَاتٌ۔

دِیَارٌ سے دِیَارَاتٌ۔ قُطُرٌ سے قُطُرَاتٌ۔

---

[1] اس اصول کی بناء پر سَکْرٰی کی جمع سَکْرَیَاتٌ نہیں ہوگی بلکہ سُکَارٰی ہوگی۔ کیونکہ اس کا مذکر سَکْرَانُ ہے۔ عَطْشٰی کی جمع عَطْشَیَاتٌ نہیں ہوگی بلکہ عِطَاشٌ ہوگی کیونکہ اس کا مذکر عَطْشَانُ ہے۔

[2] گیدڑ۔

[3] انسان کے لئے اُمَّھَاتٌ اور حیوان کے لئے اُمَّاتٌ مستعمل ہے۔

نمبر۱۳۔ اُوْلَاتٌ ۔عَـرَفَاتٌ [۱] ۔ اَذْرِعَاتٌ [۲] یہ اسماء ملحق بہ جمع مؤنث سالم ہیں ۔ بجائے خود جمع نہیں ہیں ۔ کیونکہ ان کا مفرد ان معنوں میں مستعمل نہیں ۔

وضاحت

(الف)۔ وہ ثلاثی اسم جس کا پہلا حرف مفتوح ہو اور دوسرا ساکن ہو جمع مؤنث سالم بنانے کی صورت میں اس کا دوسرا ساکن حرف مفتوح ہو جائے گا ۔ مثلاً

دَعْدٌ سے دَعَدَاتٌ۔ سَجْدَةٌ سے سَجَدَاتٌ

(ب)۔ ثلاثی اسم کا پہلا حرف مضموم یا مکسور ہو تو جمع مؤنث سالم بنانے کے دوسرے حرف کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں ۔ مثلاً خُطْوَةٌ سے خُطَوَاتٌ ۔خُطُوَاتٌ۔خُطْوَاتٌ۔

قِطْعَةٌ سے قِطَعَاتٌ۔قِطِعَاتٌ۔قِطْعَاتٌ۔

(ج)۔ مُسْلِمَةٌ کی جمع مُسْلِمَاتٌ اور فَاطِمَةٌ کی فَاطِمَاتٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے ۔ اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۔

رَجَا کی جمع رَجَوَاتٌ ۔ عَصَا کی جمع عَصَوَاتٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰۔

هُدٰى کی جمع هُدَيَاتٌ ۔ اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰۔

عَذْرَآءُ کی جمع عَذْرَاوَاتٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰۔

فُضْلٰى کی جمع فُضْلَيَاتٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰۔

سَمَاءٌ کی جمع سَمٰوَاتٌ ۔ حَيَاءٌ کی جمع حَيَاوَاتٌ میں جو تبدیلی ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۰۔

---

۱ مَوْقِفُ الْحَاجِّ عَلٰى اِثْنَىْ عَشَرَ مِيْلًا مِنْ مَكَّةَ۔

۲ مَوْضِعٌ فِىْ اَرْضِ الشَّامِ۔

صَحْرَاءُ کی جمع صَحْرَاوَاتٌ ۔عِلْبَاءٌ کی جمع عِلْبَاوَاتٌ میں جوتبدیلی ہوئی ہےاس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر۲۰۔

قُرَّاءٌ کی جمع قُرَّءَ آةٌ میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی۔کیونکہ یہاں الف ممدودہ کا ہمزہ اصلی ہے۔ دیکھیں قاعدہ نمبر۲۰۔

تمرین نمبرا

مندرجہ ذیل جملوں اوران میں استعمال ہونے والے جمع مؤنث سالم کے صیغوں پرغورکریں۔

سَافَرَتِ الْمَرْيَمَاتُ۔　عَادَتِ الزَّيْنَبَاتُ۔　نَمَتِ الشَّجَرَاتُ۔

تَمَزَّقَتِ الْوَرَقَاتُ۔　تَكَلَّمَتِ الْكُبْرَيَاتُ۔　اَصْغَتِ الصُّغْرَيَاتُ۔

عَجِبْتُ مِنْ تَلَوُّنِ الْحِرْبَاوَاتِ۔　كُشِفَ بَعْضُ الصَّحْرَاوَاتِ۔

فَاضَتِ النُّهَيْرَاتُ۔　تَسَلَّقَتِ الْجُبَيْلَاتُ۔　هٰذِهٖ جِبَالٌ شَامِخَاتٌ۔

تِلْكَ قُصُوْرٌ شَاهِقَاتٌ۔　نُصِبَتِ السُّرَادِقَاتُ۔　كَثُرَتِ الْحَمَامَاتُ۔

اِخْتَبَأَتْ بَنَاتُ آوٰى۔　مَرَّتْ ذَوَاتُ الْقَعْدَةِ۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل اسماءِجمع پرغورکریں اوران کےمفرد بتائیں۔

صَلَوَاتٌ۔ذَكَوَاتٌ۔فَتَيَاتٌ[1] ۔نَوَيَاتٌ[2] حَسَرَاتٌ۔حَيَوَاتٌ[3] ظَبَيَاتٌ۔ مِضَدَاتٌ۔ فِقَرَاتٌ۔ زَيْنَبَاتٌ۔عَبَلَاتٌ۔جَوَازَاتٌ۔صُوَرَاتٌ۔مَرَّاتٌ۔حِجَّاتٌ۔

---

[1] جمع فَتَاةٌ۔　[2] جمع نَوَاةٌ۔　[3] جمع حَيَاةٌ۔

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کیجئے اور جمع مؤنث اوران کا مفرد بتائیے۔

بِاللّٰهِ يَاظَبِيَاتِ الْقَاعِ قُلْنَ لَنَا لَيْلَاىَ مِنْكُنَّ اَمْ لَيْلٰى مِنَ الْبَشَرِ

عَلَيْكَ نَفْسَكَ فَتِّشْ عَنْ مَعَائِبِهَا وَخَلِّ عَنْ عَثَرَاتِ النَّاسِ لِلنَّاسِ

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربية صفحہ۱۹تا۲۵ جلد۲۔ ۲۔تهذيب التوضيح صفحه۱۰۳ جلد۲۔

۳۔قوائد اللغة العربية صفحه۴۳۔ ۴۔النّحو الواضح جلددوم حصہ دوم صفحہ۱۲۱۔

جمع تکسیر یا جمع مکسّر

جمع کی تیسری قسم جمع تکسیر ہے اور یہ وہ جمع ہے جس میں اسم مفرد کی شکل سلامت اور ثابت نہ رہے بلکہ جمع میں آکر بدل جائے۔مثلاً

رَجُلٌ سے رِجَالٌ کِتَابٌ سے کُتُبٌ عُرُوْسٌ سے عَرَائِسُ

جمع تکسیر کے کل اکیس[۲۱] وزن یا اشکال ہیں جن میں سے چار وزن جمع قِلّت کے لئے ہیں اور سترہ وزن جمع کثرت کے لئے ہیں۔ان سب اوزان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

جمع قِلّت۔جمع قِلّت سے مراد وہ جمع ہے جو تین سے دس تک کی تعداد بتائے اس مفہوم کو ادا کرنے والے چار وزن ہیں۔ اَفْعُلٌ ۔اَفْعَالٌ۔اَفْعِلَةٌ۔فِعْلَةٌ۔

ہر وزن کی تفصیل یہ ہے۔

اَفْعُلٌ۔جمع قِلّت کا پہلا وزن اَفْعُلٌ ہے۔اس وزن پر جمع قِلّت دو قسم کے اسموں کی آتی ہے۔

(۱)۔وہ اسم ثلاثی جو فَعْلٌ کے وزن پر ہو اور وہ مثال واوی یا اجوف یا مضاعف نہ ہو۔مثلاً

نَفْسٌ سے اَنْفُسٌ نَجْمٌ سے اَنْجُمٌ ظَبْیٌ سے اَظْبٍ[۱]

[۱] اَظْبٍ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر۴۳،نمبر۴۷،نمبر۳۲۔

وضاحت

(ا)۔ ضَخْمٌ کی جمع قِلّت اَضْخُمٌ نہیں آئے گی کیونکہ یہ اسم نہیں ہے بلکہ وصف ہے۔
وَعْدٌ کی جمع قِلّت اَوْعُدٌ نہیں آئے گی کیونکہ یہ مثال واوی ہے۔
قَوْلٌ کی جمع قِلّت اَقْوُلٌ اور بَیْتٌ کی اَبْیُتٌ نہیں آئے گی کیونکہ یہ دونوں اجوف ہیں۔
رَقٌّ کی جمع قِلّت اَرُقٌّ (اَرْقُقٌ) نہیں آئے گی۔ کیونکہ یہ مضاعف ہے۔
(ب)۔ دَارٌ کی جمع قِلّت اَدْوُرٌ، ثَوْبٌ کی اَثْوُبٌ اور سَیْفٌ کی اَسْیُفٌ شاذ اور خلاف قاعدہ ہیں۔

(۲)۔ وہ اسم مؤنث جس کے چار حرف ہوں اور اس کے ماقبل آخر میں مدہ ہو اس کی جمع قلت اَفْعُلٌ کے وزن پر آئے گی۔ مثلاً عِنَاقٌ سے اَعْنُقٌ۔ ذِرَاعٌ سے اَذْرُعٌ۔ عُقَابٌ سے اَعْقُبٌ

وضاحت

شِهَابٌ کی جمع قِلّت اَشْهُبٌ اور غُرَابٌ کی جمع اَغْرُبٌ شاذ ہیں۔

اَفْعَالٌ۔ جمع قِلّت کا دوسرا وزن اَفْعَالٌ ہے۔ وہ اسم جس میں اَفْعُلٌ کے وزن پر جمع قِلّت آنے کی شرائط نہ پائی جائیں۔ اس کی جمع قِلّت اَفْعَالٌ کے وزن پر آئے گی۔ مثلاً

جَمَلٌ سے اَجْمَالٌ   مَرَضٌ سے اَمْرَاضٌ   اِبِلٌ سے آبَالٌ
عُنُقٌ سے اَعْنَاقٌ   قَوْلٌ سے اَقْوَالٌ

وضاحت

حَمْلٌ کی جمع اَحْمَالٌ [1]   فَرْخٌ سے اَفْرَاخٌ [2]
زَنْدٌ کی جمع اَزْنَادٌ شاذ ہیں۔

---

[1] قَالَ اللّٰه تعَالٰی۔ وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔
[2] قَالَ الْحُطَيْه۔ مَا ذَا تَقُوْلُ لَا فُرَاخٍ بِذِیْ مَرَخٍ   زُغْبَ الْحَوَاصِلِ لَا مَاءٌ وَلَا شَجَرٌ

(۳) ۔اَفْعِلَةٌ ۔(ا)۔جمع قلّت کا تیسرا وزن اَفْعِلَةٌ ہے۔وہ اسم مذکر جس کے چار حرف ہوں اوراس کے ماقبل آخر میں مدّہ ہو۔اس کی جمع قِلّت اَفْعِلَةٌ کے وزن پر آتی ہے۔مثلاً

طَعَامٌ سے اَطْعِمَةٌ رَغِيْفٌ سے اَرْغِفَةٌ عَمُوْدٌ سے اَعْمِدَةٌ

(ب)۔وہ اسم مضاعف ہواوراس کا وزن فِعَالٌ کے وزن پر ہو۔اس کی جمع قِلّت اَفْعِلَةٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً اِمَامٌ سے اَئِمَّةٌ(اَئْمِمَةٌ) زِمَامٌ سے اَزِمَّةٌ(اَزْمِمَةٌ)

(ج)۔وہ اسم جو فِعَالٌ کے وزن پر ہواور ناقص ہواس کی جمع قِلّت اَفْعِلَةٌ کے وزن پر ہو گی۔مثلاً قِبَاءٌ سے اَقْبِيَةٌ[۱] اِنَاءٌ سے آنِيَةٌ[۲]

فِعْلَةٌ۔جمع قِلّت کا چوتھا وزن فِعْلَةٌ ہے۔اس وزن پر کس اسم کی جمع قِلّت آتی ہے اس کے لئے کوئی خاص قاعدہ مقرر نہیں سارا انحصار سماع پر ہے۔مثلاً

فَتًى سے فِتْيَةٌ صَبِيٌّ سے صِبْيَةٌ غُلَامٌ سے غِلْمَةٌ

جمع کثرت۔ جمع کثرت اس جمع کو کہتے ہیں جو تین یا تین سے زیادہ کی تعداد بتائے۔خواہ دس ہوں یا زیادہ۔اس کے مندرجہ ذیل سترہ اوزان ہیں۔

فُعْلٌ ۔فُعُلٌ ۔فُعَلٌ ۔فِعَلٌ ۔فَعَلَةٌ ۔ فَعَلَةٌ ۔فُعَلَةٌ ۔فِعَلَةٌ ۔ فَعْلٰى ۔ فُعَّلٌ ۔فُعَّالٌ ۔ فِعَالٌ ۔ فُعُوْلٌ ۔فِعْلَانٌ ۔ فُعْلَانٌ ۔فُعَلَاءُ ۔ اَفْعِلَاءُ ۔ فَوَاعِلُ۔

علاوہ ازیں مندرجہ ذیل فَوَاعِلُ کی فرع ہیں۔

فَعَائِلُ ۔فَعَالِ ۔فُعَالٰى ۔فَعَالٰى ۔فَعَالِلُ ۔فَعَالِيْلُ۔

ہر وزن کی مختصر تفصیل ترتیب وار درج ذیل ہے۔

(۱)۔فُعْلٌ۔ جمع کثرت کا پہلا وزن فُعْلٌ ہے۔ایسا اسم مذکر جس کا وزن اَفْعَلُ ہے اوراس کی مؤنث کا وزن فَعْلَاءُ ہے اس کی جمع کثرت فُعْلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

---

[۱] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۹۔ [۲] دیکھیں قاعدہ نمبر ۵۸، نمبر ۳۹۔

اَحْمَرُ سے حُمْرٌ   اَبْيَضُ سے بِيْضٌ [۱]

(ب)۔ایسا اسم مؤنث جس کا وزن فَعْلَاءُ ہے اور اس کا مذکر کا وزن اَفْعَلُ ہے اس کی جمع کثرت بھی فُعْلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

حَمْرَاءُ سے حُمْرٌ۔ عَفْلَاءُ سے عُفْلٌ۔ نَجْلَاءُ سے نُجْلٌ۔ بَيْضَاءُ سے بِيْضٌ [۲]

(۲)۔فُعُلٌ۔ جمع کثرت کا دوسرا وزن فُعُلٌ ہے۔وہ مفرد جس کا وزن فَعُوْلٌ ہے اور وہ وصف بمعنٰی فَاعِل ہے اس کی جمع کثرت فُعُلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

صَبُوْرٌ سے صُبُرٌ   غَفُوْرٌ سے غُفُرٌ

(ب)۔ وہ اسم جس میں چار حرف ہوں اور اس کا ماقبل آخر مدّہ ہو۔نہ ناقص ہو اور نہ مضاعف۔اس کی جمع کثرت فُعُلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

قِزَالٌ سے قُزُلٌ۔ اِتَانٌ سے اُتُنٌ۔ ذِرَاعٌ سے ذُرُعٌ۔ قَضِيْبٌ سے قُضُبٌ۔

كَثِيْبٌ سے كُثُبٌ۔   قَلُوْصٌ سے قُلُصٌ۔   عَمُوْدٌ سے عُمُدٌ۔

(۳)۔فُعَلٌ۔ جمع کثرت کا تیسرا وزن فُعَلٌ ہے۔وہ اسم جس کا وزن فُعْلَةٌ ہو اس کی جمع کثرت فُعَلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

قُرْبَةٌ سے قُرَبٌ۔   غُرْفَةٌ سے غُرَفٌ۔   مُدْيَةٌ سے مُدًى۔ [۳]

(۴)۔فِعَلٌ۔ جمع کثرت کا چوتھا وزن فِعَلٌ ہے۔وہ مفرد تام جو فِعْلَةٌ کے وزن پر ہو اس کی جمع کثرت فِعَلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

كِسْرَةٌ سے كِسَرٌ۔   حِجَّةٌ سے حِجَجٌ۔   فِرْيَةٌ سے فِرًى [۴]

---

[۱]، [۲] بِيْضٌ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۷۔

[۳] مُدًى میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲ و ۳۳۔

[۴] فِرًى میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲ و ۳۳۔

(۵)۔فَعَلَۃٌ۔ جمع کثرت کا پانچواں وزن فَعَلَۃٌ ہے۔مذکر عاقل کا ایسا وصف جو ناقص نہ ہو۔اس کی جمع کثرت فَعَلَۃٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

سَاحِرٌ سے سَحَرَۃٌ۔[۱] سَافِرٌ سے سَفَرَۃٌ۔ بَارٌّ سے بَرَرَۃٌ۔[۲]

(۶)۔فُعَلَۃٌ۔ جمع کثرت کا چھٹا وزن فُعَلَۃٌ ہے۔مذکر عاقل کا ایسا وصف جو ناقص ہو۔اس کی جمع کثرت فُعَلَۃٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔ قَاضٍ سے قُضَاۃٌ[۳] (قُضَیَۃٌ)۔

غَازٍ سے غُزَاۃٌ (غُزَیَۃٌ)۔ رَامٍ سے رُمَاۃٌ۔

(۷)۔ فِعَلَۃٌ جمع کثرت کا ساتواں وزن فِعَلَۃٌ ہے۔جو مفرد فُعَلٌ کے وزن پر ہو اس کی جمع کثرت فِعَلَۃٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

قُرْدٌ سے قِرَدَۃٌ۔[۴] قُرْطٌ سے قِرَطَۃٌ۔ دُرْجٌ سے دِرَجَۃٌ۔

(۸)۔فَعْلٰی۔ جمع کثرت کا آٹھواں وزن فَعْلٰی ہے جو وصف فَعِیْلٌ کے وزن پر بمعنی مَفْعُوْل ہو اس کی جمع کثرت فَعْلٰی کے وزن پر ہوگی۔[۵] مثلاً۔

مَرِیْضٌ سے مَرْضٰی۔جَرِیْحٌ سے جَرْحٰی۔اَسِیْرٌ سے اَسْرٰی۔قَتِیْلٌ سے قَتْلٰی۔

(۹)۔فُعَّلٌ۔ جمع کثرت کا نواں وزن فُعَّلٌ ہے۔جو وصف فَاعِلٌ یا فَاعِلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے۔اور وہ ناقص نہیں۔اس کی جمع کثرت فُعَّلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

رَاکِعٌ اور رَاکِعَۃٌ سے رُکَّعٌ۔ سَاجِدٌ اور سَاجِدَۃٌ سے سُجَّدٌ۔

ضَارِبٌ اور ضَارِبَۃٌ سے ضُرَّبٌ۔ غَازٍ سے غُزًّی شاذ ہے۔

---

[۱] قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی: وَجَآءَ السَّحَرَۃُ۔ [۲] بِاَیْدِ سَفَرَۃٍ کِرَامٍ بَرَرَۃٍ۔

[۳] قُضَاۃٌ وغیرہ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲ و ۴۵۔

[۴] کُوْنُوْا قِرَدَۃً خٰسِئِیْنَ۔

[۵] عموماً مرض۔دکھ۔ہلاکت میں مبتلا شخص پر دلالت کرنے والے اسموں کی جمع اس وزن پر آتی ہے۔

(۱۰)۔فُعَّالٌ۔ جمع کثرت کا دسواں وزن فُعَّالٌ ہے۔وہ وصف جو فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور وہ ناقص نہ ہو۔اس کی جمع کثرت فُعَّالٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

قَارِئٌ سے قُرَّاءٌ۔　　نَاصِرٌ سے نُصَّارٌ۔　　شَابَّةٌ سے شُبَّانٌ۔

غَازٍ سے غُزَّاءٌ شاذ ہے۔

(۱۱)۔فِعَالٌ۔ جمع کثرت کا گیارہواں وزن فِعَالٌ ہے۔مختلف اسم (جن کی نوعیت کا پتہ مثالوں سے لگ سکتا ہے) اس کی جمع کثرت فِعَالٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

کَعْبٌ سے کِعَابٌ (یہ اسم ہے)۔　　صَعْبٌ سے صِعَابٌ (یہ وصف ہے)۔

ضَیْفٌ سے ضِیَافٌ (یہ اجوف یائی ہے)۔　　ضَیْعَةٌ سے ضِیَاعٌ (یہ اجوف یائی ہے)۔

جَبَلٌ سے جِبَالٌ۔ جَمَلٌ سے جِمَالٌ۔ رَقَبَةٌ سے رِقَابٌ۔　ذِئْبٌ سے ذِئَابٌ۔

رُمْحٌ سے رِمَاحٌ۔ کَرِیْمٌ سے کِرَامٌ۔ طَوِیْلٌ سے طِوَالٌ۔　لَقْحَةٌ سے لِقَاحٌ۔

جَوَادٌ سے جِیَادٌ۔ اَعْجَفُ سے عِجَافٌ۔ رَجُلٌ سے رِجَالٌ۔

(۱۲)۔فُعُوْلٌ۔ جمع کثرت کا بارہواں وزن فُعُوْلٌ ہے جو اسم فَعِلٌ کے وزن پر ہو۔اس کی جمع کثرت فُعُوْلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔کَبِدٌ سے کُبُوْدٌ۔نَمِرٌ سے نُمُوْرٌ۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل اسموں کی جمع کثرت بھی فُعُوْلٌ کے وزن پر آتی ہے۔مثلاً

قَلْبٌ سے قُلُوْبٌ۔　　کَعْبٌ سے کُعُوْبٌ۔　　اَسَدٌ سے اُسُوْدٌ۔

جُنْدٌ سے جُنُوْدٌ۔　　دَاعٍ سے دِعِیٌّ۔[1]

(۱۳)۔فِعْلَانٌ۔ جمع کثرت کا تیرہواں وزن فِعْلَانٌ ہے جو اسم فُعَالٌ کے وزن پر ہو اس کی جمع کثرت فِعْلَانٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

غُلَامٌ سے غِلْمَانٌ۔　　غُرَابٌ سے غِرْبَانٌ۔

---

[1] دِعِیٌّ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۶ و نمبر ۴۷۔

اس کے علاوہ مندرجہ ذیل صیغوں کی جمع کثرت بھی فِعْلَانٌ کے وزن پر آتی ہے۔

خُوْتٌ سے حِیْتَانٌ۔ حَائِطٌ سے حِیْطَانٌ۔ اَخٌ سے اِخْوَانٌ۔

جُرَذٌ سے جِرْذَانٌ۔ غَزَالٌ سے غِزْلَانٌ۔

(۱۴)۔فُعْلَانٌ۔ جمع کثرت کا چودھواں وزن فُعْلَانٌ ہے۔مندرجہ ذیل صیغوں کی جمع کثرت فُعْلَانٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔ رَکْبٌ سے رُکْبَانٌ۔ ذَکَرٌ سے ذُکْرَانٌ۔

قَضِبٌ سے قُضْبَانٌ۔ اَسْوَدُ سے سُوْدَانٌ۔

(۱۵)۔فُعَلَاءُ۔ جمع کثرت کا پندرھواں وزن فُعَلَاءُ ہے۔اچھی یا بُری عادت کا مفہوم دینے والے ایسے وصف جن کا وزن فَعِیْلٌ بمعنیٰ فَاعِل ہے یا وہ شروع سے ہی فَاعِل کے وزن پر ہیں۔اور خلقی طبیعت پر دلالت کرتے ہیں۔ان کی جمع کثرت فُعَلَاءُ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً

ظَرِیْفٌ سے ظُرَفَاءُ۔ بَخِیْلٌ سے بُخَلَاءُ۔ خُلِیْطٌ سے خُلَطَاءُ۔

جَلِیْسٌ سے جُلَسَاءُ۔ عَاقِلٌ سے عُقَلَاءُ۔ صَالِحٌ سے صُلَحَاءُ۔

شَاعِرٌ سے شُعَرَاءُ۔

(۱۶)۔اَفْعِلَاءُ۔ جمع کثرت کا سولہواں وزن اَفْعِلَاءُ ہے۔اچھی یا بُری عادت کا مفہوم دینے والے ایسے وصف جن کا وزن فَعِیْلٌ کے وزن پر ہے اور وہ مضاعف یا ناقص ہیں ان کی جمع کثرت اَفْعِلَاءُ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔ شَدِیْدٌ سے اَشِدَّاءُ۔ عَزِیْزٌ سے اَعِزَّاءُ۔

خَلِیْلٌ سے اَخِلَّاءُ۔ وَلِیٌّ سے اَوْلِیَاءُ۔ غَنِیٌّ سے اَغْنِیَاءُ۔

لیکن نَصِیْبٌ سے اَنْصِبَاءُ۔صَدِیْقٌ سے اَصْدِقَاءُ شاذ ہیں۔

(۱۷)۔فَوَاعِلُ۔ جمع کثرت کا سترہواں وزن فَوَاعِلُ ہے۔یہ وزن منتھی الجموع کا ہے۔جسے جمع اقصیٰ بھی کہتے ہیں۔اس جمع کے صرفی وزن کئی ہیں۔جیسا کہ آئندہ مثالوں سے ظاہر ہوگا۔لیکن اس کے صُوری وزن صرف دو ہیں۔ایک مَفَاعِلُ دوسرا مَفَاعِیْلُ ۔اس جمع کے

پہلے دوحرف مفتوح ہوتے ہیں۔تیسرا حرف الف علامت جمع ہوتی ہے۔الف کے بعد اگر ایک سے زیادہ حرف ہوں تو ان میں سے پہلا حرف مکسور ہوتا ہے۔

جوکلمہ خواہ اسم ہو یا وصف فَاعِلَةٌ کے وزن پر ہو یا وہ فَاعِلٌ کے وزن پر مؤنث کا وصف ہو تو ان کی جمع کثرت فَوَاعِلُ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً نَاصِبَةٌ سے نَوَاصِبُ[1]

كَاذِبَةٌ[2] سے كَوَاذِبُ۔ خَاطِئَةٌ سے خَوَاطِئُ۔ خَائِضٌ سے خَوَائِضُ۔

طَالِقٌ سے طَوَالِقُ۔

جواسم فَوْعَلٌ کے وزن پر ہو۔اس کی جمع کثرت فَوَاعِلُ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔

جَوْهَرٌ سے جَوَاهِرُ۔ كَوْثَرٌ سے كَوَاثِرُ۔ صَوْمَعَةٌ سے صَوَامِعُ۔

جو اسم فَاعَلٌ کے وزن پر ہو اس کی جمع کثرت فَوَاعِلُ ہوگی۔مثلاً۔ خَاتَمٌ سے خَوَاتِمُ۔

قَالَبٌ سے قَوَالِبُ۔ طَالَبٌ سے طَوَالِبُ۔ طَابَعٌ سے طَوَابِعُ۔

جواسم فَاعِلٌ کے وزن پر ہو اور غیر ذَوِي الْعُقُول کے لئے استعمال ہوتا ہو اس کی جمع کثرت فَوَاعِلُ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔ شَاهِقٌ سے شَوَاهِقُ۔ صَاهِلٌ سے صَوَاهِلُ۔

تاہم فَارِسٌ کی جمع فَوَارِسُ اور فَاكِسٌ کی جمع فَوَاكِسُ شاذ ہیں۔

فَوَاعِلُ کے بعض فرعی وزن ہیں جن میں سے چند ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱۸/۱) فَعَائِلُ۔ وہ اسم جس کا تیسرا حرف حرفِ عِلّت ہو اس کی جمع کثرت فَعَائِلُ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔ صَحِيفَةٌ سے صَحَائِفُ۔[3] عَجُوزٌ سے عَجَائِزُ۔

سَحَابَةٌ سے سَحَائِبُ۔رِسَالَةٌ سے رَسَائِلُ۔جَلُولَاءُ سے جَلَائِلُ۔حَبَارَى سے حَبَائِرُ۔

تاہم ضَرَّةٌ کی جمع ضَرَائِرُ اور حُرَّةٌ کی جمع حَرَائِرُ شاذ ہیں۔

---

[1] نَوَاصِبُ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر۱۹۔

[2] قَالَ اللّٰہ تَعَالٰی. نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ۔

[3] ان تینوں اسموں میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر۲۱۔

(۱۹/۲) فَعَالٍ۔ جس اسم کا چوتھا حرف حرفِ عِلّت ہو اس کی جمع کثرت فَعَالٍ کے وزن پر ہوگی۔ مثلاً مَوْمَاۃٌ سے مَوَامٍ[1] سِعْلَاۃٌ سے سَعَالٍ۔ عَدَوْلٰی سے عَدَالٍ۔

(۲۰/۳) فُعَالٰی۔ فَعْلَانٌ یا فَعِیْلٌ کی جمع فُعَالٰی کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً

سَکْرَانٌ سے سُکَارٰی۔ غَضْبَانٌ سے غُضَابٰی۔ اَسِیْرٌ سے اُسَارٰی۔

(۲۱/۴) فَعَالٰی۔ بعض اسموں کی جمع کثرت فَعَالٰی کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً

یَتِیْمٌ سے یَتَامٰی۔ اَیِّمٌ سے اَیَامٰی۔

فَعَالِیُّ۔ وہ اسم ثلاثی جس کا عین کلمہ ساکن ہو اور اس کے آخر میں یائے مشدّد ہو اس کی جمع کثرت فَعَالِیُّ کے وزن پر ہوگی۔ مثلاً کُرْسِیٌّ سے کَرَاسِیُّ۔ بُخْتِیٌّ سے بَخَاتِیُّ۔

(۲۲/۵) فَعَالِلُ۔ اسم رُباعی اور خُماسی کی جمع کثرت فَعَالِلُ کے وزن پر آتی ہے۔ مثلاً

جَعْفَرٌ سے جَعَافِرُ۔ زَبْرِجٌ سے زَبَارِجُ۔ سَفَرْجَلٌ سے سَفَارِجُ۔[2]

جَحْمَرِشٌ سے جَحَامِرُ۔ خَنْدَرِیْسٌ سے خَنَادِرُ۔ قَرْطَبُوْسٌ سے قَرَاطِبُ۔

(۲۳/۶) فَعَالِیْلُ یا مَفَاعِیْلُ۔ جس اسم کا چوتھا حرف مدّہ ہو اس کی جمع کثرت فَعَالِیْلُ یا مَفَاعِیْلُ کے وزن پر ہوگی۔ مثلاً

عُصْفُوْرٌ سے عَصَافِیْرُ[3] مِصْبَاحٌ سے مَصَابِیْحُ[4] مِفْتَاحٌ سے مَفَاتِیْحُ۔

---

[1] مَوَامٍ وغیرہ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۸۔

[2] اس میں لام کلمہ حذف ہو جائے گا۔

[3] عَصَافِیْرُ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶۔

[4] مَصَابِیْحُ میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۸۔

جَمْعُ الْجمع

بعض اوقات جمع مکسّر کی پھر جمع بنا دیتے ہیں۔ اسے بھی جَـمْـعُ الْجمع کہتے ہیں۔ یہ جمع الف اور تاء بڑھانے سے بنتی ہے۔ یا بعض اور تغیرات کرنے سے جن کی تفصیل بڑی کتب میں دیکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً۔ جِمَالٌ سے جِمَالَاتٌ۔ رِجَالٌ سے رِجَالَاتٌ۔ بُيُوتٌ سے بُيُوتَاتٌ۔

صَوَاحِبُ سے صَوَاحِبَاتٌ[1] اَعْبُدٌ سے اَعَابِدُ۔ اُسُوْدٌ سے اَسَاوِدُ۔

اَعْصَارٌ سے اَعَاصِيْرُ۔ نَوَاكِسُ سے نَوَاكِسُوْنَ۔ اَيَامَنُ سے اَيَامَنُوْنَ۔

اِسْمُ الْجَمْع۔ بعض اسماء جمع نہیں ہوتے لیکن جمع کا مفہوم دیتے ہیں ایسے اسموں کو اسم جمع کہتے ہیں۔ مثلاً۔ تَمْرَةٌ سے تَمْرٌ اسم جمع ہے۔ جَوْزَةٌ سے جَوْزٌ۔ كَلِمَةٌ سے كَلِمٌ۔

اَبَـابِيْلُ اور عَبَـادِيْلُ یہ دونوں جمع کا وزن تو رکھتے ہیں لیکن ان کا کوئی مفرد نہیں ہے اس لئے انہیں جمع کا صیغہ نہیں کہہ سکتے۔

تمرین نمبر ۱

مندرجہ ذیل عبارت میں جمع تکسیر کے جو صیغے ہیں وہ متعین کریں۔ اور بتائیں کہ ان کے مفرد کیا ہیں؟

غُـنِـيَ مُـلُـوْكُ قُـدَمَـاءِ الْـمِـصْرِيِّيْنَ بِمَقَابِرِهِمْ وَاٰثَارِهِمْ وَكُلِّ مَايُخَلِّدُ اَعْمَالَهُمُ الْـحِسَانَ فَاِذَا زُرْتَ اَطْلَالَ الْكَرْنَكِ الْمَوَاثِلِ اَوْدَخَلْتَ اَحَدَ الْقُبُوْرِ بِالْاَقْصُرِ۔ رَأَيْتَ عَـظَـمَةَ اَبْـطَـالٍ مُجَسَّمَةً فِيْ حُجُرِهَا وَعَزَائِمَ عُتَاةٍ مُصَوَّرَةً فِيْ اَبْنِيَتِهَا وَ رَأَيْتَ نُقُوْشَ الصُّنَّاعِ الْمَهَرَةِ الْاَذْكِيَاءِ وَقَدْ بَدَتْ اَصْبَاغُهُمْ فِيْهَا وَاضِحَةً زَاهِيَةَ الْاَلْوَانِ ۔مِنْ خُضْرٍ وَصُـفْـرٍ وَ زُرْقٍ بَـعْـدَ اَنْ مَرَّتْ عَلَيْهَا الْحِجَجُ الطِّوَالُ ۔وَشَـاهَـدْتَ غُـرَفَابِهَا تَمَاثِيْلُ

[1] فِيْ الْحَدِيْثِ ۔اِنَّكُنَّ لَاَنْتُنَّ صَوَاحِبَاتُ يُوْسُفَ۔

وَتَوَابِيبُ كَانَتْ تُحفَظُ بِهَا الذَّخَائِرُ وَالنَّفَائِسُ فَافُخَرُ اَيُّهَا الْمِصْرِیُّ بِبُنَاةِ مَجُدِكَ حِيْنَ كَانَ النَّاسُ نُوَّمًا۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور جمع کی نوعیت بتائیں۔

كَيْفَ الرَّجَاءُ مِنَ الْخُطُوْبِ تَخَلُّصًا مِنْ بَعْدِ مَاانْشَبْنَ فِیَّ مَخَالِبَا

وَنَصَبْنَنِیْ غَرَضَ الرُّمَاةِ تُصِيْبُنِیْ مِحَنٌ اَحَدُّ مِنَ السُّيُوْفِ مَضَارِبَا

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربیۃ صفحہ۱۴تا۷۰جلد۲۔ ۲۔تھذیب التوضیح صفحہ۱۰۴جلد۲۔

۳۔قوائد اللغۃ العربیۃ صفحہ۴۰تا۴۶۔ ۴۔النحو الواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ۱۲۷۔

اسم تصغیر

عِلم الصّرف کی اصطلاح میں تصغیر کے معنی ہیں کسی اسم میں ایسی تبدیلی کرنا جس سے اس میں چھوٹپن یا کمی کا مفہوم پیدا ہو جائے۔جس اسم میں ایسی تبدیلی کی جائے اسے مکبّر کہتے ہیں اور تبدیلی کے بعد جو شکل اس اسم کی بنے اسے مصغّر یا تصغیر کہتے ہیں۔

اس تبدیلی کا بنیادی طریق یہ ہے کہ پہلے حرف کو ضمّہ دیا جائے گا۔دوسرے حرف کو فتحہ اس کے بعد یاء ساکنہ آئے گی جسے یائے تصغیر کہتے ہیں۔مثلاً قُفُلٌ سے قُفَيْلٌ۔

اس مثال میں قُفُلٌ اسم مکبّر ہے اور قُفَيْلٌ اسم مصغّر یا اسم تصغیر۔

تصغیر بنانے کی غرض۔ اسم تصغیر بنانے کے مندرجہ ذیل چھ مقاصد ہو سکتے ہیں۔

(۱)۔جسمانی لحاظ سے جس میں بڑا ہونے کا امکانی مفہوم ہو۔اسے کم ظاہر کرنے کے لئے تصغیر آتی ہے۔مثلاً

جَبَلٌ سے جُبَیْلٌ ۔[۱] نَهْرٌ سے نُهَيْرٌ ۔[۲] كِتَابٌ سے كُتَيِّبٌ ۔[۳]

(۲)۔عظمت کے لحاظ سے جس میں بڑا ہونے کا امکانی مفہوم ہو۔اسے حقیر ظاہر کرنے کے لئے تصغیر آتی ہے۔مثلاً۔ رَجُلٌ سے رُجَيْلٌ۔ شَاعِرٌ سے شُوَيْعِرٌ۔ عَالِمٌ سے عُوَيْلِمٌ ۔[۴]

(۳)۔تعداد کے لحاظ سے جس میں کثرت کا امکانی مفہوم ہو۔اسے کم ظاہر کرنے کے لئے تصغیر آتی ہے۔مثلاً۔ دَرَاهِمُ سے دُرَيْهِمَاتٌ ۔[۵]

(۴)۔زمان یا مکان کے لحاظ سے جس میں قریب یا دور ہونے کا مفہوم ہے اُسے تھوڑا سا قریب یا تھوڑا سا دُور ظاہر کرنے کے لئے تصغیر آتی ہے۔مثلاً

قَبْلُ سے قُبَيْلٌ جیسے جِئْتُ قُبَيْلَ الْعَصْرِ۔

بَعْدُ سے بُعَيْدٌ جیسے جِئْتُ بُعَيْدَالعِشَاءِ۔

دُوْنَ سے دُوَيْنَ جیسے جَلَسْتُ دُوَيْنَ المِنْبَرِ۔

فَوْقَ سے فُوَيْقَ جیسے مَرَّتِ الطَّيَّارَةُ فُوَيْقَنَا۔

(۵)۔اظہار شفقت ومحبت اور پیار کے لئے تصغیر آتی ہے۔مثلاً

اِبْنٌ سے بُنَيٌّ۔ اَبٌ سے اُبَيٌّ۔ اُمٌّ سے اُمَيْمَةٌ۔ عَمَّةٌ سے عُمَيْمَةٌ ۔[۶]

(۶)۔بعض اوقات اظہار تحویل کے لئے تصغیر آتی ہے۔مثلاً نَكْبَةٌ سے نُكَيْبَةٌ ۔[۷]

لبیدؓ کہتے ہیں۔

كُلُّ اُنَاسٍ سَوْفَ تَدْخُلُ بَيْنَهُمْ دُوَيْهِيَةٌ[۸] تَصْفَرُّ مِنْهُ الْاَنَامِلُ

---

۱ پہاڑی۔ ۲ چھوٹی نہر۔نالہ۔راجباہ۔

۳ کتابچہ۔اس میں جو تعلیل ہوئی ہے اس کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر۲۲و۶۲۔

۴ مُلاّ۔ ۵ چند درھم۔ ۶ پھوپھو۔ ۷ ہولناک مصیبت۔

۸ دُوَيْهِيَةٌ (دَاهِيَةٌ کی تصغیر ہے۔(بڑی مصیبت)

تصغیر بنانے کی شرائط۔ تصغیر بنانے کے لئے چار شرطیں ہیں۔

(۱)۔پہلی شرط یہ ہے کہ جس کلمہ کی تصغیر بنائی ہے وہ اسم ہو فعل[۱] کی تصغیر نہیں آئے گی۔

(۲)۔دوسری شرط یہ ہے کہ جس اسم کی تصغیر بنانی ہے معرب ہو۔پس اسم مبنی[۲] کی تصغیر نہیں آئے گی۔

(۳)۔تیسری شرط یہ ہے کہ جس اسم کی تصغیر بنانی ہے وہ قابل تصغیر ہو۔پس اللہ تعالیٰ اور انبیاء کے ناموں کی تصغیر نہیں آئے گی اسی طرح کبیر اور عظیم کی بھی تصغیر نہیں آئے گی۔

(۴)۔چوتھی شرط یہ ہے کہ جس اسم کی تصغیر بنانی ہے اس کی شکل پہلے سے ہی تصغیر کی طرح نہ ہو۔پس کُمَیْتٌ۔لُعَیْتٌ۔مُهَیْمِنٌ۔سُبَیْطِرٌ۔مُصَیْطِرٌ کی تصغیر نہیں آئے گی کیونکہ یہ پہلے ہی اس وزن پر ہیں۔لیکن تصغیر کے مفہوم سے خالی ہیں۔

اسم تصغیر کے اوزان۔ اسم تصغیر کے تین مشہور وزن ہیں جو صوری وزن کہلاتے ہیں کیونکہ بعض لحاظ سے یہ صرفی وزن سے کچھ مختلف ہوتے ہیں۔بہر حال اسم تصغیر کے مندرجہ ذیل تین وزن ہیں۔ فُعَیْلٌ۔فُعَیْعِلٌ۔فُعَیْعِیْلٌ۔

ان میں سے ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(۱)۔**فُعَیْلٌ۔** جس اسم کے تین حرف ہوں اور تینوں اصلی ہوں اس کی تصغیر فُعَیْلٌ کے وزن پر آئے گی۔مثلاً۔ قَلَمٌ سے قُلَیْمٌ۔ حَسَنٌ سے حُسَیْنٌ۔

ذِئْبٌ سے ذُؤَیْبٌ۔ دُبٌّ سے دُبَیْبٌ۔

---

[۱] فعل تعجب کی تصغیر کا آنا شاذ ہے۔جیسے مَا اُحَیْلَاهُ۔مَا اُحَیْسَنُ اَخْلَاقَهٗ۔

ایک شاعر کہتا ہے۔

یَا مَا اُمَیْلَحَ غِزْلَانًا عَطَوْنَا بِنَا مِنْ هٰٓؤُلَیَّائِكُنَّ الضَّالُ وَالسَّمَرُ

عَطَوْنَ کی جگہ شَدَنَّ بھی استعمال ہوا ہے۔

[۲] اَللَّذِیْ سے اَللَّذَیَّ۔اَلَّتِیْ سے اَللَّتَیَّ۔ اُوْلَاءِ سے اُوْلَیَّاءِ اور سِیْبَوَیْهِ سے سُیَیْبَوَیْهِ شاذ ہیں۔

(۲)۔ فُعَیعِلٌ۔ جس اسم میں چار حرف ہوں اس کی تصغیر فُعَیعِلٌ کے وزن پر ہوگی۔ مثلاً

جَعْفَرٌ سے جُعَیفِرٌ۔ زَیْنَبُ سے زُیَیْنِبٌ[1]

مِبْرَدٌ سے مُبَیرِدٌ[2] مَنْزِلٌ سے مُنَیزِلٌ[3]

وضاحت نمبرا

(ا)۔ جس اسم میں پانچ حرف اصلی ہوں تصغیر بناتے وقت اس کا پانچواں حرف گر جائے گا۔ مثلاً

سَفَرْجَلٌ سے سُفَیرِجٌ[4] فَرَزْدَقٌ سے فُرَیزِدٌ۔

(ب)۔ جس اسم میں پانچ حرف اصلی ہوں اور ساتھ کوئی زائد حرف بھی ہو تو یہ زائد حرف بھی گر جائے گا۔ مثلاً عَنْدَلِیبٌ سے عُنَیدِلٌ[5]

(ج)۔ جس اسم میں چار سے زیادہ حرف ہوں اور ان میں سے ایک حرف زیادہ ہو اور چوتھا حرف حرفِ علّت نہ ہو تو اس کی تصغیر بناتے وقت یہ زائد حرف گر جائے گا۔ بشرطیکہ یہ زائد حرف علامت تانیث یا الف نون زائدہ نہ ہو۔ مثلاً۔ مُدَحْرِجٌ سے دُحَیرِجٌ۔ غَضَنْفَرٌ سے غُضَیفِرٌ۔

تصغیر کے اوزان سے ظاہر ہے کہ اگر یائے تصغیر کے بعد دو یا دو سے زیادہ حرف ہوں تو ان میں سے پہلا حرف مکسور ہو جائے گا۔ لیکن اس سے مندرجہ ذیل صورتیں مستثنیٰ ہیں۔

الف۔ وہ اسم جس کے تین حرف اصلی ہوں اور اس کے بعد علامت تانیث ہو تو یاءِ تصغیر کے بعد حرف کی حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ مثلاً

حَمْزَةٌ سے حُمَیزَةٌ۔ وَرَدَةٌ سے وُرَیدَةٌ۔ شَجَرَةٌ سے شُجَیرَةٌ۔

---

[1] اس کا صرفی وزن فُیَعْلٌ ہے۔ کیونکہ اس میں یاء زائد ہے اس کے اصلی حرف ز۔ن۔ب ہیں۔

[2] ، [3] اس کا صرفی وزن مُفَیعِلٌ ہے۔

[4] بعض اوقات لام محذوف کے عوض یاء لاتے ہیں اور سُفَیرِیجٌ پڑھتے ہیں۔

[5] باء محذوف کے عوض یاء لاتے ہیں۔ عُنَادِیلٌ۔

قُرْبٰی سے قُرَیْبٰی۔ حُبْلٰی سے حُبَیْلٰی۔ حَمْرَاءُ سے حُمَیْرَاءُ۔

(ب)۔وہ اسم جس کے پہلے تین حرف اصلی ہوں۔اور اس کے بعد الف نون زائدہ ہو تو یائے تصغیر کے بعد کے حرف کی حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔مثلاً

عُثْمَانُ سے عُثَیْمَانُ۔ عَطْشَانُ سے عُطَیْشَانُ۔

(ج)۔اَفْعَالٌ کے وزن پر جمع تکسیر ہو تو یائے تصغیر کے بعد کے حرف کی حرکت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔مثلاً۔ اَطْفَالٌ سے اُطَیْفَالٌ۔ اَفْرَاسٌ سے اُفَیْرَاسٌ۔

جس اسم میں چار حرف ہوں اور اس کے بعد تائے تانیث یا الف ممدودہ یا یائے نسبت یا الف نون زائدہ ہو تو یائے تصغیر کے بعد کے حرف پر حسب قاعدہ کسرہ آئے گا۔مثلاً

قَنْطَرَةٌ سے قُنَیْطِرَةٌ۔ مِحْبَرَةٌ سے مُحَیْبِرَةٌ۔ اَرْبَعَاءُ سے اُرَیْبِعَاءُ۔

قُرْفُصَاءُ سے قُرَیْفِصَاءُ۔ مَغْرِبِیٌّ سے مُغَیْرِبِیٌّ۔ جَعْفَرِیٌّ سے جُعَیْفِرِیٌّ۔

دِیْدَبَانُ سے دُیَیْدِبَانُ۔ زَعْفَرَانُ سے زُعَیْفِرَانُ۔

اسمِ مکبّر ثلاثی اگر مؤنث حقیقی یا مؤنث مجازی ہو اور اس میں تانیث کی علامت کوئی نہ ہو تو تصغیر بنانے کی صورت میں اس کے آخر میں تاء تانیث آجائے گی۔مثلاً۔ هِنْدٌ سے هُنَیْدَةٌ۔

دَعْدٌ سے دُعَیْدَةٌ۔ اُذْنٌ سے اُذَیْنَةٌ۔ عَیْنٌ سے عُیَیْنَةٌ۔

اسمِ مکبّر کے آخر سے اگر کوئی حرف گرا ہوا ہو اور باقی دو حرف اصلی رہ گئے ہوں تو تصغیر بنانے کے وقت وہ حرف محذوف واپس آجائے گا۔بشرطیکہ تثنیہ بناتے وقت بھی حرف محذوف واپس آجاتا ہو۔مثلاً۔اَبٌ سے اُبَیٌّ[1]۔ دَمٌ سے دُمَیٌّ۔ عِدَةٌ سے وُعَیْدَةٌ[2]۔ هِبَةٌ سے وُهَیْبَةٌ۔

اسمِ مکبّر اگر جمع کثرت ہو تو اس کی تصغیر کا طریقہ یہ ہوگا کہ اس کے مفرد کی تصغیر بنا کر اس کے

---

[1] یہ اصل میں اُبَیْوٌ اور دُمَیْوٌ تھا پھر تعلیل کے بعد اُبَیٌّ اور دُمَیٌّ بن گیا۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۸۔

[2] اس میں واؤ محذوف واپس آئی ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۴،۲۵و۳۹۔

آخر میں تذکیر وتانیث کے لحاظ سے واؤ نون علامت جمع مذکر یا الف اور تاء علامت جمع مؤنث سالم لائی جائے گی۔مثلاً۔ صُنَّاعٌ[1] سے صُوَیْنِعُونَ۔ عَمَلَةٌ سے عُوَیْمِلُونَ۔

کَوَاتِبُ سے کُوَیْتِبَاتٌ۔ جِبَالٌ سے جُبَیْلَاتٌ۔

وضاحت نمبر۲

(۱)۔هَوٰی کی تصغیر هُوَیْیٌ ہوگی پھر یاء کو یاء میں ادغام کر دیا جائے گا اس طرح یہ لفظ هُوَیٌّ[2] بن جائے گا۔

(۲)۔عَصَا کی تصغیر عُصَیْوٌ ہوگی پھر واؤ یاء بن کر ادغام ہوجائے گی اس طرح یہ لفظ عُصَیٌّ بن جائے گا۔[3]

(۳)۔حَسُوْدٌ کی تصغیر حُسَیْوِدٌ ہوگی۔پھر واؤ ''یاء'' بن کر ادغام ہوجائے گی۔اس طرح یہ لفظ حُسَیِّدٌ بن جائے گا۔

(۴)۔جَذْوَةٌ کی تصغیر جُذَیْوَةٌ ہوگی۔پھر واؤ ''یاء'' بن کر ادغام ہوجائے گی اس طرح یہ لفظ جُذَیَّةٌ بن جائے گا۔

(۵)۔مَطَارٌ کی تصغیر مُطَیْیِرٌ ہوگی۔پھر یاء دوسری یاء میں مدغم ہوجائے گی۔اس طرح یہ لفظ مُطَیِّرٌ ہوجائے گا۔

(۶)۔مَقَالٌ کی تصغیر مُقَیْوِلٌ ہوگی واؤ ''یاء'' بن کر ادغام ہوجائے گا۔اس طرح یہ لفظ مُقَیِّلٌ ہوجائے گا۔

(۷)۔مَدِیْنٌ[4] کی تصغیر مُدَیْیُوْنٌ ہوگی پہلی ''یاء'' دوسری یاء میں مدغم ہوجائے گی اور واؤ ساکن یاء بن جائے گی۔اس طرح یہ لفظ مُدَیِّیْنٌ[5] بنے گا۔

---

[1] اس کا مفرد صَانِعٌ ہے۔ [2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۹ و ۶۹۔ [3] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۹، ۳۸۔

[4] یہ اسم مفعول ہے اس کا اصل مَدْیُوْنٌ ہے۔تعلیل کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۶۳ و ۳۳۔

[5] دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۸ و ۲۶۔

(۸)۔غَزَالٌ کی تصغیر غُـزَیْئِلٌ ہوگی۔پھر ہمزہ کو ''یاء'' بنا کرادغام کر سکتے ہیں۔اس طرح یہ لفظ غُزَیِّلٌ بنے گا۔[۱]

۳۔فُعَیْعِیْلٌ

اسم تصغیر کا تیسرا وزن فُعَیْعِیْلٌ ہے۔یہ وزن مندرجہ ذیل صورتوں میں آئے گا۔

الف۔جس اسم میں پانچ حرف ہوں اوراس کا چوتھا حرف حرفِ عِلّت ہواس کی تصغیر فُعَیْعِیْلٌ کے وزن پر ہوگی۔مثلاً۔ عُصْفُوْرٌ سے عُصَیْفِیْرٌ [۲] قِنْدِیْلٌ سے قُنَیْدِیْلٌ۔

مِفْتَاحٌ سے مُفَیْتِیْحٌ [۳]

ب۔جس اسم میں پانچ حرف ہوں اور تصغیر کی وجہ سے پانچواں حرف حذف ہوگیا ہوتو اس حرف محذوف کے عوض ''یاء'' کالانا جائز ہے۔مثلاً

۱۔سَفَرْجَلٌ کی تصغیر سُفَیْرِجٌ کی بجائے سُفَیْرِیْجٌ۔

۲۔مُنْطَلَقٌ کی تصغیر مُطَیْلِقٌ کی بجائے مُطَیْلِیْقٌ [۴]

عَلَم مرکّب کی تصغیر۔ مرکب اضافی [۵] یا مرکب مزجی جوعلم کے طور پر استعمال ہواس کی تصغیر بنانے کا طریق یہ ہے کہ مرکب کی پہلی جزء کی تصغیر بنائی جائے گی۔اور دوسرا جز حسب حال رہے گا۔مثلاً۔ عَبْدُاللّٰهِ سے عُبَیْدُاللّٰهِ۔ مَعْدِیْکَرَبَ سے مُعَیْدِیْکَرَبَ۔

تَصْغِیْرُ التَّرْخِیْم

الف۔بعض اوقات ایک اسم کے تمام زائد حرف گرادیئے جاتے ہیں۔اور باقی مجرد اسم کی تصغیر

---

[۱] دیکھیں قاعدہ نمبر۲۲و۶۲۔ [۲] واوٴ کسرہ ماقبل کی وجہ سے یاء بن گئی ہے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۲۶۔

[۳] الف کسرہ ماقبل کی وجہ سے یاء بن گئی ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۸۔

[۴] اس میں تصغیر بنانے کی وجہ سے نون حذف ہوگیا ہے۔

[۵] مرکب اسنادی جو بطور عَلَم استعمال ہو۔اس کی تصغیر بنتی ہی نہیں۔جیسے تَأَبَّطَ شَرًّا۔جَادَالْحَقُّ۔

بنائی جاتی ہے۔اسے تَصْغِیْرُ التَّرْخِیْم کہتے ہیں۔مثلاً

مَحْمُوْدٌ سے حُمَیْدٌ۔ حَامِدٌ سے حُمَیْدٌ۔ اَحْمَدُ سے حُمَیْدٌ۔

مُنْطَلِقٌ سے طُلَیْقٌ۔ اَبْلَقُ سے بُلَیْقٌ۔ اِبْرَاهِیْمُ سے بُرَیْهِمٌ یا بُرَیْهِیْمٌ۔

(ب)۔اگر وہ اسم مؤنث ہے تو تجرید اور تصغیر کے بعد اس کے آخر میں تاء تانیث لائی جاتی ہے۔مثلاً مُکْرَمَةٌ سے کُرَیْمَةٌ۔ حُبْلٰی سے حُبَیْلَةٌ۔ سُوْدَاءُ سے سُوَیْدَةٌ۔

تصغیر کے شاذ صیغے

مندرجہ بالا اصول کے خلاف جو تصغیر آتی ہے۔وہ شاذ ہے۔مثلاً

عِشَاءٌ کی تصغیر عُشَیَّانٌ۔ عَشِیَّةٌ کی تصغیر عُشَیْشِیَةٌ۔ لَیْلَةٌ کی تصغیر لُیَیْلِیَةٌ۔

تمرین نمبر ۱

مندرجہ ذیل اسماء کی حسب قاعدہ اسم تصغیر بنائیں اور قواعد کی وضاحت کریں۔

غُصْنٌ ۔قِطٌّ ۔جُنْدُبٌ ۔وَرْدَةٌ ۔نُعْمَانُ ۔اَصْحَابٌ ۔شَکْوٰی ۔خُنْسَاءُ ۔مَرْحَلَةٌ۔ سَمْهَرِیٌّ۔ عَقْرَبَاءُ۔ مِهْرَجَانُ۔ نَمَاوَةٌ۔حَنِیْفَةٌ۔مَالٌ۔نَابٌ۔ سِیْرَةٌ۔ مَدْجِرٌ۔ مُوْتِمٌ۔ عَاجٌ۔ اٰخَرُ۔طَائِرَةٌ۔

تمرین نمبر ۲

مندرجہ ذیل اسماء کی حسب قاعدہ تصغیر بنائیں اور استعمال ہونے والے قواعد کی وضاحت کریں۔

کِبْرِیَاءُ۔خُنْفَسَاءُ۔ثَعْلَبَانُ۔عَبْقَرِیٌّ۔عَنْتَرَةٌ۔شَفَةٌ۔اُخْتٌ۔اُمَّةٌ۔ثِقَةٌ۔اَشْبَلُ۔اَبْطَالٌ۔ ظُرَفَاءُ۔نُسُوْرٌ۔اَغْرِبَةٌ۔مَوَاخِرُ۔عِصَامٌ۔نَبِیَّةٌ۔قُعُوْدٌ۔مَرْدَانٌ۔خُطْوَةٌ۔مَلْهًی۔

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور ان میں جو اسم تصغیر آیا ہے اس کا مکبّر بتائیں۔

۱۔ نَزَلْتُ جُوَيْرَهْ فَقَضٰى حُقَيْقِىْ — وَصَانَ حُرَيْمَتِىْ وَبَنٰى مُحَيْدِىْ

۲۔ وَحَنَّ عَلٰى كُسَيْرٍ فِىْ قُلَيْبِىْ — كَمَا حَنَّ الْأُكَىُّ عَلَى الْوُلَيْدِ

۳۔ دُوَيْنَكَ يَااُهَيْلَ الْجُوْدِ مِنِّىْ — نُظَيْمًا فِىْ وُصَيْفِكَ كَالْعُقَيْدِ

۴۔ أُحَيْسِنُ مِن قُصَيِّدِ مَنْ قُبَيْلِى — وَاحُلٰى مِنْ نُظَيِّمِ مَنْ بُعَيْدِىْ

تمرین نمبر۴

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں۔ مُصَغّر کا مکبّر بتائیں اور تصغیر کے قاعدے کی تعیین کریں کہ اس وزن پر تصغیر کیوں ہے۔

۱۔ اَخَذْتُ بِمَدْحِهٖ فَرَأَيْتُ لَهْوًا — مَقَالِىْ لِلْاُحَيْمِقِ يَاحُلَيْمُ

۲۔ وَفَارَقْتُ مِصْرًا وَالْأُسَيْوِدُ عَيْنُهٗ — حِذَارَفِرَاقِىْ تَسْتَهِلُّ بِاَدْمُعٖ

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربية صفحہ ۸۵تا۹۷ جلد۲۔

۲۔تهذيب التوضيح صفحہ ۱۲۳تا۱۳۵ جلد۲۔

۳۔قوائد اللغة العربية صفحہ ۸۱۔

۴۔النّحو الواضح جلد دوم حصہ سوم صفحہ ۳ تا ۲۷۔

اسمِ منسوب

اسمِ منسوب۔ وہ اسم ہے جس کے آخر میں یائے مشدّد برائے نسبت ہو۔ اور اس کے ذریعہ ایک کا کسی دوسرے کے ساتھ تعلق ظاہر کیا جائے۔ مثلاً

مِصْرٌ سے مِصْرِيٌّ[1] بَغْدَادُ سے بَغْدَادِيٌّ۔

عَرَبٌ سے عَرَبِيٌّ۔ نَحْوٌ سے نَحْوِيٌّ۔

جَوْهَرٌ سے جَوْهَرِيٌّ۔ فَنٌّ سے فَنِّيٌّ۔

اسمِ منسوب بنانے کا طریق

اسمِ منسوب بنانے کی وجہ سے مندرجہ تبدیلیاں قابل توجہ ہیں۔

(ا)۔ اسم کے آخر میں اگر تائے تانیث ہو تو یائے نسبت لگانے کے وقت وہ تاء گر جائے گی۔ مثلاً

قَاهِرَةٌ سے قَاهِرِيٌّ۔ هَنْدَسَةٌ سے هَنْدَسِيٌّ۔ فَاكِهَةٌ سے فَاكِهِيٌّ۔ سَاعَةٌ سے سَاعِيٌّ۔

(۲)۔ (ا)۔ اسم مقصور کی الف اگر تیسری جگہ ہے تو یائے نسبت لگانے کے وقت یہ الف مقصورہ واؤ بن جائے گی۔ مثلاً۔ قِنَا سے قِنَوِيٌّ۔ طِمَا سے طِمَوِيٌّ۔

(ب)۔ اسم مقصور کی الف اگر چوتھی جگہ ہے اور اس کا دوسرا حرف ساکن ہے تو یائے نسبت لگانے کے وقت اس الف مقصورہ کو واؤ بھی بنا سکتے ہیں۔ اور گرا بھی سکتے ہیں۔ مثلاً

بِنْهَا سے بِنْهَوِيٌّ اور بِنْهِيٌّ۔ شَبْرَا سے شَبْرَوِيٌّ اور شَبْرِيٌّ۔

(ج)۔ اسم مقصور کی الف اگر چوتھی جگہ ہے اور اس کا دوسرا حرف متحرک ہے یا الف مقصورہ پانچویں یا چھٹی جگہ ہے۔ تو یائے نسبت لگانے کے وقت یہ الف مقصورہ گر جائے گی۔ مثلاً

---

[1] مِصْرِيٌّ اسم منسوب ہے اس کے آخر میں یائے نسبت ہے۔ مصر کی طرف منسوب یعنی مصر سے تعلق رکھنے والا۔ مصر کا باشندہ۔

كَسَلا [1] سے كَسَلِيٌّ۔ قَلَمَا سے قَلَمِيٌّ۔

مُصْطَفٰى [2] سے مُصْطَفِيٌّ۔ مُسْتَشْفٰى [3] سے مُسْتَشْفِيٌّ۔

(۳)۔(ا)۔اسم منقوص [4] کی یاء اگر تیسری جگہ ہوتو یائے نسبت لگانے کے وقت یہ یاء واوٗ بن جائے گی۔جس کا ماقبل مفتوح ہوگا۔

صَدِیْ [5] سے صَدَوِیٌّ۔ عَمِیْ سے عَمَوِیٌّ۔ شَجِیْ سے شَجَوِیٌّ۔

(ب)۔اسم منقوص کی یاء اگر چوتھی جگہ ہو۔تو یاءنسبت لگانے کے وقت اس یاء کو واوٗ ماقبل مفتوح بھی بنا سکتے ہیں۔اور حذف بھی کرسکتے ہیں۔مثلاً۔ دَاعِیْ [6] سے دَاعَوِيٌّ اور دَاعِيٌّ۔

رَامِیْ سے رَامَوِيٌّ اور رَامِيٌّ۔ سَامِیْ سے سَامَوِيٌّ اور سَامِيٌّ۔

(ج)۔ اسم منقوص کی یاء اگر پانچویں یا چھٹی جگہ ہے۔تو یاءنسبت لگانے کے وقت یاء گر جائے گی۔مثلاً۔ مُهْتَدِیْ سے مُهْتَدِيٌّ۔ مُرْتَجِیْ سے مُرْتَجِيٌّ۔

مُسْتَقْصِیْ سے مُسْتَقْصِيٌّ۔ شَافِعِیْ سے شَافِعِيٌّ۔

(۴)۔(ا)۔اسم ممدود کی الف ممدودہ اگر تانیث کی علامت ہے۔تو یاءنسبت لگاتے وقت الف ممدودہ کا ہمزہ واوٗ بن جائے گا۔مثلاً

حَمْرَاءُ سے حَمْرَاوِيٌّ۔ حُوْرَاءُ سے حُوْرَاوِيٌّ۔ صَحْرَاءُ سے صَحْرَاوِيٌّ۔

(ب)۔اسم ممدود کا ہمزہ اگر اصلی ہے تو یائے نسبت لگاتے وقت یہ ہمزہ قائم رہے گا۔مثلاً

اِبْتِدَاءٌ سے اِبْتِدَائِيٌّ۔ اِنْشَاءٌ سے اِنْشَائِيٌّ۔ وُضَّاءٌ سے وُضَّائِيٌّ۔

---

[1] الف مقصورہ چوتھی جگہ ہے لیکن دوسرا حرف متحرک ہے۔ [2] الف مقصورہ پانچویں جگہ ہے۔
[3] الف مقصورہ چھٹی جگہ ہے۔ [4] اسم منقوص وہ اسم ہے جس کے آخر میں یاء ہو اور اس کا ماقبل مکسور ہو جیسے قَاضِیْ۔غَازِیْ۔ [5] قاعدہ کے مطابق اسے صَدٍ ہونا چاہیے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۲ ونمبر ۴۳۔لیکن سمجھانے کے لئے یاء قائم رکھی گئی ہے۔ [6] قاعدہ کے مطابق اسے داعٍ ہونا چاہئیے۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۳ و ۴۴۔لیکن سمجھانے کی خاطر یاء کو قائم رکھا گیا ہے۔

(ج)۔اسم ممدودہ کا ہمزہ اگر کسی حرفِ علّت سے بدلہ ہوا ہے۔تو یائے نسبت لگاتے وقت یہ ہمزہ قائم بھی رہ سکتا ہے۔اور واؤ سے بھی بدل سکتا ہے۔مثلاً

کِسَاءٌ[۱] سے کِسَائِیٌّ اور کِسَاوِیٌّ۔		شِفَاءٌ سے شِفَائِیٌّ اور شِفَاوِیٌّ۔

بِنَاءٌ سے بِنَائِیٌّ اور بِنَاوِیٌّ۔

(۵)۔جس اسم کے آخر میں یائے مشدّد ہے۔اس کے ساتھ یائے نسبت لگائی جائے تو تبدیلی کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(ا)۔اگر یائے مشدّد ایک حرف کے بعد ہے تو ان میں سے پہلی یاء اپنی اصلی[۲] حالت میں آجائے گی اور دوسری یاء واؤ بن جائے گی۔جس کا ماقبل مفتوح ہوگا۔مثلاً

حَیٌّ سے حَیَوِیٌّ۔		طَیٌّ[۳] سے طَوَوِیٌّ۔		غَیٌّ سے غَوَوِیٌّ۔

(ب)۔یائے مشدّد اگر دو حرفوں کے بعد ہے۔تو یائے نسبت لگانے کے وقت پہلی یاء گر جائے گی۔اور دوسری یاء واؤ بن جائے گی۔جس کا ماقبل مفتوح ہوگا۔مثلاً۔

نَبِیٌّ سے نَبَوِیٌّ۔		عَلِیٌّ سے عَلَوِیٌّ۔		قُصَیٌّ سے قُصَوِیٌّ۔

(ج)۔یائے مشدّد اگر تین حرفوں کے بعد ہے۔تو یائے نسبت لگانے کے وقت وہ یاء گر جائے گی۔مثلاً۔مَقْضِیٌّ[۴] سے مَقْضِیٌّ[۵] مَرْمِیٌّ سے مَرْمِیٌّ۔ بُخْتِرِیٌّ سے بُخْتَرِیٌّ۔

---

۱ کِسَاءٌ اصل میں کِسَاوٌ ہے۔واؤ ہمزہ بن گئی۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۴۰۔

۲ یعنی جس حرف سے تبدیل شدہ ہے وہ حرف واپس آجائے گا۔دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۹۔

۳ طَیٌّ اصل میں طَوْیٌ ہے۔(یہ طَوَیٰ یَطْوِیْ سے ہے) قاعدہ نمبر ۳۸ کے مطابق واؤ یاء بن گئی پھر یہ یاء دوسری یاء میں مدغم ہوگئی ہے۔ ۴ مَقْضِیٌّ اصل میں مَقْضُوْیٌ ہے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۸۔

۵ اس جگہ اسم منسوب اور جس کی طرف وہ منسوب ہے دونوں کی آواز میں بظاہر کوئی فرق نہیں لیکن حقیقت میں فرق ہے۔کیونکہ پہلے اسم میں یائے مشدّد کا اصل واؤ اور یاء ہے۔اور اسم منسوب میں یاء مشدّد یاء نسبت ہے۔

(د)۔ اسم کے درمیان میں یاء مشدد ہو تو اس کے آخر میں یاء نسبت لگانے کے وقت دوسری یاء حذف ہوجائے گی۔مثلاً طَيِّبٌ سے طَيْبِيٌّ۔ لَيِّنٌ سے لَيْنِيٌّ۔ كُثَيِّرٌ سے كُثَيْرِيٌّ۔

(٦)۔جو اسم فَعِيلَةٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر میں یاء نسبت لگانے کی وجہ سے تبدیلی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوسکتی ہیں۔

(ا)۔فَعِيلَةٌ کے وزن پر اسم اگر مضاعف یا اجوف ہے تو تاء تانیث حذف ہوجائے گی۔مثلاً

جَلِيلَةٌ[1] سے جَلِيلِيٌّ۔ حَقِيقَةٌ سے حَقِيقِيٌّ۔

طَوِيلَةٌ[2] سے طَوِيلِيٌّ۔ قَوِيمَةٌ سے قَوِيمِيٌّ۔

(ب) اگر فَعِيلَةٌ کا صیغہ مضاعف یا اجوف نہیں تو یاء نسبت لگانے کے وقت تاء کے ساتھ یاء بھی حذف ہوجائے گی۔اور دوسرا حرف مفتوح ہوگا۔مثلاً۔حَنِيفَةٌ سے حَنَفِيٌّ۔ قَبِيلَةٌ سے قَبَلِيٌّ۔

(۷)۔جو اسم فُعَيْلَةٌ کے وزن پر ہو اس کے آخر میں یاءِ نسبت لگانے کی وجہ سے تبدیلی کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی۔

(ا)۔ فُعَيْلَةٌ کے وزن پر اسم اگر مضاعف ہے تو یاءِ نسبت لگانے کے وقت تاء تانیث حذف ہو جائے گی۔مثلاً۔ اُمَيْمَةٌ سے اُمَيْمِيٌّ۔ هُرَيْرَةٌ سے هُرَيْرِيٌّ۔

(ب) فُعَيْلَةٌ کے وزن پر اسم اگر مضاعف نہیں تو یاء نسبت لگانے کے وقت تاء کے ساتھ یاء بھی حذف ہوجائے گی۔مثلاً۔جُهَيْنَةٌ سے جُهَنِيٌّ۔ عُبَيْدَةٌ سے عُبَدِيٌّ۔ عُيَيْنَةٌ سے عُيَنِيٌّ۔

(۸)۔جو اسم ثلاثی مکسور العین ہے۔یاء نسبت لگانے کے وقت اس کا عین کلمہ مفتوح ہوجائے گا۔مثلاً۔ مَلِكٌ سے مَلَكِيٌّ۔ اِبِلٌ سے اِبَلِيٌّ۔ دُئِلٌ سے دُئَلِيٌّ۔

(۹)۔(ا)۔جس اسم ثلاثی کا لام کلمہ محذوف ہے۔اگر اس کی تانیث اور جمع بنانے کے وقت یہ حرف محذوف واپس نہیں آتا تو یاء نسبت لگانے کے وقت اس حرف محذوف کو لانا جائز ہے۔ضروری

---

[1] یہ مضاعف ہے۔ [2] یہ اجوف ہے۔

نہیں۔مثلاً۔ یَدٌ [1] سے یَدَوِیٌّ اور یَدِیٌّ۔ دَمٌ سے دَمَوِیٌّ اور دَمِیٌّ۔

(ب)۔اگر اسم ثلاثی مَحْذُوْفُ اللَّام کا حرف محذوف تثنیہ اور جمع بنانے کے وقت واپس آجاتا ہے۔تو یاءِ نسبت لگانے کے وقت بھی یہ حرف لازماً واپس آجائے گا۔مثلاً

اَبٌ [2] سے اَبَوِیٌّ۔ سَنَةٌ سے سَنَوِیٌّ۔

(۱۰)۔اسماءِ مرکبہ میں یاءِ نسبت لگنے کی مندرجہ ذیل صورتیں ہوں گی۔

(ا)۔مرکب اضافی میں اگر التباس کا خدشہ نہ ہو تو اس کی پہلی جز کے آخر میں یاءِ نسبت لگائیں گے اور التباس کا خدشہ ہو تو پھر دوسری جز کے آخر میں۔مثلاً

بَدْرُ الدِّیْن سے بَدْرِیٌّ۔ بَشِیْر اَحْمَد سے بَشِیْرِیٌّ۔

اَبُوْ سُفْیَان سے سُفْیَانِیٌّ۔ اِبْنِ اَیَّاس سے اِیَاسِیٌّ۔

عَبْدُ الرَّحْمٰن سے رَحْمَانِیٌّ۔

(ب)۔مرکب مزجی یا مرکب اسنادی کی پہلی جز کے ساتھ یائے نسبت لگائی جائے گی۔مثلاً

بَعْلَبَکّ سے بَعْلِیٌّ۔ جَادَالْمَوْلٰی سے جَادِیٌّ۔

(ج)۔تثنیہ یا جمع مذکر سالم جو علم کے طور پر مستعمل ہوں ان کے ساتھ اگر یاءِ نسبت لگائی جائے تو الف اور نون تثنیہ، واؤ اور نون جمع گر جائیں گے۔مثلاً

شَاهِدَانِ سے شَاهِدِیٌّ۔ مُهَنْدِسُوْنَ سے مُهَنْدِسِیٌّ۔

بعض اوقات اسم منسوب بنانے کے لئے یاءِ نسبت لگانے کی بجائے فَعَّالٌ کا وزن اسم منسوب کا مفہوم دیتا ہے۔مثلاً نَجَّارٌ۔عَطَّارٌ۔عَوَّاجٌ [3]

---

[1] یَدٌ کی تثنیہ یَدَانِ آتی ہے۔حرف محذوف واپس نہیں آتا۔

[2] اَبٌ کی تثنیہ اَبَوَانِ آتی ہے۔اور سَنَةٌ کی جمع سَنَوَاتٌ۔

[3] ہاتھی دانت بیچنے والا۔

تمرین نمبرا

مندرجہ ذیل اسماء کے اسم منسوب بتائیں۔

اُسْوَانُ۔مَكَّةُ۔بِبَا۔سَنَفَا۔طَهْطَا۔نِمْسَا۔مُرْتَضٰی ۔ مُسْتَبْقٰی ۔عَشِیُ۔ هَادِیُ۔ مُقْتَدِیُ ۔مُسْتَجْدِیُ۔حَسْنَاءُ ۔اِجْتِزَاءٌ۔صَفَاءٌ۔فَنَاءٌ۔ رَیٌّ۔بَهِیٌّ۔ حَنُفِیٌّ ۔اَصْمَعِیٌّ۔ عَیِّنٌ۔حُزَیِّنٌ۔

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور اسماء منسوبہ کی وضاحت کریں۔کہ یاءِ نسبت لگنے کی وجہ سے ان میں کوئی تبدیلی ہوئی ہے یا نہیں؟

۱۔ نَحْنُ فِیْ اَرْضِ فَارِسٍ فِیْ سُرُوْرٍ ذَاالصَّبَاحِ الَّذِیْ یُرَی مِیْلَادُہٗ

۲۔عِنْدَ مَنْ لَا یُقَاسُ کِسْرٰی اَبُوْ سَا سَانَ مَلِکًا بِہٖ وَلَا اَوْلَادُہٗ

۳۔عَرَبِیٌّ لِسَانُہٗ فَلْسَفِیٌّ رَأْیُہٗ فَارِسِیَّۃٌ اَعْیَادُہٗ

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل اسماء کے اسم منسوب بنائیں اور ہونے والی تبدیلی کی وضاحت کریں۔

جَزِیْرَۃُ۔نَمِیْمَۃُ۔زَوِیْلَۃُ۔بُثَیْنَۃُ۔خُوَیْلَۃُ۔قُطَیْطَۃٌ۔لَبِقٌ۔وُعِلٌ۔اِبِدٌ۔عِدَۃٌ۔اِبْنٌ۔اَخٌ۔ رَامَ اللّٰہِ۔ اَرْدَ شِیْرُ۔ مَدَائِنُ۔ اَنِمَارُ۔اَلْعُلَمَاءُ۔ اَلسَّاعَاتُ۔ غَنَمٌ۔ عِنَبٌ۔ اَبُوهُرَیْرَۃَ۔ عَبْدُالْعَزِیْزِ۔ مَدْرَسَۃُ التِّجَارَۃِ۔بَنِیْ سُوَیْفُ۔

تمرین نمبر۴

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور اس میں استعمال ہونے والے اسمائے منسوبہ کی وضاحت کریں۔

۱۔لَوْقِيْلَ لِلْبَدْرِ مَنْ فِي الْاَرْضِ تَحْسُدُهٗ	اِذَا تَجَلّٰى لَقَالَ ابْنُ الْفُلَانِيِّ
۲۔اِبَاءُ فَارِسَ فِيْ لِيْنِ الشَّامِ مَعَ	اَلظَّرْفِ الْعِرَاقِيِّ فِي النُّطْقِ الْحِجَازِيِّ
۳۔لَا يَعْشُوْ الدَّهْرَ اِلَّا ذِكْرُ مَعْرَكَةٍ	اَوْخَوْضُ مَهْلَكَةٍ اَوْضَرْبُ هِنْدِيِّ
۴۔فَلَوْ بَصُرْتَ بِهٖ يُصْغِيْ وَاُنْشِدُهٗ	قُلْتَ النُّوَاسِيُّ يُشْجِيْ قَلْبَ عُذْرِيِّ

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربیۃ صفحہ۱۷ جلد۲۔ ۲۔تھذیب التوضیح صفحہ۱۳۶ جلد۲۔

۳۔قوائد اللغۃ العربیۃ صفحہ۸۳۔ ۴۔النّحو الواضح جلد دوم حصہ سوم صفحہ۲۸۔

تنوین اوراس کی اقسام

تنوین اسم کے آخر میں ایک نون ہوتا ہے جو پڑھنے میں آتا ہے۔لیکن لکھانہیں جاتا نونِ تنوین کی پانچ قسمیں ہیں۔

نمبر۱۔تَنْوِيْنِ تمکّن ۔ وہ تنوین ہے جو اسماء معربہ متصّرفہ کے آخر میں آتی ہے۔اسے تنوینِ تمکین اور تنوین صرف بھی کہتے ہیں۔نونِ تنوین کی یہی قسم بکثرت استعمال ہوتی ہے۔مثلاً

رَجُلٌ۔زَيْدٌ۔مُحَمَّدٌ۔

یہ تنوین اس مفہوم کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ اسم مکمل طور پر معرب اور متصرف ہے۔یعنی اس کے آخر میں تینوں حرکات ضمہ۔فتحہ اور کسرہ آسکتے ہیں۔

نمبر۲۔تَنْوِيْنِ تنکّر ۔ وہ تنوین ہے جو کسی اسم معرفہ کو مکمل طور پر نکرہ بنادے اور اس میں عمومیّت کا مفہوم پیدا کرے۔یہ تنوین بعض مبنی کلمات کے آخر میں آتی ہے۔مثلاً

صَهْ سے صَهٍ۔صَهْ اسم فعل ہے اس کے معنے میں اُسْكُتْ۔یعنی جو بات کررہے ہو وہ نہ

کرو۔ اُسے چھوڑ دو۔ خاموش ہو جاؤ۔ ہاں کوئی اور بات کرنی ہو تو کر سکتے ہو۔ لیکن اگر اس کے آخر میں تنوین لے آئیں اور کہیں صَہٍ تو اس کے معنے ہوں گے کوئی بھی بات نہ کرو۔ بالکل خاموش ہو جاؤ۔ عربی میں اس کا مفہوم ہوگا۔ اُسکُتْ سُکُوتًا تَامًّا۔ کسی قسم کی بات نہ کرو۔

مَہْ سے مَہٍ۔ مَہْ یعنی جو کام کر رہے ہو وہ چھوڑ دو۔ اس کے کرنے سے رُک جاؤ لیکن اگر اس کے آخر میں تنوین لائیں اور کہیں مَہٍ۔ تو اس کے معنی ہوں گے کوئی کام نہ کرو۔

اِیہْ۔ جو بات کر رہے ہو اس کی مزید تفصیل بیان کرو۔

اِیہٍ۔ جو بھی کہو تفصیل سے کہو۔

سِیْبَوَیْہِ۔ ایک معین شخص کا نام ہے۔ جو نحو کا بہت بڑا ماہر اور امام تھا۔ اس کے آخر میں اگر تنوین لاکر جَاءَ نِیْ سِیْبَوَیْہٍ کہیں تو اس کے معنے ہوں گے کوئی شخص جس کا نام سِیْبَوَیْہِ ہے میرے پاس آیا۔

غرض یہ تنوین معرفہ کو نکرہ بنا دیتی ہے۔ تَنْوِیْنِ تَنَکُّر کو تنوینِ تنکیر بھی کہتے ہیں۔

بعض اوقات تنوینِ تَمَکُّن سے بھی ایک طرح کی نکارت پیدا ہوتی ہے۔ جو عظمت شان اور کثرت کے مفہوم کو ظاہر کرتی ہے۔ یا تحقیر اور قلّت کے مفہوم کو اُجاگر کرتی ہے۔ مثلاً

رَبَّنَا وَابْعَثْ فِیْهِمْ رَسُوْلًا میں رَسُوْلًا پر جو تنوین ہے۔ وہ عظمتِ شان کو ظاہر کرتی ہے۔ یعنی اے ہمارے ربّ! ان میں ایک عظیم الشّان رسول مبعوث فرما۔

تقلیل اور تحقیر کی مثال وَشَیْءٍ مِّنْ سِدْرٍ قَلِیْلٍ۔ یعنی کچھ معمولی تھوڑی سی جنگلی بیریاں اور جھاڑیاں۔

نمبر۳۔ تَنْوِیْنِ تَرَنُّم۔ بعض اوقات شعر میں ترنّم پیدا کرنے کے لئے تنوین لاتے ہیں اسے تنوینِ ترنّم کہتے ہیں۔ یہ تنوین فعلوں پر بھی آسکتی ہے۔ اور ایسے اسموں پر بھی جن کے شروع میں الف لام تعریف کا آیا ہوا ہو۔ حالانکہ مُعَرَّف بِاللّام کے آخر میں تنوینِ تمکّن نہیں آسکتی۔ اور نہ ہی فعلوں میں عام تنوین آتی ہے۔ کیونکہ تنوین اسم کا خاصہ اور اس کی خاص علامت ہے۔ تنوینِ ترنّم کی

مثال۔جریر کا شعر ہے۔ اِقِلّی اللَّوْمَ العَاذِلَ وَ العِتَابَا (العِتَابَنْ)

وَقُوْلِیْ اِنْ اَصَبْتُ لَقَدْ اَصَابَا (اَصَابَنْ)

یعنی اے ملامت گر تو اپنی ملامت اور عتاب کو کچھ تو کم کر اور کبھی میں کوئی ٹھیک اور اچھا کام کروں تو کم از کم اس پر تو کہو کہ اس نے یہ اچھا کام کیا ہے۔

اس شعر میں اَلْعِتَابُ معرف باللّام ہے اس کے باوجود اس کے آخر میں تنوین ہے یعنی اَلْعِتَابَنْ یہ ترنّم کی تنوین کہلاتی ہے۔

اسی طرح اَصَابَ فعل ماضی واحد مذکر کا صیغہ ہے۔اس کو بھی شاعر نے اَصَابَنْ باندھا ہے۔ پس یہ تنوین بھی ترنّم کی ہے۔

مشہور شاعر رُؤبہ کہتا ہے۔ قَالَتْ بَنَاتُ الْعَمِّ یَاسَلْمٰی وَ اِنِ (اِنِنْ)

کَانَ فَقِیْرًا مُعْدِمًا قَالَتْ وَ اِنِ (اِنِنْ)

چچا کی لڑکیوں نے سلمٰی سے کہا۔اے سلمٰی! خواہ وہ محتاج اور نادار ہو تب بھی تم اس سے شادی کروگی۔اس پر اس نے جواب دیا ہاں۔خواہ وہ کچھ بھی ہو۔کیونکہ مجھے اس سے محبت ہے۔

دوسرے مصرعہ میں اِنْ حرف شرط پر جو تنوین ہے اسے تنوینِ غالی کہتے ہیں۔

تنوین غالی وہ تنوین ہے جو قوافی مقیّدہ کے آخر میں آتی ہے۔اس کے برعکس تنوینِ ترنّم قوافی مطلقہ کے آخر میں آتی ہے۔

تنوینِ ترنّم اور تنوینِ غالی عام اصول کے خلاف نون کی شکل میں لکھی جاتی ہے۔اس لحاظ سے اَلْعِتَابَا کو اَلْعِتَابَنْ ، اَصَابَا کو اَصَابَنْ اور اِنِ کو اِنِنْ لکھنا چاہیے۔

نمبر۴۔ **تَنْوِیْنِ تَقَابُل** ۔ جمع مؤنث سالم میں جو تنوین ہے وہ جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلہ میں ہے۔اس لئے اسے تنوینِ تقابل یا تنوینِ مقابلہ کہتے ہیں۔مثلاً

مُسْلِمَاتٌ کی تنوین مُسْلِمُوْنَ کے نون جمع کے مقابلہ میں آئی ہے۔اس لئے یہ تنوینِ تقابل یا تنوینِ مقابلہ ہے۔

نمبر۵۔تَـنْوِیْنِ عِوَض ۔ تنوین کی پانچویں قسم تنوینِ عوض ہے یعنی وہ تنوین جو کسی جملہ کسی مفرد یا حرفِ محذوف کے عوض لائی جاتی ہے۔مثلاً حِیْنَئِذٍ میں اِذٍ پر جو تنوین ہے وہ تنوینِ عوض ہے۔اس کا اصل یوں ہے۔حِیْنَ اِذْ کَانَ کَذَا یعنی جب ایسا ایسا ہوا تھا۔"کَانَ کَذَا" کے جملہ کو حذف کر کے اس کے عوض اِذْ کے آخر میں تنوین لا کر حِیْنَئِذٍ پڑھتے ہیں۔قرآن کریم میں ہے۔

فَلَوْلَا اِذْ بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ وَاَنْتُمْ حِیْنَئِذٍ تَنْظُرُوْنَ ۔ اَیْ

حِیْنَ اِذْ بَلَغَتِ الرُّوْحُ الْحُلْقُوْمَ۔

یَوْمَئِذٍ یَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ میں بھی تنوین عوض ہے۔

(مفرد کے عوض) کُلًّا وَعَدَ اللّٰہُ الْحُسْنٰی میں کُلًّا پر تنوین عوض ہے۔اصل میں کُلُّھُمَا ہے۔ھُمَا مضاف الیہ جو محذوف ہے اس کے عوض یہ تنوین آئی ہے۔

اسی طرح کُلٌّ یَمُوْتُ اَیْ کُلُّ اِنْسَانٍ یَّمُوْتُ میں تنوین مضاف الیہ مفرد کے عوض میں ہے۔ جِوَارٍ۔ غَوَاشٍ۔ دَوَاعٍ میں جو تنوین ہے وہ حرفِ عِلّت محذوف کے عوض میں ہے۔ حسبِ قاعدہ نمبر ۴۸۔

حالت رفعی اور جری میں یاء محذوف کے عوض یہ تنوین آتی ہے۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربیۃ صفحہ ۷ جلد اوّل۔

تہذیب التوضیح صفحہ ۱۱ جلد اوّل۔

قواعد الصّرف قاعدہ نمبر ۴۸۔

اِمَالہ

کلمہ میں تبدیلی کی ایک صورت اِمَالہ ہے۔علم الصرف کی اصطلاح میں اِمَالہ[1] کے یہ معنی ہیں کہ فتحہ کی آواز کو کسرہ کی آواز سے اور اس کے بعد الف کی آواز کو یاء کی آواز سے کچھ کچھ مشابہ کرنا۔مثلاً بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٰا هَا میں مَجْرَا هَا کو مَجْرِيْـهَا پڑھنا۔

اِمَالہ کی غرض کلمات کی آواز میں مناسبت اور ہم آہنگی پیدا کرنا ہوتی ہے۔

اسمائے معربہ اور افعال میں امالہ جائز ہے۔اسمائے مَبْنِيَه میں سے صرف مَتٰی ۔اَنّٰی اور ذَا میں اور حروف میں سے بَلٰی ۔ یَا اور اَمَّا میں اِمَالہ ہوسکتا ہے۔باقی اسماء مَبْنِيَه اور حروف میں امالہ جائز نہیں۔

بنی تمیم اور اہلِ نجد میں امالہ کا عام رواج تھا۔اہلِ حجاز نے اسے بہت کم اختیار کیا ہے۔اِمَالہ کے کئی سبب اور مواقع ہیں۔مثلاً

(۱)۔جس الف میں اِمَالہ کرنا مقصود ہے وہ کلمہ کے آخر یا حکم آخر[2] میں یاء سے بدلی ہوئی ہو تو اِمَالہ جائز ہے۔مثلاً اَلْفَتٰی ۔اَلْهُدٰی ۔اِشْتَرٰی ۔اَلْفَتَاةُ ۔اَلْقُضَاةُ ۔

(۲)۔الف میں اِمَالہ اگر الف کسرہ سے پہلے ہو تو اِمَالہ جائز ہے۔مثلاً۔عَالِمٌ ۔ كَاتِبٌ ۔

(۳)۔ایک کلمہ میں اگر اِمَالہ حسبِ قاعدہ جائز ہو تو قریب کے دوسرے کلمہ میں بھی اس کی مناسبت کی وجہ سے اِمَالہ ہوسکتا ہے۔مثلاً ۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰی میں حسبِ سبب نمبر ۱ اِمَالہ ہو سکتا ہے۔اس لئے اس کی مناسبت سے وَالضُّحٰی[3] میں بھی اِمَالہ جائز ہو جائے گا۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔ تهذيب التوضيح صفحہ ۱۵۳ وكتب علم التجويد۔

---

[1] عربی میں اس کی تعریف یوں کی گئی ہے۔اَلْاِمَالَةُ : اَلذِّهَابُ بِالْفَتْحَةِ نَحْوَ الْكَسْرَةِ فَقِيْلَ اَلْاَلِفُ نَحْوَ الْيَاءِ اِنْ كَانَتْ بَعْدَهَا اَلِفٌ۔ [2] حُكْمًا آخر سے مراد یہ ہے کہ الف کے بعد ہو مثلاً۔ اَلْفَتَاةُ۔

[3] اَلضُّحٰی کی الف واؤ سے بدلی ہوئی ہے اس لئے اِصَالَةً اس میں اِمَالہ نہیں ہونا چاہیے۔

اَلْوَقف

بات کرتے کرتے رک جانے سے کلمے کے آخر میں جوتبدیلی ہوتی ہے اسے وقف کہتے ہیں۔

مثلاً۔قال احنف بن قیس ۔کَثْرَۃُ الضِّحْکِ تُذْھِبُ الْھَیْبَۃْ وَ کَثْرَۃُ الْمَزَاحِ تُذْھِبُ الْمَرُوْءَہْ وَمَنْ لَزِمَ شَیْئًا عُرِفَ بِہْ۔

ان مثالوں میں قیس کے ''سین'' پرسکون علامت وقف ہے۔اَلْھَیْبَۃْ اور اَلْمَرُوْءَہْ کی تائے مدوّرہ کا ھا ساکن بن جانا وقف کی وجہ سے ہے اور بِہْ میں ہائے مکسور کا ساکن بن جانا وقف کی وجہ سے ہے۔

وقف کی وجہ سے کلمہ کے آخر میں جوتبدیلی ہوتی ہے اس کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں۔

(۱) کلمہ کا آخر اگر متحرک ہو تو وقف کی وجہ سے وہ ساکن ہو جائے گا۔مثلاً

۱۔اَلْمَالُ آلَۃُ الْمَکَارِمِ سے اَلْمَالُ اٰلَۃُ الْمَکَارِمْ۔

۲۔صُنْ عَنِ الْقَبِیْحِ نَفْسَکَ سے صُنْ عَنِ الْقَبِیْحِ نَفْسَکْ۔

۳۔اَلتَّطَلُّعُ لِمَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ ھَوَانٌ سے اَلتَّطَلُّعْ لِمَا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ ھَوَانْ۔

(۲) کلمہ کے آخر میں اگر تنوین ہو تو وقف کے وقت حالت رفعی اور جری میں تنوین گر جائے گی اور حالت نصبی میں تنوین الف[۱] بن جائے گی۔مثلاً

۱۔وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ سے وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمْ۔

۲۔اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلٍ سے اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَھُمْ فِیْ تَضْلِیْلْ۔

۳۔اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمًا سے اِنَّ اللّٰہَ کَانَ تَوَّابًا رَّحِیْمَا۔

۴۔جَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشًا سے جَعَلْنَا النَّھَارَ مَعَاشَا۔

---

[۱] دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۷۔

(۳)۔اسم منقوص خواہ معرفہ ہو یا نکرہ بصورت رفع وجر وقف کے وقت اس کی یاء حذف بھی ہوسکتی ہے۔اور قائم بھی رہ سکتی ہے۔مثلاً

یَسْعَدُ بِالْحَیَاۃِ الرَّاضِیْ یا بِالْحَیَاۃِ الرَّاضْ

لَایَخِیْبُ جُھْدُ مُجِدٍّ سَاعِیْ یا مُجِدٍّ سَاعْ

(۴)۔اسم منقوص خواہ معرفہ ہو یا نکرہ بصورت نصب وقف کے وقت اس کی یاء قائم رہے گی۔

مثلاً۔ یَکْرَہُ النَّاسُ الظَّالِمَ وَالْبَاغِیْ۔

کَفٰی بِکَ دَاءً اَنْ تَرَی الْمَوْتَ شَافِیَا۔

(۵)۔اسم مقصور کی الف واقف کے وقت قائم رہتی ہے۔مثلاً

اَلسَّلَامُ عَلٰی مَنِ اتَّبَعَ الْھُدٰی۔ لِکُلِّ بِدَایَۃٍ مُنْتَھٰی۔

(٦)۔ضمہ اور کسرہ اشباعی وقف کے وقت گر جاتا ہے۔لیکن فتحہ اشباعی قائم رہتا ہے۔مثلاً

سَمِعْتُ الْفُصْحَ وَرَعَیْتُہٗ ← سَمِعْتُ الْفُصْحَ وَرَعَیْتُہْ۔

قُلِ الْحَقَّ وَتَمَسَّکْ بِہٖ ← قُلِ الْحَقَّ وَتَمَسَّکْ بِہْ۔

تَمَسَّکْتُ مِنَ الشَّرِیْعَۃِ بِاٰدَابِھَا[۱]

(۷)۔ تاء مثل رَحْمَۃٌ[۲]۔ وقف کے وقت ھا بن جاتی ہے۔مثلاً

کَثِیْرًا مَا تَکُوْنَ الْاَمَانِیُّ کَاذِبَہْ۔

لَا اُقْسِمُ بِیَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَلَا اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَہْ۔

یَبْقَی الْاَمَلُ مَابَقِیَتِ الْحَیَاہْ۔

---

[۱] وقف اور غیر وقف دونوں حالتوں میں ایک جیسا رہے گا۔

[۲] دیکھیں قاعدہ نمبر ۱۷۔جمع مؤنث سالم کی تاء "ھا" نہیں بنے گی۔جیسے اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔

(۸)۔ (ل) وہ فعل جس کا آخر جزم یا بناءِ امر کی وجہ سے محذوف ہو۔اور باقی ایک حرف اصلی رہ گیا ہو۔وقف کے وقت اس کے آخر میں ہائے سکتہ لانا ضروری ہے۔مثلاً

لَاتُخلِفُ وَفِهْ۔ اصل لفظ صرف ''ف'' ہے۔

اِعْمَلْ وَلَا تَنِهْ۔ اصل لفظ صرف '' لَا تَنِ'' ہے۔

(ب)۔اگر دو یا دو سے زیادہ اصلی حرف باقی رہ گئے ہوں۔تو پھر وقف کے وقت ہائے سکتہ کا لانا جائز ہے ضروری نہیں۔مثلاً۔ بِا لصَّالِحِيْنَ اِقْتَدِهْ اور اِقْتَدْ۔

غَامَتِ السَّمَاءُ وَلَمْ تَصِفْهُ اور لَمْ تَصِفْ[1]

(۹)۔ما استفہامیہ اگر مضاف الیہ ہو اور اس کی الف حذف ہوگئی ہو۔تو وقف کے وقت ہائے سکتہ لانا ضروری ہے۔مثلاً۔ غَضِبَ وَلَا اَدْرِیْ بِمُقْتَضٰی مَهْ۔

اگر مَا پر حرف جر آیا ہوا ہو تو پھر وقف کے وقت ہائے سکتہ لانا جائز ہے اور ساکن کرنا بھی جائز ہے۔مثلا اَلَا مَا التَّوا نِیْ اِلٰی مَهْ اور اِلَامْ۔

(۱۰)۔ماضی کے سوا ہر کلمہ جو مبنی بر فتحہ ہے وقف کے وقت اس کے آخر میں ہائے سکتہ آسکتی ہے اور سکون بھی جائز ہے۔مثلاً۔ رَضِيْتُ بِنَصِيْبِيَهْ اور رَضِيْتُ بِنَصِيْبِیْ۔

جِئْتُ وَلَا تَسْئَلُ كَيْفَ سے جِئْتُ وَلَا تَسْئَلُ كَيْفَهْ اور كَيْفْ۔

تمرین نمبرا

مندرجہ ذیل عبارت میں جہاں وقف ہے وہاں وقف کی علامت مع وجہ بتائیں۔

قِيلَ اِنَّ مِنْ دلائل النبل العَفْوَ من الجانی و البدلَ فی غير مُرَاء اة وا لصبرَ عند النائبات.وأن يُرَى المرء شَاكِرًا لا شاكيًا قانِعًا لا ساخطا.وأن يَّصْدُرَ فِیْ اعماله عن

[1] التقائے ساکنین کے لئے دیکھیں قاعدہ نمبر ۳۲۔

رَوِيَّة وأنا ة يزينه اَدَبُه ـويسمو بـه شرفُه ذٰلك هو الفتى ـهـو ذُخـرُ أُمّته ومَعقدُ امالها ـبَلغ من الفضلِ مَدَاه ومن المجد اَقْصَاه ـ

تمرین نمبر۲

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور اس میں جو وقف ہے۔اس پر غور کریں اور وقف کی علامت مع وجہ بتائیں؟

ا ـطاف يبغي نجوَةً	من هلاكٍ فهَلَكْ
۲ ـليت شِعْرِى ضَلَّةً	ايُّ شَىْءٍ قتَلَكْ
۳ـأ مَرِيضٌ لَمْ تُعَدْ	أمْ عَدُوٌّ خَتَلَكْ
۴ـاَلْمَنَايا رَصَدٌ	للفتى حيث سَلَكْ
۵ ـايُّ شَىْءٍ حَسَنٌ	لفتًى لَمْ يَكُ لَكْ
۶ ـكُلُّ شَىْءٍ قاتلٌ	حِين تلقَى أَجَلَكْ
۷ـاِنَّ امْرًا فادحًا	عن جوَابي شَغَلَكْ
۸ ـسَأُعَزِّى النَّفْسَ اِذْ	لَمْ تُجِبْ مَنْ سَأَلَكْ
۹ ـلَيْتَ قَلْبِىْ ساعَةً	صَبْرَهُ عَنْكَ مَلَكْ
۱۰ـلَيْتَ نَفْسِىْ قُدِّمَتْ	لِلْمَنَايَا بَدَلَكْ

تمرین نمبر۳

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور ان میں وقف کی وضاحت کریں۔

الف ـ(ا) أَخٌ وَ أَبٌ بَرٌّ أُمٌّ شَفِيْقَةٌ	تَفَرَّقَ فِي الْاَبْرَارِ مَا هُوَ جَامِعُهْ
(۲) سَلَوْتَ بِهِ عَنْ كُلِّ مَا كَانَ قَبْلَهُ	وَ أَذْهَلَنِىْ عَنْ كُلِّ مَنْ هُوَ تَابِعُهْ
ب ـ(ا) لَا يُعْجِبَنَّكَ حُسْنُ الْقَصْرِ تَنْزِلُهُ	فَضِيْلَةُ الشَّمْسِ لَيْسَتْ فِىْ مَنَازِلِهَا
(۲) لَوْ زِيْدَتِ الشَّمْسُ فِىْ اَبْرَاجِهَا مِائَةً	مَازَادَ ذٰلِكَ شَيْئًا فِىْ فَضَائِلِهَا

ج۔(۱) اِذَا الْجُوْدُ لَمْ یُرْزَقْ خَلَا صًا مِنَ الْأَذَی

فَـلَا الْـحَـمْدُ مَکْسُوْبًا وَلَا الْمَالُ بَاقِیَا

(۲) وَلِلنَّفْسِ اَخْلَاقٌ تَدُلُّ عَلَی الْفَتَی

اَکَـانَ سَـخَـاءً مَـا أَتٰی اَمْ تَـسَـاخِـیَـا

د۔(۱) وَأَظْمَأُ اِنْ أَبْدَی لِیَ الْمَاءُ مِنَّةً

وَلَـوْ کَـانَ لِـیَ نَهْـرُ الْمُجَـرَّةِ مَورِدَا

(۲) وَ لَو کَانَ اِدْرَاكُ الْهُدَیٰ بِتَذَلُّلٍ

رَأَیْـتُ الْهُدَیٰ اَلَّا أَمِیْـلَ اِلَـی الْهُدَی

تمرین نمبر۴

مندرجہ ذیل اشعار کا ترجمہ کریں اور وقف کی علامت مع وجہ بتائیں۔

الف۔(۱) یَا مَـنْ یَـوَدُّ لِیَ الـرَّدَی یَکْفِیْكَ مِنِّی مَا بِیَه

(۲) یَکْفِیَكَ مَا اَبْصَرْتَ مِنْ ذُلِّـی وَذُلِّ مَـکَا نِیَـه

(۳) یَاعَطْفَةَ الْمُلْكِ الرِّضَا عُـوْدِیْ عَـلَیْـنَا ثَا نِیَه

ب۔ (۱) بَکَرَ العواذِلُ فی الصَّباحِ یَـلُـمْـنَـنِی وَأَلُوْمُهُنَّه

(۲) وَیَقُلْنَ شَیْبٌ قَدْ عَـلَاكَ وَقَدْ کَبِرْتَ فَقُلْتُ اِنَّـه

(۳) لَا بُـدَّ مِـنْ شَـیْـبٍ فَدَعْ نَ وَلَا تُـطِلْنَ مَـلَا مَکُنَّهُ

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربیة صفحہ۱۲۹جلد۲۔ ۲۔تهذیب التوضیح صفحہ۱۴۷جلد۲۔

۳۔قوائد اللغة العربیة صفحہ۹۱۔ ۴۔النحو الواضح جلد دوم حصہ سوم صفحہ۸۸۔

عدد یعنی عربی ہندسے

وَاحِدٌ ـ وَاحِدَةٌ	۱	سَبْعَةَ عَشَرَ	۱۷
اِثْنَانِ ـ اِثْنَتَانِ	۲	ثَمَانِيَةَ عَشَرَ	۱۸
ثَلٰثَةٌ	۳	تِسْعَةَ عَشَرَ	۱۹
اَرْبَعَةٌ	٤	عِشْرُوْنَ	۲۰
خَمْسَةٌ	۵	وَاحِدٌوَّعِشْرُوْنَ ـ وَاحِدَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲۱
سِتَّةٌ	٦	اِثْنَانِ وَعِشْرُوْنَ ـ اِثْنَتَانِ وَعِشْرُوْنَ	۲۲
سَبْعَةٌ	۷	ثَلَاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲۳
ثَمَانِيَةٌ	۸	اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲٤
تِسْعَةٌ	۹	خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲۵
عَشَرَةٌ	۱۰	سِتَّةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲٦
اَحَدَعَشَرَ ـ اِحْدٰی عَشَرَةَ	۱۱	سَبْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲۷
اِثْنَاعَشَرَ ـ اِثْنَتَاعَشَرَةَ	۱۲	ثَمَانِيَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲۸
ثَلٰثَةَ عَشَرَ	۱۳	تِسْعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ	۲۹
اَرْبَعَةَ عَشَرَ	۱٤	ثَلَاثُوْنَ	۳۰
خَمْسَةَ عَشَرَ	۱۵	وَاحِدٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ ـ وَاحِدَةٌ وَّ ثَلَاثُوْنَ	۳۱
سِتَّةَ عَشَرَ	۱٦	اِثْنَانِ وَ ثَلَاثُوْنَ ـ اِثْنَتَانِ وَ ثَلَاثُوْنَ	۳۲

ثَلَاثَةٌ وَّ ثَلَاثُوْن	٣٣	وَاحِدٌ وَّ خَمْسُوْنَ۔وَاحِدَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥١
اَرْبَعَةٌ وَّ ثَلَاثُوْن	٣٤	اِثْنَانِ وَ خَمْسُوْنَ۔اِثْنَتَانِ وَ خَمْسُوْنَ	٥٢
خَمْسَةٌ وَّ ثَلَاثُوْن	٣٥	ثَلَاثَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥٣
سِتَّةٌ وَّ ثَلَاثُوْن	٣٦	اَرْبَعَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥٤
سَبْعَةٌ وَّ ثَلَاثُوْن	٣٧	خَمْسَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥٥
ثَمَانِيَةٌ وَّ ثَلَاثُوْن	٣٨	سِتَّةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥٦
تِسْعَةٌ وَّ ثَلَاثُوْن	٣٩	سَبْعَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥٧
اَرْبَعُوْنَ	٤٠	ثَمَانِيَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥٨
وَاحِدٌ وَّاَرْبَعُوْنَ۔وَاحِدَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	٤١	تِسْعَةٌ وَّ خَمْسُوْنَ	٥٩
اِثْنَانِ وَاَرْبَعُوْنَ۔ اِثْنَتَانِ وَاَرْبَعُوْنَ	٤٢	سِتُّوْنَ	٦٠
ثَلَاثَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	٤٣	وَاحِدٌ وَّسِتُّوْنَ۔ وَاحِدَةٌ وَّسِتُّوْنَ	٦١
اَرْبَعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	٤٤	اِثْنَانِ وَسِتُّوْنَ۔اِثْنَتَانِ وَسِتُّوْنَ	٦٢
خَمْسَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	٤٥	ثَلَاثَةٌ وَّسِتُّوْنَ	٦٣
سِتَّةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	٤٦	اَرْبَعَةٌ وَّسِتُّوْنَ	٦٤
سَبْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	٤٧	خَمْسَةٌ وَّسِتُّوْنَ	٦٥
ثَمَانِيَةٌ وَّاَرْبَعُوْنَ	٤٨	سِتَّةٌ وَّسِتُّوْنَ	٦٦
تِسْعَةٌ وَّاَرْبَعُوْن	٤٩	سَبْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ	٦٧
خَمْسُوْنَ	٥٠	ثَمَانِيَةٌ وَّسِتُّوْنَ	٦٨

تِسْعَةٌ وَّسِتُّوْنَ	۶۹ ثَمَانِيَةٌ وَّثَمَانُوْنَ		۸۸
سَبْعُوْنَ	۷۰ تِسْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ		۸۹
وَاحِدٌ وَّسَبْعُوْنَ . وَاحِدَةٌ وَّسَبْعُوْن	۷۱ تِسْعُوْنَ		۹۰
اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ. اِثْنَتَان وَسَبْعُوْن	۷۲ وَاحِدٌ وَّتِسْعُوْنَ . وَاحِدَةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۱
ثَلَاثَةٌ وَّسَبْعُوْنَ	۷۳ اِثْنَانِ وَتِسْعُوْنَ .اِثْنَتَان وَتِسْعُوْن		۹۲
اَرْبَعَةٌ وَّسَبْعُوْن	۷۴ ثَلَاثَةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۳
خَمْسَةٌ وَّسَبْعُوْنَ	۷۵ اَرْبَعَةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۴
سِتَّةٌ وَّسَبْعُوْنَ	۷۶ خَمْسَةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۵
سَبْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ	۷۷ سِتَّةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۶
ثَمَانِيَةٌ وَّسَبْعُوْنَ	۷۸ سَبْعَةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۷
تِسْعَةٌ وَّسَبْعُوْنَ	۷۹ ثَمَانِيَةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۸
ثَمَانُوْنَ	۸۰ تِسْعَةٌ وَّتِسْعُوْن		۹۹
وَاحِدٌ وَّثَمَانُوْنَ ـوَاحِدَةٌ وَّثَمَانُوْن	۸۱ مِاَةٌ		۱۰۰
اِثْنَانِ وَثَمَانُوْنَ ـ اِثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ	۸۲ مِئَتَانِ		۲۰۰
ثَلَاثَةٌ وَّثَمَانُوْنَ	۸۳ مِئَاتٌ ـ مِئُوْنَ	۳۰۰ یازیادہ	کئی سو
اَرْبَعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ	۸۴ اَلْفٌ		۱۰۰۰
خَمْسَةٌ وَّثَمَانُوْنَ	۸۵ اَلْفَانِ		۲۰۰۰
سِتَّةٌ وَّثَمَانُوْنَ	۸۶ اٰلَافٌ ـ اُلُوْفٌ	۳۰۰۰ یا زیادہ۔	کئی ہزار
سَبْعَةٌ وَّثَمَانُوْنَ	۸۷ سَبْعُ مِاَةٍ وَّسِتَّةٌ وَّثَمَانُوْنَ		۷۸۶

اَلْفٌ وَّتِسْعُ مِأَةٍ وَّ وَاحِدٌ وَّسَبْعُوْنَ	۱۹۷۱	

کچھ وضاحت

(ا)۔عربی زبان میں ایک اور دو عدد کے ساتھ معدود کا ذکر بطور تمیز نہیں ہوتا یعنی یا عدد مذکور ہوگا یا معدود۔مثلاً۔ وَاحِدٌ۔اِثْنَانِ۔یا ۔رَجُلٌ۔رَجُلَانِ۔ وَاحِدَةٌ۔اِثْنَتَانِ۔یا ۔اِمْرَأَةٌ۔اِمْرَأَتَانِ۔

(۲)۔تین سے لے کر دس تک کے ساتھ معدود جمع اور مجرور ہوگا۔اور تذکیر وتانیث میں عدد اس کے اُلٹ ہوگا۔یعنی اگر معدود مذکر ہوا تو عدد مؤنث ہوگا۔اور اگر معدود مؤنث ہوتو عدد مذکر ہو گا۔مثلاً۔ ثَلَاثَةُ رِجَالٍ۔ثَلَاثُ نِسْوَةٍ۔

(۳)۔گیارہ سے لے کر ننا وے تک معدود مفرد منصوب ہوگا تذکیر وتانیث کی صورت یہ ہوگی۔

(ا)۔گیارہ اور بارہ تذکیر وتانیث میں معدود کے مطابق ہوں گے۔مثلاً

اِحْدَى عَشَرَ رَجُلًا اِحْدَى عَشْرَةَ اِمْرَأَةً

اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا اِثْنَتَا عَشْرَةَ اِمْرَأَةً

(ب)۔تیرہ سے لے کر انیس تک تذکیر وتانیث میں عدد کا پہلا جز معدود کے خلاف ہوگا اور دوسرا جز مطابق ہوگا۔مثلاً

ثَلَاثَةَ عَشَرَ رَجُلاً ثَلَاثَ عَشْرَةَ اِمْرَأَةً

(ج)۔عقود یعنی دہا کے جیسے ۲۰۔۳۰۔۴۰ وغیرہ میں معدود کی وجہ سے کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ معدود خواہ مذکر ہو یا مؤنث۔عقود دونوں کے لئے یکساں استعمال ہوگا۔مثلاً

عِشْرُوْنَ رَجُلًا عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً

(د)۔عقود کے ساتھ جب ایک اور دو لگیں تو وہ معدود کے مطابق ہوں گے۔مثلاً

وَاحِدٌ وَّ عِشْرُوْنَ رَجُلًا وَاحِدَةٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً

(۵)۔عقود کے ساتھ تین سے لے کر نو تک کے عدد تذکیر و تانیث میں معدود سے مختلف ہوں گے۔یعنی معدود مذکر ہوتو عدد مؤنث ہوگا۔اور اگر معدود مؤنث ہوتو عدد مذکر ہوگا۔مثلاً

ثَلاثَةٌ وَّعِشْرُوْنَ رَجُلًا ثَلاثٌ وَّ عِشْرُوْنَ اِمْرَأَةً

(۶)۔سو اور ہزار کا معدود مفرد مجرور ہوگا۔وہ مذکر ہو یا مؤنث دونوں کے لئے یکساں ہوگا۔مثلاً

مِأَةُ رَجُلٍ	سو مرد	مِأَةُ اِمْرَأَةٍ	سو عورتیں
اَلْفُ رَجُلٍ	ہزار مرد	اَلْفُ اِمْرَأَةٍ	ہزار عورتیں
مِأَةُ اَلْفِ رَجُلٍ	لاکھ مرد	مِأَةُاَلْفِ اِمْرَأَةٍ	لاکھ عورتیں

عَشْرَةُ اُلُوْفِ اَلْفِ رَجُلٍ کروڑ مرد

عَشْرَةُ اُلُوْفِ اَلْفِ اِمْرَأَةٍ کروڑ عورتیں

تمرین

سَبْعُ لَيَالٍ وَثَمَانِيَةُ اَيَّامٍ ۔ اَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا۔

خُذْ اَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ۔ كَانَ فِى الْمَدِيْنَةِ تِسْعَةُ رَهْطٍ۔

لَيْسَ فِيْمَا خَمْسَ زَوْدٍ صَدَقَةٌ۔ تِسْعَ لَيَالٍ۔

لِاِحْدٰى عَشَرَةَ لَيْلَةً خَلَتْ لِثَلٰثَ عَشَرَةَ لَيْلَةً بَقِيَتْ۔

اَلْوَصْفُ بِالْعَدَدِ

(ا)۔دو سے لے کر دس تک کے اعداد سے فاعل کے وزن پر صیغہ صفت مشتق ہوتا ہے جو ترتیب اور درجہ کے لئے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً

مذکر کے لئے۔ اِثْنَانِ سے ثَانِيُ۔ ثَلٰثَةٌ سے ثَالِثٌ۔ اَرْبَعَةٌ سے رَابِعٌ۔

سَأَزُوْرُكَ فِي الْيَوْمِ الْخَامِسِ۔

مؤنث کے لئے۔ اِثْنَتَانِ سے ثَانِيَةٌ۔ ثَلٰثٌ سے ثَالِثَةٌ۔ اَرْبَعٌ سے رَابِعَةٌ۔

سَأَزُوْرُكَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ۔

(۲)۔اگر عدد مرکب ہو تو وصف اور ترتیب کے لئے اس کی پہلی جز فاعل کے وزن پر ہوگی۔ مثلاً

اَحَدَ عَشَرَ سے حَادِيَ عَشَرَ۔ اِثْنَا عَشَرَ سے ثَانِيَ عَشَرَ۔

اَرْبَعَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سے رَابِعٌ وَعِشْرُوْنَ۔ خَمْسَةٌ وَّعِشْرُوْنَ سے خَامِسٌ وَّ عِشْرُوْنَ۔

قَرَأْتُ الْبَابَ الْحَادِيَ عَشَرَ۔ حَلَّتِ الْمَسْئَلَةُ الْحَادِيَةَ عَشْرَةَ۔

سَأُسَافِرُ فِي الْيَوْمِ السَّابِعِ وَالْعِشْرِيْنَ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

ا۔قوائد اللغة العربية صفحہ ۷۰۔ ۲۔النّحو الواضح جلد دوم حصہ دوم صفحہ ۱۶۳ تا ۱۶۸۔

(۳)۔ایک سے لے کر دس تک وصفی اغراض کے لئے مَفْعَلٌ اور فُعَالٌ کے وزن پر بھی عدد کے صیغے استعمال ہوتے ہیں نحوی لحاظ سے ان صیغوں کو عدد مقرر سے وصف معدول[1] مانا گیا ہے۔ مثلاً

---

[1] (الف)۔ قال النحاة انّ العدل فى الاعداد مَسْمُوْعٌ عن العرب الى الاربعة غير انهم قاسُو ذالك الى العشرة۔(ب)لَا تستعمل هٰذه الالفاظ الا منكَّرَةً مذكَّرَةً ولا تقع فى الجملة اَلّا وهى وصفة اوحالٌ اوخبرٌ۔

(الف)۔ مَثْنٰی کے معنے ہیں۔اِثْنَانِ اِثْنَانِ۔ ثُـلاثُ کے معنے ہیں۔ثَلٰـثَةٌ ثَلٰـثَةٌ۔
رُبَاعُ کے معنے ہیں۔اَرْبَعَةٌ اَرْبَعَةٌ۔

(ب)۔ جَآءَ الطَّلَبَةُ مَثْنٰی اَیْ جَاءُوْا اِثْنَیْنِ اِثْنَیْنِ[1]

دخل العمّال ثلاث ورباع ای دخلوا المصنع ثَلٰـثَةً ثَلٰـثَةً وَاَرْبَعَةً اَرْبَعَةً ۔

قرآن کریم کاارشاد ہے۔

فَانْکِحُوْا مَا طَابَ لَکُمْ مِنَ النِّسَآءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبَاعَ۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

۱۔جامع الدروس العربیة صفحہ۲۲۶ جلد۲۔

۲۔قواعد اللغة العربیة صفحہ۵۴۔

۳۔النّحو الواضح جلددوم حصہ دوم صفحہ۱۵۹۔

---

[1] لڑکے دودوکرکےآئے۔

صیغہ ہائے مشکّلہ

جس طرح ایک زبان کا لفظ دوسری زبان میں جا کر بعض اوقات اپنی شکل بالکل بدل لیتا ہے اسی طرح صرف تغیّرات اور تعلیلات کی وجہ سے بعض اوقات ایک کلمہ کی شکل بالکل بدل جاتی ہے۔ اور اگر قواعد پر نظر نہ ہو تو یہ پتہ نہیں چل سکتا کہ اس کلمہ کی اصل شکل کیا تھی ایسی تبدیلی بعض اوقات حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس ارشاد کی ہو بہو تصویر بن جاتی ہے جو حضورؑ نے مختلف لسانی تغیرات کے سلسلہ میں ایک اصول کے رنگ میں اپنی مشہور کتاب مِنن الرحمٰن میں بیان فرمایا ہے۔ آپؑ فرماتے ہیں۔

"اِنَّھَا اُخْرِجَتْ مِنَ الْمَنَازِلِ الْمُقَرَّرَةِ وَبُعِّدَتْ مِنَ الْاَوْطَانِ الْمَوْرُوْثِيَّةِ وَبُوعِدَتْ مِنَ الْاَ تْرَابِ وَھِيْلَ عَلَيْھَا الزَّوَائِدُ كَهِيْلِ التُّرَابِ وَاُخْفِيَتْ كَالْمَيِّتِيْنَ بَلْ دُفِنَتْ كَالْمَوْؤُدِ"۔

اس قسم کے بعض تبدیل شدہ صیغہ جات بطور مثال درج ذیل ہیں۔

صیغہ کی تبدیل شدہ شکل	قبل از تبدیلی صیغہ کی اصل ابتدائی شکل
قُوْلِيْنَ	مُقَالَاةٌ (باب مفاعلہ) سے ماضی مجہول
يُوْسِرَ	ماضی مجہول يَأْسَرَ
سَرُوْنِیْ	اِسْأَرُوْنِیْ
لَنِيَّا	لَنْ اَوِيَى
اِلَّمْ	اِنْ اَلْأَمْ
دَارُوْنَ	دَارِيُوْنَ

صیغہ کی تبدیل شدہ شکل	قبل از تبدیلی صیغہ کی اصل ابتدائی شکل
لَمِيُرِیْ	لَمِئْرِی (رُباعی)
تَجُوْنِيْنَ	بروزن تُقْوِتِلْنَ
لَمُوِّقُ	لَمْ اُوْوِقَ
كُوْنُ	اُكْوُوْنُ
لَتَرَوُنَّ	لَتَرْأَيُوْنَ۔نَّ
فَاِمَّا تَرَيِنَّ	اِمَّا تَرْئَيِيْنَ۔نَّ
اِزَّانَ	ے اِزْتَيَنَ
لَمَا	لَمْ اَوْئِیْ
تَنُمَتَا	اِتُـئْـنُمَتَا
لَنُرِیَ	لَنْ اُرْئِیَ
اِضْرِبَ الْقَوْمَ	اِضْرِبَنْ۔اَلْقَوْمَ
لَمْ يُقَلِ	لَمْ يُقَلِّیُ
قَالِ	فعل امر از ۔ تُقَالِیُ
قَالُوْا	قَالِيُوْا
قُوْلُوْا	قُوْلِيُوْا
آوَوْاوَّنَصَرُوْا	آوَوْا۔وَ۔نَصَرُوْا
لِاٰ	لِاَوْئِیْ

صیغہ کی تبدیل شدہ شکل	قبل از تبدیلی صیغہ کی اصل ابتدائی شکل
لَمْ یَلِدْ	لَمْ یَوْلِدْ
اَرِنَا	اَرْئِیْ۔ نَا
لَنْ تَرَانِیْ	لَنْ تَرْئَانِیْ
رَیِّـیَّ	رَیِّـیْـنِ مع یائے متکلّم (صفت مشبّہ)
لَتَّمَلْمَلْنَ	لَتَتَمَلْمَلْنَ
سَتَّسَلْسَلْنَ	سَتَتَسَلْسَلْنَ
لِنَا	اِوْلِیْ۔نَا
اِسْتَحُنَّ	اِسْتَحْیِیُوْنَّ
رَنَا	اِرْأَیْ۔ نَا
لُمْتُنَّنِیْ	لَوُمْتُنَّ ۔ نِیْ
قِسِّیْسِیْنَ	جمع قِسِّیْسٌ بروزن صِدِّیْقٌ
لَمْءِ	لَمْ اَوْئِیْ
تَمَنَّانِیْ	تَتَمَنَّانِیْ
تَلِیْقِیْنِیْ	تَلْیِقِیْنَ۔ی
یَوْسُفِ	یَایُوْسُفُ اِوْفِیْ۔
لَمَطَ	لَمْ اَطَایْ
تِیْذَنْ	تَأْذَنْ

صیغہ کی تبدیل شدہ شکل	قبل از تبدیلی صیغہ کی اصل ابتدائی شکل
اَهْرَاقَ	اَرْوَقَ (هاء زائد ہے)
اَسْطَاعَ	اَطْوَعَ (سین زائد ہے)
تَوَلَّ	امر حاضر از تَتَوَلّٰی
رَنِيْ	اِرْءَیْ۔ نِيْ
لَا تَكُ	لَا تَكُوْنُ۔
يَسْرِ	يَسْرِيُ
خَصَّمْتُكَ	اِخْتَصَمْتُكَ
اَنَاسٰی	اَنْ اَءْسٰی
فِيْ	فعل امر۔ حرف جار
اِنِيْسَ	اِنْ اِءْسٰی

الخط

عربی زبان کی کتابت کے بعض خاص اصول ہیں۔ جن میں سے چند ایسے اصولوں کی وضاحت ضروری ہے جن کا تعلق ہمزہ اور حرفِ علّت کی کتابت سے ہے۔

کِتَابَةُ الْهَمْزَةِ۔

عربی حروف میں ہمزہ کی کوئی شکل[۱] نہیں وہ کبھی الف کبھی یاء کبھی واؤ اور کبھی کسی اور حرف کی شکل میں لکھا جاتا ہے۔ اس پر بطور علامت ''ء'' کا جو نشان ہوتا ہے وہ ہمزہ کی شکل نہیں بلکہ وہ لفظ ''عوض'' کا پہلا حرف ہے۔ جو یہ ظاہر کرتا ہے کہ یہ حرف اپنی اصل آواز نہیں دے گا۔ بلکہ یہ ہمزہ کے عوض میں ہے۔ اس لئے یہ ہمزہ کی آواز کو ظاہر کرے گا۔

(۱)۔ کلمہ کے شروع میں ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جاتا ہے خواہ وہ اصلی ہو یا زائد ایسے الف کو ''اَلفِ یَابِسَه[۲]'' بھی کہتے ہیں۔ مثلاً

اِنَّ۔ اُكْتُبْ۔ اَكْتُبُ۔ اَمَرَ۔ اَفْضَلُ۔ اَمَلٌ۔ اِبِلٌ۔ اَخَذَ۔

(۲)۔ ہمزہ قطعی سے پہلے اگر ہمزہ استفہام آئے تو دونوں ہمزوں کے درمیان الف غیر مکتوبہ کی آواز پیدا کرنا جائز ہے۔ یعنی پہلے ہمزہ پر مدّ لکھی جا سکتی ہے۔ مثلاً آ اَنْتَ فَعَلْتَ هٰذَا بِآلِهَتِنَا۔

مشہور شاعر ذُوالرُّمہ کہتا ہے۔ فَيَا ظَبْيَةَ الْوَعْسَاءِ بَيْنَ جُلَاجِلٍ

وَ بَيْنَ النَّقَا آ اَنْتِ اَمْ اُمُّ سَالِمٍ

(۳)۔ ہمزہ وصلی جب درمیان میں آئے تو اس کا تلفّظ ختم ہو جاتا ہے[۳] لیکن کتابت میں قائم رہتا ہے البتہ ہمزہ وصلی مکسورہ سے پہلے اگر ہمزہ استفہام آئے تو ہمزہ وصلی کتابت میں بھی حذف

---

[۱] اَلْهَمْزَةُ حَرْفٌ لَاصُوْرَةَ لَهُ فِي الْخَطِّ وَاِنَّمَا يُكْتَبُ غَالِبًا بِصُوْرَةِ الْاَلِفِ وَالْوَاءِ اَوِ الْيَاءِ۔

[۲] عام الف کو ''الف لَيِّنه'' کہتے ہیں۔ [۳] دیکھیں قاعدہ نمبر ۹۔

ہوجاتا ہے۔یعنی نہ اس کی آواز ہوگی اور نہ کتابت۔مثلاً

اَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا اَمْ زَاغَتْ عَنْهُمُ الْاَبْصَارُ۔اَطَّلَعَ عَلَى الْغَيْبِ۔اَبْنُكَ هٰذَا اَمْ اَخُوكَ۔ اِسْمُكَ حَسَنٌ اَمْ حُسَيْنٌ۔

(۴)۔ہمزہ وصلی مفتوحہ سے پہلے اگر ہمزہ استفہام آئے تو ہمزہ وصلی الف بن جاتا ہے۔[۱] مثلاً

آللّٰهُ اَذِنَ لَكُمْ۔آالذَّكَرَيْنِ حَرَّمَ اَمِ الْاُنْثَيَيْنِ۔ آلْآنَ وَ قَدْ عَصَيْتَ مِنْ قَبْلُ۔

ہمزہ متوسطہ

ہمزہ اگر کلمہ کے درمیان میں ہو تو اس کی کتابت کے مندرجہ ذیل اصول ہیں۔

(۱)۔اگر ہمزہ ساکن ہو تو وہ ماقبل حرف کی حرکت کے مطابق حرفِ عِلّت سے لکھا جائے گا۔مثلاً

رَأْسٌ۔ ذِئْبٌ۔ بُؤْسٌ۔

۱۔رَأْسٌ۔الف سے لکھا گیا ہے کیونکہ اس سے پہلے حرفِ راء پر فتحہ ہے۔

۲۔ذِئْبٌ۔میں یاء سے لکھا گیا ہے۔کیونکہ اس سے پہلے حرفِ ذال پر کسرہ ہے۔

۳۔بُؤْسٌ میں واؤ سے لکھا گیا ہے کیونکہ اس سے پہلے حرف باء پر ضمہ ہے۔

(۲)۔اگر ہمزہ متوسطہ مفتوح ہو اور اس سے پہلا حرف متحرک ہو تو یہ ہمزہ اس پہلے حرف کی حرکت کے مطابق لکھا جائے گا۔بالکل اسی طرح جس طرح نمبر۱ میں لکھا جا چکا ہے۔مثلاً

الف۔ سَأَلَ۔دَأَبَ۔سَآمَةٌ۔مَآلٌ۔ اَصْلَحْتُ خَطَأَهُ۔سَمِعْتُ نَبَأَهُ۔

ب۔ ذِئَابٌ۔رِئَاسَةٌ۔فِئَةٌ۔فِئَاتٌ۔مِئَاتٌ۔

ج۔ مُؤَذِّنٌ۔يُؤَوِّلُ۔مُؤَرِّخٌ۔سُؤَالٌ۔

---

[۱] دیکھیں قاعدہ نمبر۹

(۳)۔اگر ہمزہ متوسطہ مفتوح ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزہ الف کی شکل میں لکھا جائے گا۔ یَسْأَلُ۔مَسْأَلَةٌ۔سَمَوْأَلُ۔تَوْأَمٌ۔ظَمْآنٌ۔قُرْآنٌ۔

(۴)۔اگر ہمزہ متوسطہ مفتوح ہو اور اس سے پہلے الف ہو تو پھر ہمزہ کی صرف علامت ''ء'' لکھیں گے۔مثلاً۔ سَأَلَ ۔ يَتَسَاءَ لُ۔

(۵)۔اگر ہمزہ حقیقۃً متوسط نہ ہو یعنی اس کے بعد الف نون تثنیہ وغیرہ یا ضمیر ہو اور ہمزہ سے پہلا اور بعد کا حرف آپس میں متّصل ہیں تو ہمزہ کو یاء کی شکل میں لکھیں گے اور اگر یہ دونوں حرف متّصل نہ ہوں بلکہ الگ الگ ہوں تو صرف علامت ہمزہ لکھیں گے۔مثلاً اِتّصال کی صورت یہ ہوگی۔

عِبْئَانِ ۔ عِبْئَيْنِ۔ شَيْئَانِ۔ شَيْئَيْنِ۔

عدم اتصال کی صورت یہ ہوگی۔ضمیر کی مثال بصورت اِتّصال۔نَشْئُهٗ۔عِبْئُهٗ۔

جُزْءَ انِ ۔ ضَوْئَانِ۔جَاءَ ا۔جَاءُ وْا۔

ضمیر کی مثال بصورت عدمِ اِتّصال یہ ہے۔ جُزْءُ هٗ۔ضَوْءُ هٗ۔جَاءَ هٗ۔

(۶)۔ہمزہ مفتوحہ کے بعد اگر الف ضمیر ہو تو ہمزہ لکھنے کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہوتی ہیں۔

قَرَأَا۔اِقْرَأَا۔يَقْرَأَانِ۔ قَرَآ۔اِقْرَآ۔يَقْرَآنِ۔ قَرَءَا۔اِقْرَءَا۔يَقْرَءَانِ۔

(۷)۔اگر ہمزہ متوسطہ مضموم ہو اور اس سے پہلے حرف پر فتحہ یا ضمّہ ہو تو ہمزہ واؤ سے لکھا جائے گا۔مثلاً۔ لَؤُمَ۔ضَؤُلَ۔رَؤُفَ۔يَقْرَؤُهٗ۔ رُؤُمٌ[۱]۔زُؤُرٌ[۲]۔سُؤُمٌ[۳]۔جُؤْجُؤٌ۔

(۸)۔اگر ہمزہ مضموم ہو اور اس سے پہلا حرف ساکن ہو تو ہمزہ واؤ سے لکھا جائے گا۔مثلاً

يَضْؤُلُ۔اَرْؤُسٌ۔تَسَاؤُلٌ۔

(۹)۔اگر ہمزہ شِبْهُ الْمُتَوَسِّط مضموم ہو اور اس کا ماقبل ساکن ہو تو یاء سے لکھا جائے گا۔

مثلاً۔ هٰذَاشَيْئُهٗ۔فَيْئُهٗ۔عِبْئُهٗ۔مَجِيْئُوْنَ۔مُسِيْئُوْنَ۔

---

[۱] اَلْعَاطِفَةُ عَلٰى اَوْلَادِهَا۔ [۲] اَلْفَزْعُ۔ [۳] اَلْمَلُوْلُ۔

(۱۰)۔ ہمزہ متوسطہ مضموم کے بعد اگر واؤ ہو اور اس سے پہلے حرف منفصل ہو تو ہمزہ منفرد لکھا جائے گا۔ مثلاً۔ رَءُوفٌ۔ رُءُوسٌ ۔ قَرَءُوا۔

اور اگر اس سے پہلا حرف متّصل ہو تو ہمزہ یاء سے لکھا جائے گا۔ مثلاً۔ کَئُوسٌ۔مَسْئُوْلٌ۔

اگر تین واویں جمع ہو جاویں تو ہمزہ کی واؤ گر جائے گی۔ اور ہمزہ منفرد شکل میں لکھا جائے گا۔ مثلاً۔ مَوْءُوْدَةٌ۔مَقْرُوْءُوْنَ۔

اگر ہمزہ متوسطہ مضموم سے پہلا حرف مکسور ہو تو پھر ہمزہ یاء سے لکھا جائے گا۔ مثلاً

مِئُوْنَ ۔فِئُوْنَ۔مُنْسِئُوْنَ۔یُقْرِئُهُ۔

ہمزہ متوسطہ مکسور کا ماقبل مفتوح یا مضموم یا ساکن ہو تو وہ یاء سے لکھا جائے گا۔ مثلاً

سَئِمَ۔یَئِسَ۔ذَئِبَ۔ سُئِلَ۔رُئِیَ۔دُئِلَ۔اُولٰئِکَ۔

کلمہ کے آخر میں آنے والے ہمزہ کا ماقبل اگر ساکن ہو تو ہمزہ کو منفرد صورت میں لکھیں گے۔ مثلاً

اَلْمَرْءُ۔اَلْجزْءُ۔اَلْحبْءُ۔

کلمہ کے آخر میں آنے والے ہمزہ کا ماقبل اگر متحرک ہو تو ہمزہ حرکت ماقبل کے مطابق حرفِ علّت سے لکھا جائے گا۔ مثلاً۔ اَلْخَطَأُ۔اَلنَّبَأُ۔قَرَأَ۔

یَتَّکِئُ ۔یَسْتَهْزِئُ۔نَاشِئٌ۔ اَلتَّوَاطُؤُ۔اَلْاَکْمُؤُ۔رَؤُؤْ۔

كِتَابَةُ الْاَلِفِ الْمُتَطَرِّفَةِ

جوالف آخر میں آئے۔اسے لکھنے کے مندرجہ ذیل طریق ہیں۔

ا۔الف اگر تیسری جگہ یاء سے بدلی ہوئی ہو یا وہ چوتھی، پانچویں یا چھٹی جگہ ہوتو وہ الف یاء کی صورت میں لکھی جائے گی۔مثلاً

رَمٰی۔فَتٰی۔حُبْلٰی۔دَعْوٰی۔مُصْطَفٰی۔مُسْتَشْفٰی۔

اگر اس الف سے پہلے یاء ہوتو پھر اس الف کو الف کی شکل میں لکھا جائے گا۔مثلاً

دُنْیَا۔اِسْتَحْیَا۔سَجَایَا۔زَوَایَا۔

جوالف آخر میں تیسری جگہ واؤ سے بدلی ہوئی ہو وہ الف سے لکھی جائے گی۔مثلاً

اَلْعَصَا۔اَلدُّعَا۔دَعَا۔اَعْلَا۔

مَا يُلْفَظُ وَلَا يُكْتَبُ

بعض حرف بولے جاتے ہیں۔لیکن لکھے نہیں جاتے۔مثلاً

ا ۔ اَلَّذِیْنَ۔اس میں ایک لام لکھا جاتا ہے۔حالانکہ بولنے میں دو لام ہیں۔

۲۔جس اسم کا پہلا حرف لام ہو اور اس پر اَلْ آئے اور پھر اس پر لام جارہ آئے۔تو تین لام لکھنے کی بجائے دو لام لکھے جائیں گے۔مثلاً۔ لَبَنٌ سے اَللَّبَنُ۔ لِلَّبَنِ مَنَافِعُ كَثِيْرَةٌ۔

لِلَّحْمِ فَوَائِدُ وَمَضَارٌّ ۔ اَحْسَنْتُ لِلَّذِيْنَ اِجْتَهَدُوْا لِلّٰهِ۔

مندرجہ ذیل کلمات میں الف بولتے ہیں۔لیکن لکھتے نہیں۔

اَللّٰهُ تلفظ کے لحاظ سے یہ اَللَّاهُ لکھا جانا چاہیے۔

اَلرَّحْمٰنُ۔اَنَا اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔اَلْحٰرِثُ۔لٰكِنَّ۔سَمٰوٰتٌ۔یٰاَیُّهَا۔

یٰاَهْلَ الْكِتٰبِ ۔ یٰاِبْرَاهِیْمُ ۔ یٰاِسْحٰقُ ۔

ہائے تنبیہ جب اسمِ اشارہ پر داخل ہو تو اس کا الف نہیں لکھتے ۔ مثلاً

ذَا سے هٰذَا ۔ ذِهٖ سے هٰذِهٖ ۔ اُوْلَآءِ سے هٰٓؤُلَاءِ

ذَا کے ساتھ حروفِ خطاب لکھیں تو اس کا الف نہیں لکھا جاتا ۔ مثلاً ۔ ذٰلِكَ ۔ ذٰلِكُمْ ۔

ادغام کے بعد حروف مشدّد کو ایک حرف کی شکل میں لکھا جاتا ہے اور کتابت میں حرف محذوف کے عوض شدّ لائی جاتی ہے ۔ مثلاً ۔ شَدَّ ۔ مَدَّ ۔ فَرَّ ۔ اِسْوَدَّ ۔ اَلَّا تَكْسَلَ ۔

بعض لا میں مدغم ہونے والے نون کو کتابت میں قائم رکھتے ہیں اور اس طرح لکھتے ہیں ۔ اُحِبُّ اَنْ لَّا تَكْسَلَ ۔ یعنی نون کو لکھتے تو ہیں مگر پڑھتے نہیں ۔ نون ساکن یا نون تنوین اگر حروفِ یَرْمَلُوْن سے پہلے آئے تو وہ نون ان حروف میں مدغم ہو جاتا ہے ۔ لیکن کتابت میں قائم رہتا ہے ۔ مثلاً مِنْ رَّبِّهِمْ ۔ مِنْ لَّدُنَّ ۔ عَدُوٌّ لَّهٗ[1] ۔

نون ساکن اور نون تنوین کے بعد اگر باء آ جائے تو یہ نون میم بن جائے گا لیکن کتابت میں قائم رہے گا ۔ جیسے مِنْۢ بَعْدِ ذَالِكَ ۔ لَفِیْ شِقَاقٍۢ بَعِیْدٍ ۔

حروف شمسی سے پہلے[2] اگر اَلْ آئے تو لام ان حروف میں مدغم ہو جاتا ہے ۔ لیکن کتابت میں قائم رہتا ہے جیسے ۔ اَلشَّمْسُ ۔ اَلدَّارُ ۔ اَلنُّوْرُ ۔ اَلصَّبْرُ ۔

---

[1] دیکھیں قاعدہ نمبر ۵ ۔ [2] دیکھیں قاعدہ نمبر ۶ ۔

مَا يُكْتَبُ وَلَا يُلْفَظُ

بعض حروف لکھے تو جاتے ہیں لیکن بولے نہیں جاتے۔ یعنی ان کی آواز نہیں ہوتی۔ مثلاً۔ عَمْرٌو ۔رفع اور جر کی حالت میں عَمْرٌ کے آخر میں واؤ لکھتے ہیں لیکن اس واؤ کی آواز کوئی نہیں۔ اس واؤ کے لکھنے کی وجہ یہ ہے کہ اس شکل کے دو لفظ ہیں۔

ایک عَمْرٌو اور دوسرے عُمَرُ۔ پہلے کے تلفظ کو دوسرے سے ممتاز کرنے کے لئے اس کے آخر میں واؤ غیر ملفوظ لکھ دیتے ہیں۔ حالتِ نصبی میں چونکہ اس قسم کا اشتباہ پیدا نہیں ہوتا اس لئے اس صورت میں واؤ نہیں لکھتے۔ مثلاً۔ رَأَيْتُ عَمْرًا۔ رَأَيْتُ عُمَرَ۔

واؤ ضمیر کے آگے الف غیر ملفوظہ لکھتے ہیں۔ مثلاً نَصَرُوْا۔ كَتَبُوْا۔ اُكْتُبُوْا۔

مِائَةٌ میں میم کے بعد الف غیر ملفوظہ لکھتے ہیں۔ مثلاً۔

عِنْدِیْ مِائَةُ دِرْهَمٍ۔ عِنْدِیْ مِائَتَا دِرْهَمٍ۔ عِنْدِیْ ثَلَاثُ مِائَةِ دِرْهَمٍ۔

اُولَاتُ میں ہمزہ کے بعد واؤ غیر ملفوظہ لکھی جاتی ہے۔ مثلاً

اُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ۔

اُولُوْ۔ اُولِیْ۔ ہمزہ کے بعد واؤ غیر ملفوظہ لکھی جاتی ہے۔ مثلاً

اُولُو الْعِلْمِ۔ يَا اُولِی الْاَلْبَابِ۔

اُولٰٓئِكَ میں پہلے ہمزہ کے بعد واؤ غیر ملفوظہ لکھی جاتی ہے۔ جیسے

اُولٰٓئِكَ عَلٰی هُدًی مِّنْ رَّبِّهِمْ۔

مَایُلْفَظُ عَلٰی خِلَافِ رَسْمِهٖ

یَـافُـلانُ ایْـجَلْ ۔اس فقرہ میں نون کے بعد یاء ساکن ہے یہ یاء لکھی تو جاتی ہے لیکن بولی نہیں جاتی ۔ بلکہ یہاں آواز واؤ کی ہوگی ۔یعنی اس طرح پڑھیں گے۔ یَافُـلَانُ اوْجَلْ۔

یاء کی صورت میں الف لکھنے کا بھی یہی اصول ہے۔یعنی لکھی یاء جائے گی لیکن پڑھی الف جائے گی۔جیسے۔ اَلْهُدٰی۔ اَلْمُصْطَفٰی۔

مزید تفصیل کے لئے دیکھیں۔

جامع الدروس العربیة صفحہ ۱۳۹ جلد اوّل۔

شکریہ

محترم ملک مبارک احمد صاحب استاذ الادب العربی جامعہ احمدیہ
نے اس کتابچہ پر نظر ثانی کی۔ اس کی افادیت کو بڑھانے
کے لئے مفید اور قابلِ قدر مشورے دیئے۔
محترم مرزا محمد الدین صاحب نازؔ استاد جامعہ احمدیہ نے اس کی
عمدہ طباعت کی نگرانی کی۔
فَجَزَاهُمَا اللّٰهُ تَعَالٰی اَحْسَنَ الْجَزَآءِ